شمس الرحمن فاروقی

علامتوں کے صحرا کا مسافر

شمس الرحمن فاروقی کی نثری نگارشات کا موضوعاتی اشاریہ

ڈاکٹر انیس صدیقی

ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی

www.urduchannel.in

© جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ

Shamsur Rahman Faruqi
Alamatoun Ke Sahra Ka Musafir
by
Dr. Anees Siddiqui
Plot No. 19, Gulmohar Hills, Ring Road
Gulbarga - 585 105, Cell : 9342353312

Year of Edition 2018
ISBN 000000000000
` 300/-

◻کتاب	:	شمس الرحمن فاروقی : علامتوں کے صحرا کا مسافر
◻مصنف	:	ڈاکٹر انیس صدیقی
◻اشاعت	:	۲۰۱۸ء
◻صفحات	:	۲۶۴
◻تعداد اشاعت	:	۵۰۰
◻قیمت	:	۳۰۰روپے
◻صفحہ ساز	:	محمد عبدالباسط
◻سرورق	:	سید مشتاق فاروق
◻سر نامے کی خطاطی	:	عادل منصوری
◻دستیاب	:	19، گل مہر ہلز، رنگ روڈ، گلبرگہ - 585105
مطبع	:	روشان پرنٹرس، دہلی۔٦

Published by
EDUCATIONAL PUBLISHING HOUSE
3191,Vakil Street, Kucha Pandit, Lal Kuan, Delhi-6(INDIA)
Ph : 23216162, 23214465, Fax : 0091-11-23211540
E-mail: info@ephbooks.com,ephindia@gmail.com
website: www.ephbooks.com

www.urduchannel.in

Nature is a temple,
in which living pillars some times
utter a babel of words;
man traverses it through
forests of symbols, that watch him knowing eyes.

Charles Baudelaire
Correspondences

www.urduchannel.in

فارقم فاروقیم غربیل وار
تا کہ کاہ از من نمی یابد گذار

(مولانا روم)

مشمولات

حرفِ اخلاص : اکرم نقاش 11

جواز : ڈاکٹر انیس صدیقی 15

باب ایک :آئینہ خانۂ حیاتِ فاروقی

- سوانحی کوائف 23
- غبارِ کارواں 43
- میرا ماحول اور میرا تخلیقی سفر 55
- میرا ذہنی سفر 67
- دستِ خود دہانِ خود 90
- میں کون ہوں اے ہم نفساں 95
- میاں صاحب جارج اسلامیہ کالج کی کچھ یادیں 99

باب دوّم :تصانیفِ فاروقی

اُردو :

- تنقید و تحقیق 113
- عروض/فرہنگ نویسی 121
- شعری مجموعے 122
- فکشن 122
- تراجم 123
- مرتبہ کتابیں 123
- خطوط/انٹرویو/ڈاکیومنٹری 125

انگریزی :

- تنقید و تحقیق 126
- تراجم 127
- مرتبہ کتابیں 128

ہندی :

- تنقید و تحقیق 129
- فکشن 130

باب تین :نگارشاتِ فاروقی

- مضامین 133
- سوانحی/تعزیتی تحریریں/سوانحی گوشے 161
- فکشن 171
- تبصرے/تعارف نامے 173

www.urduchannel.in

□ دیگر تحریریں
□ پیش لفظ/ مقدمہ/ تقاریظ 196
□ فلیپ/ تعارفی نوٹ 200
□ تبصرہ و تعارف 203
□ تعارف و انتخاب 203
□ متفرقات 203
□ انٹرویو 204
□ مباحثے / مذاکرے 210
□ رپورتاژ 212
□ وفات نامے 213
باب چار : تراجم فاروقی
□ مضامین 241
□ افسانے 244
□ ڈرامے 244
□ مکاتیب 245
□ 'شب خون' کے صفحۂ اوّل کے لیے ترجمہ کی گئی تحریریں 245
باب پانچ: ماحصل 261

◆◆◆

www.urduchannel.in

حرفِ اخلاص

اکرم نقاش

رسالہ ’شب خون‘ کے بانی و ترتیب کار عمر کی 84 ویں منزل میں ہیں۔ ’شب خون‘ جیسے رجحان ساز و تاریخ ساز رسالے کی انفرادیت و اہمیت کا ذکر دو چار جملے نہیں دفتر چاہتا ہے۔ اس رسالے کی اہمیت و ضرورت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اس کی مسدودی کے قریب 12 سال بعد بھی ادب کے سنجیدہ قاری و قلم کار ماتم کناں ہیں۔ اس رسالے کے روح رواں نے اس کے معیار و مزاج کی برقراری میں عمر عزیز کے چالیس سال لگا دیے اور اس کے وسیلے سے لکھنے والوں کو نئی فکر نئے رجحان و احساس سے نہ صرف روشناس کروایا ان کی فکری و تخلیقی تربیت بھی فرمائی۔ اسی دوران شاعری میں نئے نام کے عنوان سے ایک انتخاب شائع کیا اس انتخاب میں شامل بیش تر شعرا آج بھی فلک شعر پر اپنی روشنی پھیلائے ہوئے ہیں۔

منفرد شاعر، رجحان ساز و مجتہد نقاد، دانشور، بے باک مبصر، باکمال فکشن رائٹر، بے مثال مدیر، اتنی ساری جہات و خصوصیات اگر ایک شخص میں مجتمع ہوں تو اس کی Geniusness میں کسی کو شبہ ہو سکتا ہے۔ اُردو ادب میں بالخصوص ایسی کوئی نظیر شاید ہی ملے کہ کسی قلم کار نے جس صنف ادب کو بھی وسیلۂ اظہار بنایا اس میں اپنی غیر معمولی تخلیقی استعداد اور بے پناہ علمی بصیرت کا ثبوت بہ کمال فراہم کیا ہو۔ اس قلم کار نے اُردو ادب کو تقریباً 70 کتابیں

www.urduchannel.in

دیں۔ یہ کتابیں محض تعداد نہیں واقعتاً کتابیں ہیں جو دعوت فکر و انبساط دیتی ہیں۔ لفظ و معنی، اثبات و نفی، شعر غیر شعر اور نثر، افسانے کی حمایت میں، اُردو غزل کے اہم موڑ، تفہیم غالب، شعر شور انگیز، اُردو کا ابتدائی زمانہ، گنج سوختہ، سبز اندر سبز، چار سمت کا دریا، آسماں محراب، سوار اور دوسرے افسانے، کئی چاند تھے سر آسماں، قبضِ زماں ایسی کتابیں ہیں جن سے دامنِ ادب مالا مال ہو گیا۔ اس نابغۂ اُردو تنقید کے بارے میں محمد حسن عسکری لکھتے ہیں:

’’حالی کے بعد اُردو تنقید فاروقی کے واسطے سے ایک نئے معیار تک پہنچی۔‘‘

محمد حسن عسکری کی اس بات کو بھی اب خاصا عرصہ گذر چکا ہے۔ اس کے بعد بھی تنقید میں اس بلند قامت نقاد کی متعدد فکر انگیز کتابیں منظر عام پر آئیں جن میں ایک کتاب ہندوستان کے سب سے بڑے اعزاز ’’سرسوتی سمان‘‘ کی مستحق بھی ٹھہری۔ معاصر تنقیدی بساط پر وہ دور دور تک یہ اپنے حریف آپ نظر آتے ہیں۔

اسی ضمن میں شمیم حنفی کا کہنا ہے کہ ’’ہم تنقید کے اس عہد کو فاروقی کا عہد بھی کہہ سکتے ہیں۔ ان کے ناول ’کئی چاند تھے سر آسماں‘ کے بارے میں جدید فکشن کا معتبر نام انتظار حسین رقم طراز ہیں:

’’مدتوں بعد اردو میں ایسا ناول آیا ہے جس نے ہندو پاک کی ادبی فضا میں ہلچل مچا دی ہے۔ کیا اس کا مقابلہ اس ہلچل سے کیا جائے جو امراؤ جان ادا نے پیدا کی تھی۔ آپ آدمی ہیں کہ جن‘‘۔

فکشن کے بے باک نقاد وارث علوی اس شخصیت کے علمی تبحر کے بارے میں کہتے ہیں:

’’فاروقی پر لکھنے کے لیے فاروقی کا سا علم درکار ہے اور وہ آج کسی کے پاس نہیں۔‘‘

مذکورہ مشاہیر کی یہ آرا، عہدِ حاضر میں صرف ایک ہی شخصیت کے بارے میں ہو سکتی ہیں اور اس شخصیت کا نام ہے۔ شمس الرحمن فاروقی۔

فاروقی صاحب کی تحریروں کا سب سے بڑا وصف یہ ہے کہ وہ بحث کا موضوع بنتی ہیں سوالات قائم کرتی ہیں زندہ تحریروں کا اختصاص یہ بھی ہے کہ وہ فکر و احساس کے در وا کرتی ہیں۔ فاروقی صاحب کی نگارشات اس خصوصیت سے مالا مال نظر آتی ہیں۔ فاروقی صاحب نے ادب اور ادیبوں پر بہت کچھ لکھا ہے۔ اردو ادب میں ان کے Contribution کا زمانہ معترف ہے۔ حتیٰ کہ ان کے مخالفین بھی اس بات سے اتفاق کرتے ہیں۔ کیا یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ جہاں فاروقی صاحب کی تحریروں سے ادب کا دامن مالا مال ہوا وہیں ان کی تنقیدی نگارشات سے ایک نقصان بھی ہوا کہ قاری کے لیے معاصر تنقیدی تحریروں میں وہ دلچسپی اور کشش باقی نہ رہی جس کا وہ تقاضہ کرتی تھیں؟

اس عبقری شخصیت کی نگارشات پر بہت لکھا جانا باقی ہے کہ اس بے کراں سمندر کی پنہائی کی پیماگری

وقت بھی چاہتی ہے اور علمیت بھی۔ انھوں نے اتنا کچھ لکھا ہے کہ اس کا مفصل اندراج بھی کتاب کی صورت اختیار کرسکتا ہے اور یہ کام فاروقی کے عاشق ڈاکٹر انیس صدیقی نے اشاریہ کی صورت میں کردکھایا ہے۔

انیس صدیقی شمس الرحمن فاروقی کے مداحوں اور عقیدتمندوں میں شمار ہوتے ہیں۔ اس عقیدت واحترام کی شروعات 2000 کے آس پاس شروع ہوئی۔ (ایسا نہیں کہ اس سے پہلے ان کی علمیت اور دانشوری سے ہم باخبر نہ رہے ہوں) جب راقم الحروف اور انیس صدیقی نے گلبرگہ کے جدید قلم کاروں کا انتخاب ''افلاک'' شائع کیا تھا تب ہم نے فاروقی صاحب سے اس انتخاب کے دیباچہ کے لیے درخواست کی تھی جسے فاروقی صاحب نے شرفِ قبولیت بخشا اور اس کتاب کے لیے مفصل دیباچہ تحریر فرمایا۔ یہ سلسلہ اسی طرح دراز ہوتا گیا تب انیس صدیقی ایک مقامی اخبار کا ادبی صفحہ ترتیب دے رہے تھے جس میں انھوں نے فاروقی صاحب کی تحریروں کے لیے ایک کالم 'فاروقیات' کے زیر عنوان مختص کردیا تھا یہ سلسلہ برسوں چلتا رہا اور فاروقی صاحب کی تحریروں سے ان کا عشق بھی وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتا گیا۔ انیس صدیقی نے اس اثنا میں 'شب خون' کے توضیحی اشاریہ پر کام شروع کردیا اس کام کی شروعات 'شب خون' کی مسدودی کے بعد ہوئی اس کام میں خاصہ وقت لگ گیا کام بھی بڑا دقت طلب تھا اور آئے دن اس میں کچھ نہ کچھ اضافہ اور ترمیمات بھی ہوتی رہتیں۔ بہرحال شب خون کا یہ توضیحی اشاریہ امسال این سی پی یو ایل کے زیر اہتمام شائع ہوچکا ہے۔ شب خون کا یہ توضیحی اشاریہ قریب پندرہ سو صفحات پر مشتمل ہے جسے دو جلدوں میں شائع کیا گیا ہے۔ اس اشاریہ کا اختصاص یہ بھی ہے کہ اس میں 'شب خون' کے اجرا سے پہلے کی ادبی صحافت کا جائزہ لیا گیا ہے اور اس کا ماحصل اس قدر معلومات افزا ہے کہ جس کی داد دیتے ہی بنتی ہے۔

'شب خون' کے اشاریہ کا کام مکمل ہوا ہی تھا کہ انیس صدیقی نے فاروقی صاحب کی نثری نگارشات کے موضوعاتی اشاریہ کی ترتیب کا جاں کاہ کام شروع کردیا اور بہت کم وقت میں یہ اشاریہ کتابی صورت میں تیار ہوگیا۔ اس کتاب میں شمس الرحمن فاروقی کی نثری نگارشات کی تفصیل معہ اشاعتِ سنیں درج ہے۔ اس نوع کی کتابیں بہ ظاہر بڑی خشک اور غیر دلچسپ معلوم ہوتی ہیں تاہم تحقیق اور ادب سے گہرا شغف رکھنے والوں کے لیے ایسی کتابیں کسی نعمت سے کم نہیں۔

ڈاکٹر انیس صدیقی کو زمانۂ طالب علمی ہی سے ترتیب و تحقیق اور ادبی صحافت سے دلچسپی رہی ہے کم عمری ہی میں انہوں نے ایک ادبی جریدہ ''نوائے عصر'' کے نام سے جاری کیا تھا جو اپنے علاقے اور اس کے باہر بھی پسند کیا جارہا تھا کہ اکثر ادبی رسالوں کی طرح یہ بھی مسدودی کا شکار ہوگیا لیکن انیس صدیقی کی اپنے

www.urduchannel.in

موضوعات سے دلچسپی جوں کی توں برقرار رہی کرناٹک میں اردو صحافت کے زیر عنوان انہوں نے اپنا پی ایچ ڈی کا مقالہ قلمبند کیا۔ راقم الحروف کے ساتھ ''افلاک''، ''گلبرگہ میں شعر وادب'' حامد اکمل ''سو تکلف اور اس کی سیدھی بات'' رحیل صدیقی کی شراکت سے ان کی دیگر مرتب کردہ کتابیں ہیں۔ ان کی ایک اور مرتب کردہ کتاب ''خاکہ نگاری اردو ادب میں'' گذشتہ سال منظر عام پر آچکی ہے۔ یہ کتاب بھی اس موضوع پر خاصی اہمیت کی حامل ہے کہ اس میں خاکہ نگاری پر ہندو پاک کے مشاہیر ادب کے مضامین شامل ہیں جس سے خاکہ نگاری کی ایک مجموعی صورتِ حال سامنے آتی ہے۔ شب خون کا توضیحی اشاریہ ان کا سب سے اہم اور غیر معمولی کام ہے جس کے لیے وہ بجا طور پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔

انیس صدیقی ایک عمدہ مرتب اور ژرف بیں تحقیق کار ہیں۔ اپنے موضوع سے ان کی دلچسپی کا عالم یہ ہے کہ وہ بک اسٹال پر اپنی مطلوبہ ومقصودہ کتابیں اس طرح کھوجتے ہیں کہ انھیں اطراف کی خبر ہی نہیں ہوتی۔ دوسرے موضوعات سے متعلق کتابوں کو دیکھ کر اس طرح گذر جاتے ہیں جس طرح مسافر راستے سے گذرتے مناظر پر طائرانہ نظر ڈالتا گذر جاتا ہے۔ میں نے ان کے بارے میں بہت پہلے کہیں لکھا تھا کہ انیس صدیقی حد درجہ کم آمیز کم سخن اور محتاط شخص ہیں گفتگو بھی کرتے ہیں تو لگتا ہے سونا تول رہے ہیں ظاہر ہے سونا تولنا کوئی آسان کام نہیں۔ یہی مزاج ان کے ہر کام کا خاصہ ہے۔ انہماک اور استغراق ان کی تحقیقی کاوشوں میں جا بجا نظر آتا ہے۔

زیر نظر کتاب کے مواد کے حصول میں بھی انہوں نے اسی جاں فشانی اور عرق ریزی سے کام لیا ہے اور کوشش کی ہے کہ فاروقی صاحب کی تمام تر نثری نگارشات کی تفصیل بہم پہنچا سکیں تاہم اس بات کا احتمال بلکہ یقین ہے کہ کچھ نہ کچھ تحریروں کی اطلاعات شامل ہونے سے رہ گئی ہوں کہ فاروقی صاحب پچھلے 50-55 سال سے لکھ رہے ہیں اور مسلسل لکھ رہے ہیں ایسے میں کچھ نہ کچھ بچ رہنا بعید از قیاس نہیں۔ اشاریہ سازی بہرحال ایک فن ہے محض چیزوں کو جمع کرنا اور ان کی تفصیلات کا بکھان اس کا کمال نہیں۔ ہنرمندی تو حسن ترتیب اور پیش کش میں ہے اور یہ وصف اس کتاب کے ہر صفحے پر دیکھنے کو ملتا ہے۔ اگرچہ فاروقی صاحب اور شب خون کے اشاریہ کی ترتیب وتدوین کا ذمہ واستحقاق شمالی ہند پر زیادہ تھا لیکن یہ اعزاز جنوب کے حصے میں آیا۔ میں انیس صدیقی کو دلی مبارکباد دیتا ہوں کہ انھوں نے ہمارے عہد کے سب سے بڑے ادبی اسکالر کی نگارشات کا بے حد سائنٹیفک انداز میں اشاریہ مرتب کیا۔ یہ کتاب محبانِ ادب اور عاشقانِ فاروقی کے لیے بیش قیمت تحفہ سے کم نہیں۔

◆◆◆

جواز

ڈاکٹر انیس صدیقی

تحقیق کا فن بنیادی طور پر نئے حقائق کی تلاش اور ان کی تعبیر وتشریح سے عبارت ہے۔اس لیے یہ فن محقق کی ریاضت، دیدہ ریزی، دقتِ نظر اور متجسّس بصیرت کا متقاضی ہوتا ہے۔ادبی تحقیق کے ضمن میں بھی موضوع کے انتخاب سے لے کر اس کی حدود کے تعین، ماخذات اور متعلقات تک رسائی کے ذرائع کی نشان دہی تک کے مرحلے نہایت دشوار اور صبر آزما ہوتے ہیں۔اپنے موضوع سے متعلق کتابوں اور رسائل کو کتب خانوں کی الماریوں میں تلاش کر کے ان میں سے مطلوبہ مواد کا حصول نہ صرف دشوار، سوہانِ روح بلکہ کبھی کبھی جوئے شیر لانے کے مترادف ہوتا ہے۔لیکن دورِ حاضر میں تحقیق وتلاش کے جدید طریقوں اور بصری وسمعی معاونات کی ایجادات نے تحقیق کے عمل کو ماضی کے مقابلہ میں آسان کر دیا ہے۔

اشاریہ سازی دراصل تحقیق کے دشوار عمل کو آسان بنانے کے مقصد سے وجود میں آئی، تحقیق کے فن کی ہی ایک شاخ ہے۔اشاریہ، دراصل لاطینی زبان سے مشتق انگریزی لفظ Index کا اردو ترجمہ ہے۔جس

www.urduchannel.in

کے معنی نشان دہی یا اشارہ کرنے کے ہیں۔مختلف انگریزی اور اردو لغات میں 'اشاریہ' کسی ماخذ کے مشمولات کی، اندراجات کی صورت میں مرتب کی گئی ایسی سلسلہ وار فہرست کا نام ہے، جس کے ذریعہ کسی مصنف، موضوع یا عنوان سے متعلق تفصیلات کو معنی، تاریخی یا اعدادی اعتبار سے تلاش کیا جا سکتا ہے۔بقول طارق محمود، اشاریہ ایک گلوب کی حیثیت رکھتا ہے، جس پر ایک نظر ڈالنے سے پوری ادبی کائنات نظروں کے سامنے آجاتی ہے۔

ہیئت کے اعتبار سے اشاریے کئی قسم کے ہو سکتے ہیں۔کسی کتاب کا اشاریہ، کسی ایک موضوع پر لکھی گئی کتابوں کا اشاریہ، کسی رسالے کا اشاریہ یا کسی شخصیت کا اشاریہ، یہ خوش آئند بات ہے کہ حالیہ برسوں میں علمی وادبی تحقیق کے باب میں رسائل کے اشاریوں کی غیر معمولی اہمیت وافادیت کے پیش نظر ہندو پاک کے مختلف سرکاری وغیر سرکاری اداروں نے اس جانب پیش رفت کی ہے۔بالخصوص خدا بخش اورینٹل ریسرچ لائبریری پٹنہ نے کئی اہم رسائل کے اشاریے تیار کرائے اور ان کی اشاعت کا اہتمام کیا۔علاوہ ازیں جامعاتی سطح پر بھی مختلف رسائل کی اشاریہ سازی کا کام ہوا اور ہو رہا ہے۔لیکن اردو میں شخصیات سے متعلق اشاریہ سازی کی جانب کم ہی توجہ کی گئی ہے۔اقبالیات کی وضاحتی کتابیات/ ڈاکٹر مشتاق احمد، کتابیات شبلی/ محمد الیاس الاعظمی، اشاریہ سرسید/ عائدہ قریشی، اشاریہ غالب/ شمیم جہاں، مولانا آزاد پر منتخب مضامین کی وضاحتی فہرست/ صفیہ عارف صدیقی، پروفیسر عبدالقوی دسنوی کی مطبوعات کا اشاریہ/ سرور جاوید، ڈاکٹر تحسین فراقی (کتابیات)/ رفاقت علی شاہد، تصانیف ڈاکٹر زور کی وضاحتی کتابیات/ ڈاکٹر محمد ابرار الباقی، زندگی نامۂ گوپی چند نارنگ/ ڈاکٹر جمیل اختر، یہ چند ایسے اشاریے ہیں، جن میں کسی ایک شخصیت کی تحریروں کا احاطہ کیا گیا ہے۔اس طرح کے شخصیاتی اشاریوں کی افادیت اول تو یہ ہے کہ ان سے ان شخصیات کی تمام ادبی کاوشوں کی تفصیل اکھٹی فراہم ہو جاتی ہے، دوم یہ کہ تحقیق کار ان شخصیات سے متعلق معلومات یا ان کی تحریروں کی توسط سے ان کے افکار وخیالات تک بہ آسانی رسائی حاصل کر سکتا ہے۔اس نوعیت کے اشاریوں میں اشاریہ ساز کا سروکار عموماً متعلقہ شخصیت کی تحریروں یا ان پر لکھی گئی تحریروں سے ہی ہوتا ہے۔ایسے اشاریے معدودے چند ہیں جن میں شخصیت کی ادبی کاوشوں کے ساتھ ساتھ ان کے شخصی کوائف کا بھی احاطہ کیا گیا ہو۔اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ اردو میں ابھی تک اشاریہ سازی کے جامع رہنما اصول متعین نہیں ہوئے ہیں۔ہر اشاریہ ساز نے اپنی اپنی سہولتوں کے پیش نظر اشاریہ سازی کے اصول متعین یا وضع کرنے کی سعی کی ہے۔علاوہ ازیں شخصیت سے متعلق اشاریہ سازی کے ضمن میں یہ تصور بھی عام ہے کہ اشاریہ کو صرف شخصیات کی تحریروں تک ہی محدود رہنا چاہیے۔سوانحی یا شخصی

کوائف اشاریہ کا جزو نہیں بن سکتے۔ لیکن میری دانست میں کسی شخصیت کے شخصی وسوانحی کوائف، اس سے متعلق اشاریے کو زیادہ دستاویزی اہمیت کے حامل، بامعنی، مفید اور کارآمد بناتے ہیں۔

چنانچہ پیش نظر اشاریہ شمس الرحمن فاروقی : علامتوں کے صحرا کا مسافر، جہاں عہد حاضر میں اردو کی عدیم المثال اور عبقری شخصیت محترم شمس الرحمن فاروقی کی گراں بہا تحریروں کو محیط ہے، وہیں فاروقی صاحب کے مفصل سوانحی کوائف نیز ان کے خودنوشت سوانحی مضامین کو بھی اشاریے کے ساتھ مجموعہ بند کیا گیا ہے۔

شمس الرحمن فاروقی صاحب اردو کی دنیائے علم و ادب میں واحد ہستی ہیں جنھیں نظری اور عملی تنقید، تاریخ ادب، ادبی تہذیب، عروض و بیان، لسانیات، لغت نگاری میں یکساں کمال حاصل ہے۔ علاوہ ازیں انھوں نے بطور شاعر، فکشن نگار، مترجم، مدیر اور مبصر کی حیثیت سے بھی غیر معمولی امتیاز حاصل کیا ہے۔ ان کا شہرۂ آفاق رسالہ ''شب خون'' الٰہ آباد گذشتہ تقریباً 45 سالوں تک جدیدیت، جدید و قدیم کلاسیکی اردو ادب اور ادب کے مختلف نظری مباحث کو فروغ دینے میں نمایاں تاریخی کردار ادا کرتا رہا۔ لہٰذا یہ بات بلا خوف تردید کہی جاسکتی ہے کہ فاروقی صاحب جیسا جامع کمالات آج ہی کے ادب میں نہیں بلکہ اردو کی ادبی تاریخ میں نادر ہے۔

جیسا کہ تمام اردو دنیا جانتی ہے شمس الرحمن فاروقی صاحب ادب کی ان شخصیات میں ہیں جن کے خیالات پوری ادبی و علمی فضا پر دیر تک اور دور تک اثر انداز ہوئے ہیں۔ ایسی شخصیتیں تاریخ ساز کہلاتی ہیں اور علمی و ادبی تاریخ میں ان کے نقوش بہت گہرے ہوتے ہیں۔ فاروقی صاحب کی شخصیت اس لحاظ سے غیر معمولی اہمیت کی حامل ہے کہ بیسویں صدی کے نصف آخر کے ایک بڑے عرصے پر ان کے نظریات حاوی رہے اور آج تک ان کے خیالات و تصورات کے بغیر کوئی بحث مکمل نہیں سمجھی گئی ہے۔ بلکہ یہ کہنا شاید زیادہ مناسب ہوگا کہ نظری مباحث، ادبی تہذیب و تاریخ، ادبی تصورات کے بارے میں امیر خسروؒ کے بعد شمس الرحمن فاروقی نے سیر حاصل بحث کی ہے۔ فاروقی صاحب ایک عرصہ سے ہماری ادبی روایت کا مرکزی حوالہ بن چکے ہیں اور روز بروز یہ صورت حال مزید روشن ہوتی جارہی ہے۔ اردو شعر و ادب سے متعلق کوئی بحث ایسی نہیں ہے جس میں فاروقی صاحب کے خیالات کو بطور حوالہ نہ لایا جاتا ہو۔

ان باتوں کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ فاروقی صاحب نے اپنی تحریر اور تقریر میں ہمیشہ ان خیالات کا اظہار کیا جو یا تو بالکل نئے تھے یا ان کے خیالات سے، پہلے سے موجود عقائد اور تصورات پر ضرب پڑتی تھی۔ انھوں نے اکثر ایسے بے بنیاد تصورات کی نشاندہی کی ہے، جن کی ایک زمانے تک تاریخ ادب میں شہرت رہی۔

www.urduchannel.in

لیکن جب اصل صورت حال سامنے آئی تو لوگوں نے فاروقی صاحب کے خیالات کی نہ صرف اہمیت کو سمجھا بلکہ ان کے علمی مرتبے کا بھرپور اعتراف بھی کیا۔ جدیدیت اور اس سے متعلق تصورات ایسے حوالے ہیں جو فاروقی صاحب کی ذات کے ساتھ تقریباً ابتدا سے وابستہ رہے ہیں۔ جدیدیت کے نظری مباحث اور اس سے متعلق تصورات پر جس طرح انھوں نے اپنی تحریروں اور تقریروں میں بحث کی ہے وہ اپنی نظیر آپ ہے۔

فاروقی صاحب اپنے خیالات کے سلسلے میں جن نتائج تک پہنچے ہیں وہ سرسری غور و فکر کا نتیجہ نہیں ہیں بلکہ انھوں نے کسی بھی مسئلے پر بہت گہرائی اور گیرائی کے ساتھ سوچا ہے اور اس سے متعلق تمام امور کو پیش نظر رکھا ہے۔ اس لیے ان کے نتائج عموماً ایسے نہیں ہوتے ہیں کہ ان میں وقتاً فوقتاً تبدیلی یا ترمیم کی ضرورت پیش آئے۔ اس سلسلے میں انھوں نے خود لکھا ہے کہ ''ادب کے بارے میں میرے نقطۂ نظر میں کوئی خاص تبدیلی، کچھ باتوں میں تاکید کی کمی، اور کچھ میں تاکید کی زیادتی کے علاوہ، نہیں آئی۔'' اس سے آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ ادب کے بارے میں فاروقی صاحب نے غیر معمولی غور و فکر کی ہے اور جن حقائق تک پہنچے ہیں وہ مستقبل قریب میں تبدیل ہونے والے نہیں ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ساٹھ کی دہائی کے بعد تا حال اردو شعر و ادب کے کسی بھی موضوع پر تحقیق فاروقی صاحب کے حوالے کے بغیر ممکن نہیں۔ ان کے لکھے سینکڑوں تنقیدی و تحقیق مضامین، تبصرے و تجزیے، پیش لفظ، مقدمے و تقاریظ، اس دورانیے میں ہندو پاک کے موقر رسائل و جرائد میں شائع ہو کر بحث و تمحیض کا موضوع بن چکے ہیں۔ کسی تحقیق کار کے لیے ان رسائل کے فائلوں میں کسی خاص مضمون کی تلاش آسان امر نہیں ہے۔ یہ اشاریہ فاروقی صاحب کی تحریروں سے استفادہ کرنے کے خواہش مند تحقیق کاروں کی رہنمائی کرے گا۔

پیش نظر اشاریہ چار ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلا باب فاروقی صاحب کے خودنوشت سوانحی مضامین نیز 'آئینہ خانۂ حیات فاروقی' کے زیر عنوان مفصل شخصی کوائف کے لیے مختص ہے۔ ان سے فاروقی صاحب کے خاندانی پس منظر، شعری و ادبی ذوق کی تربیت و نشو و نما کے علاوہ ان کے ذہنی و ادبی سفر کی تفصیلات سے واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ دوسرے باب 'تصانیف فاروقی' میں فاروقی صاحب کی تا حال شائع ہوئی تمام اردو، انگریزی اور ہندی کتابوں کی تفصیلات مع مشمولات درج ہیں۔ تیسرا باب 'نگارشات فاروقی' ہے، جس میں فاروقی صاحب کی تحریروں کو موضوعاتی اعتبار سے زمرہ بند کیا گیا ہے۔ یہ اندراجات الفبیائی تربیت میں ہیں۔ چوتھا باب 'تراجم فاروقی' سے متعلق ہے۔ اس باب میں بھی موضوعی تقسیم اور الفبیائی ترتیب کا التزام ہے۔

www.urduchannel.in

یہ بات میرے لیے باعث فخر وانبساط ہے کہ محترم المقام شمس الرحمن فاروقی صاحب نے میرے بہ صد اصرار پر، مجھے یہ اشاریہ تیار کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور ساتھ ہی یہ بھی واضح کر دیا تھا کہ میں، اس اشاریے کی تیاری کے ضمن میں ان سے بہت زیادہ اعانت کی توقع نہ رکھوں۔ لیکن اپنی عدیم الفرصتی اور خرابی صحت کے باجود انھوں نے اس اشاریے کو کم وبیش مکمل بنانے میں میری مدد فرمائی۔ میں ان کی خدمت میں بہ صمیم قلب ہدیہ تشکر پیش کرتا ہوں۔

میں سپاس گذار ہوں مخلص دوست، نئی نسل کے نمائندہ ادیب وشاعر جناب اکرم نقاش کا جن کی محبتیں اور رہنمائیاں ہمیشہ مجھے کام کرنے کی ترغیب دیتی رہی ہیں، جس کا ثبوت اس کتاب کے لیے قلم بند کیے گئے اُن کے تاثرات ہیں۔

میں کتابوں کے سچے عاشق، سینئر دوست ڈاکٹر حشمت فاتحہ خوانی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جن کے کتب خانے کی سینکڑوں کتابوں اور رسائل سے میں نے استفادہ کیا ہے۔

علاوہ ازیں میں پروفیسر حمید سہروردی، جناب حامد اکمل، جناب محمد اعظم شاہد (بنگلور)، جناب خواجہ پاشاہ انعامدار، جناب ولی احمد، ڈاکٹر داؤد محسن (داونگیرے) اور ڈاکٹر فرزانہ فرح (بھٹکل) کا بھی ممنون ہوں، جن کی معاونت اس کتاب کی ترتیب میں شامل ہے۔

میرے خصوصی شکریہ کے مستحق معروف نقدنگار برادرم ڈاکٹر غضنفر اقبال اور جناب شاہد ملک (ریسرچ اسکالر جے این یو، نئی دہلی) بھی ہیں کہ انھوں نے اس کتاب کے لیے اہم معلومات فراہم کیں۔

میں شکر گزار ہوں برادرم جناب باسط فگار اور جناب سید مشتاق فاروق کا بھی کہ اس کتاب کی صورت گری ان کی معاونت کے بغیر مشکل امر تھی۔

الغرض 'شمس الرحمن فاروقی : علامتوں کے صحرا کا مسافر' کو میں تمام عاشقان ورقیبانِ شمس الرحمن فاروقی کے نام معنون کرتے ہوئے امید کرتا ہوں کہ یہ کتاب اردو ادب کے طلبہ، اساتذہ اور تحقیق کاروں کے لیے مفید ثابت ہوگی۔

◆◆◆

www.urduchannel.in

باب ایک

آئینہ خانۂ حیاتِ فاروقی

سوانحی کوائف

ترتیب: ڈاکٹر انیس صدیقی

نام : شمس الرحمن فاروقی

تاریخ پیدائش : 30 ستمبر 1935

جائے پیدائش : کالا کانکر ہاؤس پرتاب گڈھ (شمس الرحمن فاروقی کے نانا خان بہادر محمد نظیر صاحب ان دنوں اسپیشل منیجر کورٹ آف وارڈس کی حیثیت سے مہاراجہ پرتاب گڈھ کی کوٹھی کالانکر ہاؤس میں مقیم تھے)

والد : مولوی خلیل الرحمن فاروقی (پیدائش 1910، وفات 1972 کہا جاتا ہے کہ انھوں نے منشی پریم چند سے بھی تعلیم حاصل کی تھی)

دادا : حکیم مولوی محمد اصغر فاروقی (پیدائش 1872، وفات 1946، مولوی محمد اصغر فاروقی گورنمنٹ نارمل اسکول گورکھپور کے صدر معلم کی حیثیت سے 1926 میں سبکدوش ہوئے۔ اسی اسکول میں منشی پریم

www.urduchannel.in

چند بھی چند دنوں ان کے رفیق کار رہے۔ فراق گورکھپوری نے بھی مولوی محمد اصغر فاروقی سے تعلیم حاصل کی۔ مشہور صوفی و شاعر شاہ عبدالعلیم آسی سکندر پوری سے بھی آپ کے گہرے روابط تھے۔

والدہ : خاتون جنت دختر خان بہادر محمد نظیر صاحب) پیدائش: غالباً 1915، وفات: 2014)

وطن : موضع کوریا پار ضلع اعظم گڈھ (موجودہ ضلع مئو) اتر پردیش۔

تعلیم : ابتدا میں عربی و فارسی کوریا پار میں مولوی محمد شریف صاحب سے سیکھی۔ بعد ازاں ویسلی ہائی اسکول اعظم گڈھ میں 1943 سے 1948 تک پھر 1948 سے 1949 تک گورنمنٹ جوبلی ہائی اسکول گورکھپور میں زیر

تعلیم رہے۔ 1951 میں میاں جارج اسلامیہ انٹرمیڈیٹ کالج سے انٹرمیڈیٹ کا امتحان پاس کیا۔ 1953 میں مہارانا پرتاب کالج گورکھپور سے بی اے اور 1955 میں الہٰ آباد یونیورسٹی الہٰ آباد سے انگریزی ادب میں ایم اے کیا۔

شریک حیات : جمیلہ خاتون ہاشمی۔ 26 ڈسمبر 1955 کو بیاہ ہوا۔ جمیلہ خاتون ہاشمی، سید عبدالقادر بھولپوری کی دختر تھیں، جن کا شمار اپنے زمانے کے مشہور روسائے الہٰ آباد میں ہوتا تھا۔ (پیدائش: 1929، وفات: 2007)

اولادیں : دو بیٹیاں (1) مہر افشاں (پیدائش 1957)
(2) باراں (پیدائش 1965)

زبانوں سے واقفیت : اُردو، ہندی، انگریزی، فارسی (بہ قدر ضرورت عربی اور فرانسیسی بھی)

اساتذہ، جن سے متاثر ہوئے : غلام مصطفی خان رشیدی گورکھپوری، ٹھاکر رام ادھار سنگھ، پروفیسر ایس سی دیب، پروفیسر پی ای دستور، ڈاکٹر ہربنس رائے بچن، پروفیسر پی سی گپت اور دیگر۔

خدمات بہ حیثیت استاد:

□ لکچرر انگریزی ادب، ستیش چندڈگری کالج، بلیا، اتر پردیش (1955 تا 1956)

□ لکچرر انگریزی ادب، شبلی نیشنل کالج، اعظم گڈھ، اتر پردیش (1956 تا 1958)

□ جز وقتی پروفیسر، ساؤتھ ایشیا ریجنل اسٹڈیز سنٹر، یونیورسٹی آف پنسلوانیا، فلاڈلفیا، امریکہ (1991 تا 2004)

□ خان عبدالغفار خان پروفیسر، فیکلٹی آف ہیومنٹیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی، منسلک شعبہ اُردو، انگریزی، فارسی اور اسلامک اسٹڈیز (1997 تا 1999)

ملازمت :

□ انڈین پوسٹل سروس کی ملازمت سے ستمبر 1958 میں وابستہ ہوئے۔

□ انڈین پوسٹل سروس میں پروبیشنر (1958 تا 1960)

□ سپرنٹینڈنٹ/سینئر سپرنٹینڈنٹ، پوسٹ آفس/ریلوے میل سروس گوہاٹی، نئی دہلی اور الٰہ آباد (1960 تا 1968)

□ ویجلنس آفیسر، پوسٹس، ٹیلی گراف اور فونس ریاست اتر پردیش لکھنؤ (1968 تا 1971)

□ ڈائریکٹر، پوسٹل سرویسیز، لکھنو (1971 تا 1973)

□ ڈائریکٹر، پوسٹل سرویسیز، کانپور (1973 تا 1974)

□ ڈائریکٹر، پوسٹل سرویسیز، لکھنؤ (1874 تا 1977)

□ ڈائریکٹر، پوسٹل ریسرچ اور پلاننگ، ڈائریکٹوریٹ جنرل پوسٹس، ٹیلی گراف اور فونس، نئی دہلی (1977 تا 1980)

□ ڈائریکٹر، ترقی اُردو بیورو، وزارتِ تعلیم، حکومت ہند، نئی دہلی (1980 تا 1981)

□ ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل، پوسٹل میٹریل مینجمنٹ و میکانائزیشن، پی اینڈ ٹی بورڈ نئی دہلی (1981 تا 1983)

□ جوائنٹ سکریٹری، حکومت ہند، وزارتِ توانائی، ڈپارٹمنٹ آف کنونشنل انرجی سورسیس، نئی دہلی (1983 تا 1987)

□ پوسٹ ماسٹر جنرل، ریاست بہار، پٹنہ (1987 تا 1989)

www.urduchannel.in

□ ممبر، پوسٹل سرویز بورڈ، نئی دہلی (1993 تا 1994)

□ ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل، پرسنول، ڈائریکٹوریٹ جنرل پوسٹل سرویسیز، نئی دہلی (1989 تا 1990)

□ چیف پوسٹ ماسٹر جنرل، لکھنؤ (1990 تا 1993) اسی عہدے سے جنوری 1994 میں وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے۔

مختلف اداروں سے وابستگی:

□ رکن، یونیورسٹی کورٹ، علی گڈھ مسلم یونیورسٹی، علی گڈھ (1999 تا 2002، 2003 تا 2006، 2007 تا 2010)

□ رکن، کمیٹی برائے ایڈوانسڈ اسٹڈیز اینڈ ریسرچ، علی گڈھ مسلم یونیورسٹی، علی گڈھ (2003 تا 2006)

□ چیرمین، انتخابی پیانل برائے آل انڈیا امیر خسرو ایوارڈ، انجمن ترقی اُردو ہند جمشید پور (2003)

□ رکن، پیانل آف ریفریز برائے آندھرا پردیش اُردو اکاڈمی ایوارڈس، حیدرآباد (1974 تا 1994)

□ رکن جنرل کونسل، انجمن ترقی اُردو ہند نئی دہلی (1979 تا 1988، 1993 تا 2003)

□ رکن، ریسرچ اینڈ پبلی کیشن کمیٹی، انجمن ترقی اُردو ہند نئی دہلی (1987 تا 1988)

□ مشیر برائے اُردو شاعری، بھارت بھون، بھوپال (1986 تا 1991، 1994)

□ رکن، جیوری برائے اقبال سمان، بھارت بھون، بھوپال (1986)

□ رکن، جیوری برائے کبیر سمان، بھارت بھون، بھوپال (1986)

□ رکن جیوری برائے ایوارڈ، بھارتیہ بھاشا پریشد کولکتہ (2007)

□ رکن، مشاورتی کمیٹی، بھارتیہ گیان پیٹھ ایوارڈ (2007)

□ ڈائریکٹر، ترقی اُردو بیورو، وزارتِ تعلیم، حکومت ہند، نئی دہلی (1980 تا 1981)

□ رکن، اصحاب وسائل پیانل برائے اُردو بھاشا بھارتی ایوارڈ، سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف انڈین لینگویجس، میسور (2001، 2005)

□ بانی رکن، فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی، حکومت اتر پردیش، لکھنؤ (1976 تا 1980)

□ رکن، گورننگ بورڈ، غالب اکاڈمی نئی دہلی (1993 تا 2003)

□ رکن، پینل آف ریفریز برائے ادبی ایوارڈس، غالب انسٹی ٹیوٹ،
نئی دہلی (1974 تا 1994ء، 2001)

□ رکن، کمیٹی برائے دوسو سالہ جشن پیدائش غالب، حکومت ہند، نئی دہلی (1997 تا 1999)

□ رکن، دستورِ ہند کے آٹھویں شیڈول میں زائد زبانوں کی شمولیت سے متعلق مشاورتی کمیٹی،
وزارت داخلہ، حکومت ہند، نئی دہلی (2003 تا 2004)

□ رکن، مشاورتی کمیٹی برائے مورتی کلاسکس آف انڈیا سیریز، ہارورڈ یونیورسٹی پریس (2010)

□ رکن، اقبال سنٹر، حکومت مدھیہ پردیش (1987 تا 2000)

□ رکن، انتخابی کمیٹی برائے ریسرچ اسٹڈیز اینڈ پروگرام، اقبال انسٹی ٹیوٹ، کشمیر یونیورسٹی،
کشمیر (2003)

□ رکن ریفریز کمیٹی برائے نامزدگی اقبال سمان، بھوپال (2001 تا 2006)

□ مشاورتی مدیر، سہ ماہی ادبی جریدہ 'اثبات ونفی'، کولکتہ (1995 تا 2001)

□ رکن، پینل آف ریفریز برائے ایوارڈس، جموں وکشمیر اکاڈمی آف آرٹس،
کلچر اینڈ لینگویجس، کشمیر (1973 تا 1979)

□ رکن، یونیورسٹی کورٹ، جواہر لال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی (2000 تا 2002)

□ رکن، پینل آف ریفریز برائے نامزدگی کبیر سمان، بھوپال (2001)

□ سرپرست، سہ ماہی ادبی جریدہ، 'کاروان ادب'، بھوپال

□ رکن، مشاورتی کمیٹی برائے اقبال انسٹی ٹیوٹ کی تعلیمی وتحقیقی سرگرمیوں کا استحکام،
کشمیر یونیورسٹی، سری نگر (2003 تا 2006)

□ رکن، پینل آف ریفریز برائے مدھیہ پردیش اُردو اکاڈمی ایوارڈس
(1978 تا 1999، 2008 تا 2010)

□ رکن، اکیڈمک کونسل، مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد (2004 تا 2007)

www.urduchannel.in

□ رکن، اکیڈمک کونسل، مہاتما گاندھی انٹر نیشنل ہندی یونیورسٹی (2004 تا 2007)

□ صدر مجلس ادارت، سہ ماہی ادبی جریدہ 'نئی کتاب' نئی دہلی (2007)

□ سرپرست ومشیر، سہ ماہی ادبی جریدہ 'نئی صدی' وارناسی (2007)

□ رکن ایپکس کمیٹی برائے ترتیب وتدوین نصابی کتب، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی
(1981 تا 1988)

□ رکن، ادبی پینل، قومی کونسل برائے فروغ اُردو زبان، حکومت ہند، نئی دہلی
(1997 تا 2002)

□ چیرمین، خصوصی کمیٹی برائے اُردو انسائیکلوپیڈیا، قومی کونسل برائے فروغ اُردو زبان،
حکومت ہند، نئی دہلی (1997 تا 2002)

□ چیف کوآرڈینیٹر، انسائیکلوپیڈیا آف لینگویج اینڈ لٹریچر، قومی کونسل برائے فروغ اُردو زبان،
نئی دہلی (1999 تا 2002)

□ چیف کوآرڈینیٹر، تاریخ اُردو ادب (1700 کے بعد) 12 جلدیں،
قومی کونسل برائے فروغ اُردو زبان نئی دہلی (1999 تا 2002، 2004 تا 2008، 2011)

□ رکن، بورڈ آف ٹرسٹیز نیشنل لائبریری، کولکتہ (1998 تا 2000)

□ سیریز ایڈیٹر، اُردو کلاسک سیریز، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، کراچی (2010)

□ رکن بورڈ آف ٹرسٹیز، راجہ رام موہن رائے لائبریری فاؤنڈیشن، کولکتہ (1996 تا 2000)

□ رکن جنرل کونسل، راجستھان اُردو اکاڈمی (1980)

□ رکن بورڈ آف گورنرس، رضا لائبریری، رام پور (1989 تا 1992)

□ مشاورتی مدیر، رضا لائبریری جرنل رامپور (1992)

□ سرپرست، ادبی ماہنامہ 'سبق اُردو'، بدوہی یوپی (2007 تا 2011)

□ رکن، پینل آف ریفریز، برائے ساہتیہ اکاڈمی ایوارڈس (1973 تا 2000)

□ رکن، پینل آف ریفریز، ساہتیہ اکاڈمی ایوارڈس برائے اُردو تراجم (1991 تا 1996)

□ جج، برائے اُردو ایوارڈس، ساہتیہ اکاڈمی، نئی دہلی (1994، 1996)

□رکن، مشاورتی کمیٹی، ساہتیہ اکاڈمی، نئی دہلی (1982 تا 1992)

□رکن، کمیٹی برائے اُردو شاعری قومی ایوارڈ، سمبل پور یونیورسٹی (1991 تا 1996)

□رکن، پینل آف ریفریز برائے سرسوتی سمان (1993)

□رکن، فائنل سلیکشن کمیٹی برائے سرسوتی سمان (2001 تا 2009)

□چیرمین، علاقہ شمال سلیکشن کمیٹی برائے سرسوتی سمان (2002، 2004، 2008)

□رکن، جنرل کونسل، اتر پردیش اُردو اکاڈمی لکھنؤ (1978 تا 1982، 1991)

□رکن، اشاعتی کمیٹی، اتر پردیش اُردو اکاڈمی، لکھنؤ (1982)

□مشاورتی مدیر، اُردو ادبی ماہنامہ 'ترویج' کٹک (1996 تا 2001)

□صدر، اتر پردیش اُردو اکاڈمی لکھنو (1998) نظریاتی بنیادوں پر عہدۂ صدارت
قبول کرنے سے انکار کیا۔

□رکن پینل آف ریفریز برائے ایوارڈس، مغربی بنگال اُردو اکاڈمی،
کولکتہ (1980 تا 1994، 1997 تا 2007)

□رکن، اُردو ماہرین پینل، یونین پبلک سروس کمیشن، نئی دہلی (1987 تا 2012)

□رکن، کوآرڈینیشن کمیٹی برائے اُردو اکاڈمیز آف انڈیا، نئی دہلی (1980)

□مشیر اُردو برائے 'ورلڈ' دولسانی شاعری کا پراجکٹ، اڑیسہ (1988 تا 1996)

دیگر علمی، ادبی اور تعلیمی تعاملات:

□پروفیسر اُردو، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

□وزٹنگ پروفیسر اُردو، سنٹرل یونیورسٹی حیدرآباد

□وزٹنگ پروفیسر اُردو، برٹش یونیورسٹی کولمبیا، وینکوور

□وزٹنگ پروفیسر اُردو، وسکانسن - میڈسن یونیورسٹی

□وزٹنگ پروفیسر، پنسلوانیا یونیورسٹی

□وزٹنگ پروفیسر اُردو، شکاگو یونیورسٹی

□وزٹنگ پروفیسر اُردو، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

www.urduchannel.in

علاوہ بریں شمس الرحمن فاروقی نے مختلف موقر اداروں میں ممتحن امتحانات کے علاوہ سرچ کمیٹیوں، انٹرویو بورڈس برائے تقررات وغیرہ میں بھی الگ الگ حیثیتوں سے خدمات انجام دی ہیں۔ چند ہیں:

□رکن، سرچ کمیٹی برائے تقرر ڈائرکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اُردو زبان، نئی دہلی

□رکن، انٹرویو بورڈ، یونین پبلک سروس کمیشن برائے آئی اے ایس، نئی دہلی

□رکن، انٹرویو بورڈ برائے تقرر، پرنسپل پبلکیشن آفیسر، ترقی اُردو بیورو، نئی دہلی

□ممتحن، پی ایچ ڈی، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

□ممتحن، پی ایچ ڈی، جواہرلال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی

□ممتحن، پی ایچ ڈی، میسور یونیورسٹی، میسور

□ممتحن، ایم فل، کولکتہ یونیورسٹی، کولکتہ

□ممتحن، ایم فل، علی گڑھ یونیورسٹی، علی گڑھ

□ممتحن، ایم فل، سنٹرل یونیورسٹی، حیدرآباد

□رکن، انٹرویو بورڈ برائے انتخاب ریڈر اُردو، جموں یونیورسٹی، سری نگر

□رکن، انتخابی کمیٹی برائے تقرر، ریڈر اُردو جواہرلال یونیورسٹی، نئی دہلی

□رکن، انتخابی کمیٹی برائے تقرر ریڈر اُردو، دہلی یونیورسٹی، دہلی

□رکن، انتخابی کمیٹی برائے تقرر پروفیسر اُردو، دہلی یونیورسٹی، دہلی

□رکن، انتخابی کمیٹی برائے تقرر پروفیسر اُردو، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

□ممتحن، پی ایچ ڈی، کراچی یونیورسٹی کراچی (خرابی صحت کی وجہ سے قبول نہیں کیا)

□ریفری برائے تقررات اُردو فیکلٹی اسٹاف، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور

قومی سطح کے علمی و ادبی خطبات:

□سالانہ وشوا ملن لیکچر، پرجاتنترا سمیتی کٹک (1998)

□نظام لیکچرس، دہلی یونیورسٹی دہلی (1999)

□اولین محمد قلی قطب شاہ لیکچر، حیدرآباد یونیورسٹی، بہ اشتراک این سی پی یو ایل نئی دہلی (1999)

□دوسرا اکبر الہٰ آبادی میموریل لیکچر، الہٰ آباد میوزیم الہٰ آباد (2001)

□دوسرا فراق گورکھپوری میموریل لیکچر، جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی (2001)

□چودھواں ڈاکٹر ذاکر حسین میموریل لیکچر، ذاکر حسین کالج، دہلی (2002)

□ مصطفی فاتح میموریل لیکچر، انجمن اسلام ممبئی (2007)

□سجاد ظہیر میموریل لیکچر، جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی (2007)

□ گوپی ناتھ موہانتے میموریل لیکچر، گوپی ناتھ موہانتے فاؤنڈیشن، بھوبنیشور (2008)

□احمد علی میموریل لیکچر، شعبہ انگریزی، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی (2011)

□محمود ایاز میموریل لیکچر، کرناٹک اُردو اکاڈمی، بنگلور (2011)

□اولین سردار جعفری میموریل لیکچر، ممبئی یونیورسٹی ممبئی (2011)

□اُردو شعریات کی مشترکہ روایات (یوٹیوب) (2013)

□خطبہ بہ عنوان اُردو شعریات کی مخلوط روایات، سنٹر فار دی اسٹڈی آف ڈیولپنگ سوسائٹیز، نئی دہلی (2013)

□افتتاحی خطاب، قومی سیمنار، فرہنگ نویسی: مسائل اور امکانات، مدراس یونیورسٹی، چنئی (2015)

□اولین شمیم نکہت میموریل لیکچر، لکھنو (2017)

بیرونی ممالک کے سفر اور وہاں کی مصروفیات:

□امریکہ/ برطانیہ: وسکانسن۔میڈسن یونیورسٹی اور شکاگو یونیورسٹی میں منعقدہ عالمی کانفرنس میں غزل اور فکشن پر خطبات (1978)

□ پاکستان: لاہور اور کراچی میں ادبی اجتماعات سے خطاب، کراچی یونیورسٹی میں لیکچر (1980)

□امریکہ: برٹش کولمبیا یونیورسٹی وینکیوور یونیورسٹی آف کیلی فورنیا، برکلے یونیورسٹی آف وسکانسن۔ میڈسن، کولمبیا یونیورسٹی نیویارک میں لیکچرس (1984)

□ کناڈا: ٹورنٹو میں منعقدہ عالمی کانفرنس میں مقالے کی پیش کش (1984)

www.urduchannel.in

□تھائی لینڈ: بنکاک میں قابل تجدید توانائی پر ESCAP کانفرنس میں ہندوستان کی نمائندگی (1984)

□روس: ماسکو میں منعقدہ ہندوستانی سائنس نمائش میں ہندوستانی وفد کی رہبری (1985)

□ پاکستان: دیہی توانائی Rural Energy کے موضوع پر اسلام آباد میں منعقدہ سارک کانفرنس میں ہندوستان کی نمائندگی اسلام آباد اور لاہور میں ادبی اجتماعات سے خطاب (1986)

□برطانیہ: لندن میں ادبی اجتماعات سے خطاب (1986)

□امریکہ: امریکہ کے چھ بڑے شہروں میں منعقدہ ہندوستانی فیسٹیول میں شرکت، کیلی فورنیا، برکلے اور کولمبیا یونیورسٹیوں میں لیکچرس (1986)

□ خلیج: دوہا میں منعقدہ ہندو پاک مشاعرے میں شرکت (1987)

□برطانیہ: ادبی اجتماعات سے خطاب (1988)

□امریکہ: پنسلوانیا یونیورسٹی میں اُردو اور فارسی ادب پر سلسلہ وار لیکچرس، کولمبیا یونیورسٹی میں خطاب (1988)

□ خلیج: دوہا میں منعقدہ ہندو پاک مشاعرے میں شرکت (1989)

□ سعودی عربیہ: مکہ و مدینہ کے متبرک مقامات کی زیارت (عمرہ) (1989)

□ پاکستان: کراچی میں ادبی اجتماعات سے خطاب (1989)

□امریکہ: پنسلوانیا یونیورسٹی میں اُردو ادب پر سلسلہ وار لیکچرس (1989)

□امریکہ: وسکانسن یونیورسٹی کے زیر اہتمام منعقدہ سیمنار بہ عنوان 'اُردو میں جدیدیت پر نظر ثانی' میں شرکت، پنسلوانیا، مشی گن، شکاگو اور کولمبیا یونیورسٹیوں میں خطاب (1990)

□امریکہ: پنسلوانیا یونیورسٹی میں لیکچرس کے سلسلے کے علاوہ کولمبیا اور شکاگو یونیورسٹیوں میں خطبات (1999)

□نیدرلینڈ/ بیلجیم: لیج، برسلز اور ایمسٹرڈم میں عجائب گھروں اور آرٹ گیلریز کی سیر (1993)

□نیوزی لینڈ: آک لینڈ میں منعقدہ دولت مشترکہ کی نظامِ ڈاک سے متعلق کانفرنس میں ہندوستان کی نمائندگی (1993)

□ تھائی لینڈ: بنکاک کے تاریخی مقامات اور عجائب گھروں کی سیر (1993)

□ سنگاپور: تاریخی، تہذیبی اور ثقافتی دل چسپی کے حامل مقامات کی سیر (1993)

□ امریکہ: 'آب حیات' کے ترجمے سے متعلق کولمبیا یونیورسٹی کے پراجکٹ میں سینئر ریسرچ اسوسی ایٹ کی حیثیت سے پروفیسر فرانسس پریچٹ کے ہمراہ کام کیا۔ پنسلوانیا یونیورسٹی میں لیکچر (1994)

□ امریکہ: آب حیات، کے درج بالا منصوبے پر کولمبیا میں کام کیا۔ لاس اینجلس میں ادبی اجتماع سے خطاب، پنسلوانیا، کولمبیا اور مشی گن یونیورسٹیوں میں لیکچرس (1995)

□ کناڈا: 'تارکین وطن کی اُردو تحریریں' کے زیر عنوان کنکارڈیا یونیورسٹی مونٹریال میں منعقدہ سیمنار میں مقالہ پیش کیا، ٹورنٹو میں لیکچر (1995)

□ برطانیہ: لندن اور بریڈفورڈ میں خطبات (1995)

□ مغربی یورپ: ایمسٹرڈم، ہارلم اور برسلز کے عجائب گھر، آرٹ گیالریز اور نادر و نایاب کتابوں کی دوکانوں کی سیر کی (1995)

□ امریکہ: 'لٹریری کلچرس ان انڈین ہسٹری' کے زیر عنوان وسکانسن۔ میڈیسن یونیورسٹی میں منعقدہ سیمنار میں شرکت، پنسلوانیا یونیورسٹی میں لیکچر (1997)

□ کناڈا: ٹورنٹو میں ادبی اجتماعات سے خطاب (1997)

□ برطانیہ: لندن میں ادبی اجتماعات سے خطاب (1997)

□ نیدرلینڈ/جرمنی: ایمسٹرڈم اور فرینک فروٹ کے عجائب گھروں کی سیر، فرینک فروٹ میں منعقدہ مشاعرے کی صدارت (1997)

□ ترکی: استنبول کے تاریخی مقامات اور عجائب گھروں کی سیر (1997)

□ ابوظہبی: ہندو پاک مشاعرے کی صدارت (2004)

□ پاکستان: کراچی اور اسلام آباد میں ادبی اجتماعات سے خطاب، کراچی کی فیڈرل اُردو یونیورسٹی برائے سائنس، ٹکنالوجی و آرٹس میں 'اُردو اور سائنس' کے موضوع پر توسیعی لیکچر، لاہور کی گورنمنٹ کالج یونیورسٹی میں خطاب، اقبال اکاڈمی لاہور میں 'اقبال کو کیسے پڑھیں؟' زیر عنوان مقالہ پیش کیا۔

www.urduchannel.in

(2004)

□ پاکستان: عالمی اُردو کانفرنس اسلام آباد میں مقالہ پیش کیا۔ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور میں خصوصی لیکچر (2005)

□ امریکہ: ورجینیا یونیورسٹی میں منعقدہ کانفرنس میں اُردو ادب پر کلیدی خطبہ پیش کیا، کولمبیا اور ٹکساس یونیورسٹیوں میں لیکچر (2008)

□ امریکہ: ورجینیا یونیورسٹی کے زیر اہتمام 'اُردو، ہندی اور اودھی کی متبادل تواریخ'، کے زیر عنوان ورک شاپ میں چیف رسورس پرسن کی حیثیت سے شرکت کی۔ اسی یونیورسٹی میں 'اسلام اور بدلتا ہوا معاشرہ' کے موضوع پر کانفرنس میں اسلامی تفسیر سے متعلق سیشن کی صدارت کی، کولمبیا یونیورسٹی میں اُردو و فارسی کے گرائجویشن اور پی ایچ ڈی کے طلبہ کو مخاطب کیا۔ واشنگٹن، ڈی سی میں علی گڈھ انجمن طلبائے قدیم کے سالانہ جلسے میں سرسید یادگار لیکچر پیش کیا۔ لاس اینجلس میں منعقدہ عالمی اُردو مشاعرے کی صدارت کی (2009)

□ پاکستان: لاہور یونیورسٹی برائے مینجمنٹ سائنس میں تین لیکچر دیے، عالمی اقبال کانفرنس میں مقالہ پیش کیا، کراچی آرٹس کونسل میں میر تقی میر پر خطاب، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور میں طلبہ کو مخاطب کیا (2010)

□ امریکہ: ورجینیا اور کولمبیا یونیورسٹیوں میں لیکچر، نیویارک اور نیوجرسی میں ادبی اجتماعات سے خطاب (2010)

□ کناڈا: ٹورنٹو میں ادبی جلسوں سے خطاب (2010)

□ امریکہ: ورجینیا یونیورسٹی میں نجی تحقیقی کام (2014)

□ دوبئی: جوش اُردو ایوارڈ برائے سال 2015 تفویض کیا گیا۔ جوش ملیح آبادی پر خطبہ (2015)

□ ابوظہبی: شیخ زید مسجد کا معائنہ (2015)

□ پاکستان: لاہور میں منعقدہ فیض پیس فیسٹیول میں کلیدی خطبہ، لاہور یونیورسٹی برائے مینجمنٹ سائنس میں لیکچر (2015)

انعامات و اعزازات:

□ یوپی اُردو اکادمی ایوارڈ برائے شاعری (1972)

□ یوپی اُردو اکادمی ایوارڈ برائے تنقید (1974)

□ آل انڈیا میر اکادمی ایوارڈ برائے میر شناسی (1975)

□ آل انڈیا کریمیہ سوسائٹی جمشید پور ایوارڈ برائے تنقید (1976)

□ اتر پردیش اُردو اکادمی ایوارڈ برائے تنقید (1978)

□ دہلی اُردو اکادمی قومی ایوارڈ برائے تنقید (1985)

□ امریکہ کے شہر بیلٹمور نے 'اعزازی شہری' کا اعزاز تفویض کیا (1986)

□ مرکزی ساہتیہ اکادمی ایوارڈ (1986)

□ غالب انسٹی ٹیوٹ دہلی ایوارڈ برائے تنقید (1987)

□ اتر پردیش اُردو اکادمی مولانا آزاد ایوارڈ برائے مجموعی خدمات (1991)

□ اعزاز میر، آل انڈیا میر اکادمی ایوارڈ برائے میر فہمی (1992)

□ سرسوتی سمان، برلا فاؤنڈیشن، نئی دہلی (شعر شور انگیز کے لیے) (1996)

□ پریاگ گورو ایوارڈ، ابوالکلام آزاد جن سیوا سنستھان الہ آباد (2001)

□ پرویز شاہدی قومی ایوارڈ برائے اُردو خدمات، مغربی بنگال اُردو اکادمی، کولکتہ (1999)

□ بھارتیہ فن کار سوسائٹی لکھنو ایوارڈ برائے تنقید (1999)

□ ممتاز سابق طالب علم ایوارڈ، الہ آباد یونیورسٹی انجمن طلبائے قدیم (2001)

□ اعجاز رضوی میموریل سوسائٹی لکھنو ایوارڈ برائے مجموعی ادبی خدمات (2002)

□ ڈی لٹ Honoris causa علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ (2002)

□ امیر خسرو قومی ایوارڈ برائے ادبی خدمات، انجمن ترقی اُردو جمشید پور (2003)

□ بہادر شاہ ظفر قومی ایوارڈ برائے اُردو ادبی خدمات، دہلی اُردو اکادمی دہلی (2003)

□ لائنس کلب الہ آباد نے ممتاز ادبی خدمات کے لیے اعزاز سے نوازا (2003)

□ روٹری کلب الہ آباد نے بے لوث اُردو خدمات کے لیے اعزاز پیش کیا (2003)

□ مولانا محمد علی جوہر ایوارڈ، جوہر اکادمی نئی دہلی (2004)

www.urduchannel.in

□ میر تقی میر ایوارڈ، امریکن فیڈریشن آف مسلمس، امریکہ (2005)

□ الہ آباد سٹی زن کونسل ایوارڈ برائے خدمات ہندوستانی ادب (2006)

□ ڈی لٹ Honoris causa، مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی حیدرآباد (2007)

□ الطاف حسین حالی قومی ایوارڈ برائے ناول 'کئی چاند تھے سرِ آسمان' ہریانہ اُردو اکادمی (2007)

□ مولانا مظہر الحق شکھر سمان، حکومت بہار (2008)

□ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی انجمن طلبائے قدیم واشنگٹن ڈی سی ایوارڈ (2009)

□ پدم شری حکومت ہند (2009)

□ اعزازی سند، منجانب دفتر شرف، لاس اینجلس کاونٹی، یو ایس اے (2009)

□ پروفیسر ایس اعجاز حسین ایوارڈ، ادبی انجمن کارواں الہ آباد (2009)

□ وکیشنل ایکسلنس ایوارڈ، روٹری انٹرنیشنل ڈسٹرکٹ 3120، الہ آباد (2009)

□ اُردو مرکز انٹرنیشنل، لاس اینجلس یو ایس اے، اولین عسکر لکھنوی میموریل ایوارڈ (2009)

□ مغربی بنگال اُردو اکادمی قومی ایوارڈ برائے مجموعی خدمات (2010)

□ سرسید ڈے ایوارڈ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی انجمن طلبائے قدیم، نیوجرسی یو ایس اے (2010)

□ ستارۂ امتیاز، حکومت پاکستان (2010)

□ اُردو ساہتیہ شرومنی ایوارڈ، وشوا بھارتی کلانکیتن الہ آباد (2011)

□ سدھا بندو سمان برائے اُردو تنقید، گورکھپور (2011)

□ سپاس نامہ، شعبہ ہندی، بنارس ہندو یونیورسٹی بنارس (2012)

□ صوفی جمیل اختر میموریل سوسائٹی کولکتہ ایوارڈ برائے مجموعی اُردو ادبی خدمات (2012)

□ میرا فاؤنڈیشن ایوارڈ، الہ آباد (2013)

□ جوش اُردو ایوارڈ برائے سال 2015، بزم اُردو دوبئی (2015)

□ ساہتیہ شرومنی ایوارڈ 2015، ڈی کے فاؤنڈیشن لکھنو بموقع آٹھواں قومی کتاب میلہ الہ آباد (2015)

□ میکش اکبرآبادی قومی ایوارڈ برائے مجموعی ادبی خدمات، بزم میکش، آگرہ (2016)

□ جشن ادب نئی دہلی ایوارڈ برائے مجموعی خدمات (2017)

ادبی صحافت:

1966 میں تاریخ ساز ادبی رسالہ ’شب خون‘ جاری کیا، جس کے ذریعے نہ صرف اُردو ادب میں ایک نئے ادبی و تخلیقی رجحان کی بنا ڈالی بلکہ اُسے ایک نئی تحریک اور نئی جہت بھی عطا کی۔ کم و بیش چالیس برسوں اور 293 شماروں پر محیط اس رسالے کی کارگذاری اُردو کی ادبی صحافت کا روشن ترین باب ہے۔ 2005 میں شمس الرحمن فاروقی نے ’شب خون‘ کی اشاعت بند کردی پھر اسی سال سہ ماہی ’خبر نامہ شب خون‘ شائع کیا۔ معاصر ادبی صورتِ حال کا آئینہ دار یہ رسالہ اپنے مشمولات کے معیارِ انتخاب کے اعتبار سے کسی اعلیٰ معیار ادبی رسالے سے کم نہیں تھا۔ اس سہ ماہی کے تیس شمارے شائع ہوئے۔

حوالہ جاتی کتابیات: اُردو

I: رسائل:

□ ماہنامہ ’کتاب نما‘ نئی دہلی، شمس الرحمن فاروقی: شخصیت اور ادبی خدمات
مرتب: احمد محفوظ، ناشر: ماہنامہ کتاب نما، جامعہ نگر نئی دہلی/ 1994

□ دو ماہی ’الفاظ‘ علی گڑھ، خصوصی گوشہ، شمس الرحمن فاروقی
مدیر: نورالحسن/ جولائی تا ستمبر 2000

□ سہ ماہی ’روشنائی‘ کراچی، شمس الرحمن فاروقی نمبر
مدیر: احمد زین الدین رنکہت بریلوی/ شمارہ (14) جولائی تا ستمبر 2003

□ سہ ماہی اُردو ’چینل‘ ممبئی شمس الرحمن فاروقی نمبر
مرتبین: عبید اعظم اعظمی، قمر صدیقی/ شمارہ نمبر (20) ستمبر تا ڈسمبر 2003

□ سہ ماہی ’کاروانِ ادب‘، بھوپال، شمس الرحمن فاروقی: ایک روشن کتاب
مدیر: کوثر صدیقی/ جلد (3)، شمارہ (21) 2004

□ سہ ماہی ’اردو ادب‘ نئی دہلی/ خصوصی گوشہ، شمس الرحمن فاروقی کی 82 ویں سالگرہ پر
مدیر: اطہر فاروقی/ شمارہ (243) جولائی تا ستمبر 2017

II: کتابیں:

□ شمس الرحمن فاروقی: شعر، غیر شعر اور نثر کی روشنی میں/ محمد سالم

www.urduchannel.in

ناشر: معیار پبلی کیشنز نئی دہلی/ 1994

□ جدید اردو تنقید کا تجزیاتی مطالعہ: شمس الرحمن فاروقی کے خصوصی حوالے سے/ نشاط فاطمہ
ناشر: اثبات و نفی پبلی کیشنز، کلکتہ/ 1998

□ معرکۂ وہاب اشرفی، محمود ہاشمی، شمس الرحمن فاروقی/ مرتب: ارتضیٰ کریم
ناشر: ماڈرن پبلشنگ ہاؤس، نئی دہلی/ 2000

□ حیات نامہ فاروقی/ مرتب: نجم فضلی
ناشر: مصنف، کراچی پاکستان/ 2003

□ حریر دورنگ/ فاروقی کے فکشن اور شاعری پر ایک کتاب/ محمد منصور عالم
ناشر: رعنا پبلی کیشنز، نئی دہلی/ 2005

□ شمس الرحمن فاروقی کی تنقید نگاری/ محمد منصور عالم
ناشر: مصنف/ 2007

□ شمس الرحمن فاروقی اور تفہیم غالب/ ریحانہ اختر
ناشر: ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، نئی دہلی/ 2010

□ شمس الرحمن فاروقی کی افسانہ نگاری کا جائزہ/ طاہرہ نورانی
ناشر: ایم آر پبلی کیشنز، نئی دہلی/ 2010

□ نقد میر اور شعر شور انگیز/ یاسمین
ناشر: مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ، نئی دہلی/ 2011

□ کئی چاند تھے سرآسماں: ایک تجزیاتی مطالعہ/ ڈاکٹر رشید اشرف خان
ناشر: براؤن بک پبلی کیشنز پرائیوٹ لمیٹیڈ، نئی دہلی/ 2013

□ وزیر خانم: تلخیص و تجزیہ/ قدیر زماں
ناشر: فورم فار ماڈرن تھاٹ، حیدرآباد/ 2010

□ خدا لگتی (’کئی چاند تھے سرآسماں‘ پر تبصرے و مضامین)/ مرتب: ڈاکٹر لئیق صلاح، سید ارشاد حیدر
ناشر: الانصار پبلی کیشنز، حیدرآباد/ 2013

□ فن ترجمہ نگاری: لفظوں کی ثقافت کا نظریہ اور ترجمہ کامل، خصوصی مطالعہ The Mirror of Beauty اور 'کئی چاند تھے سرِ آسماں' کے حوالے سے/ خالد محمود خان
ناشر: بیکن بکس، ملتان (پاکستان)/ 2015

□ اُردو افسانے کی تنقید اور شمس الرحمن فاروقی/ غلام عباس
ناشر: مثال پبلی کیشنز، فیصل آباد (پاکستان)/ 2016

□ نقدِ میر: شعر شور انگیز کے حوالے سے/ محمد اقبال لون/ 2016

□ 'شب خون' کا توضیحی اشاریہ/ ڈاکٹر انیس صدیقی
ناشر: قومی کونسل برائے فروغ اُردو زبان، نئی دہلی/ 2017

□ شمس الرحمن فاروقی کی افسانہ نگاری: 'سوار اور دوسرے افسانے' کے حوالے سے/ صابرہ محسن
ناشر: انشا پبلی کیشنز کولکتہ/ 2017

حوالہ جاتی کتابیات: انگریزی

□ Who's Who in India (Imprintmag.Mumbai)
□ India's Who's Who (Infa Publication, New Delhi)
□ Learned India (Asia International, New Delhi)
□ Who's Who in Indian Literature (Sahitya Academy, New Delhi)
□ Who's Who in the World (New York)
□ International Authors and Writers Who's Who (London)
□ Encyclopedia of Indian Literature(Sahitya Academy,New Delhi)
□ Reference Asia (Reference Asia, New Delhi)
□ Dictionary of International Biography(New York)
□ Biography International (New Delhi)
□ Indo-Asian Who's Who (New Delhi)
□ The Contemporary Who's Who (Raleigh,N.C.,U.S.A)
□ Asia/Pacific Who's Who (New Delhi)
□ Who's Who in Asia (Marquis Who's Who NJ.USA)

www.urduchannel.in

□ Asian Admirable Achievers (New Delhi)

شمس الرحمن فاروقی کی حیات و خدمات اور 'شب خون' پر مختلف یونیورسٹیوں میں لکھے گئے تحقیقی مقالات:

I: مقالات برائے پی ایچ۔ڈی:

□ جدید تنقید: شمس الرحمن فاروقی کے خصوصی حوالے سے
مقالہ نگار: ڈاکٹر نشاط فاطمہ/ الہ آباد یونیورسٹی، الہ آباد — 1993

□ اُردو تنقید حالی سے فاروقی تک
مقالہ نگار: ڈاکٹر عبدالسلام انصاری/ بی آر امبیڈکر یونیورسٹی، مظفر پور، بہار — 1996

□ ناقدینِ میر: شمس الرحمن فاروقی کے خصوصی مطالعے کی روشنی میں
مقالہ نگار: ڈاکٹر محمد یعقوب شریف/ سری شنکرا چاریہ سنسکرت یونیورسٹی، کیرالا — 2005

□ 'شب خون' کی پچیس سالہ تدوین و خدمات
مقالہ نگار: عظمت سلطانہ/ گلبرگہ یونیورسٹی، گلبرگہ — 2012

□ شمس الرحمن فاروقی کی تنقید
مقالہ نگار: راؤ صفدر رشید/ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد — 2016

□ رسالہ 'شب خون' کے منتخب افسانوں کا تنقیدی جائزہ
مقالہ نگار: سلطانہ بیگم/ مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدر آباد — ......

□ شمس الرحمن فاروقی کی تنقید نگاری
مقالہ نگار: آسیہ شہزاد/ فیصل آباد گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد — ......

□ شمس الرحمن فاروقی: حیات و کارنامے
مقالہ نگار: شکیل احمد خان/ کشمیر یونیورسٹی، سری نگر — ......

II: مقالات برائے ایم۔فل:

□ رسالہ 'شب خون' کا تجزیاتی و وضاحتی اشاریہ

مقالہ نگار: عشرت فاطمہ سروری/ حیدرآباد یونیورسٹی، حیدرآباد 1992

□ ادبی تحریکات کا اثر اردو تبصرہ نگاری پر: رسالہ 'شب خون' کے حوالے سے

مقالہ نگار: معین الدین خان/ جواہر لال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی 1994

□ 'شعر شور انگیز' (جلد اوّل) کا تجزیاتی مطالعہ

مقالہ نگار: شمع نورین/ لاہور کالج برائے خواتین، لاہور 2000

□ شمس الرحمن فاروقی بہ حیثیت مرتب 'شب خون'

مقالہ نگار: راشدہ رحمان/ جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی 2008

□ شمس الرحمن فاروقی کے افسانوں کا مجموعہ 'سوار اور دوسرے افسانے' کا تنقیدی و تجزیاتی مطالعہ

مقالہ نگار: طاہرہ نورانی/ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد 2008

□ 'شب خون' کے افسانوں کا تنقیدی جائزہ

مقالہ نگار: سلطانہ بیگم/ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد 2009

پتہ : 1۔ 29 سی، ہیسٹنگ روڈ، الہٰ آباد-211001 (اتر پردیش)

2۔ فلاٹ نمبر 15، فورتھ فلور، ذاکر باغ، نئی دہلی-110025

فون : 91-532-808161600

موبائل نمبر : 91-9415340662

ای میل : srfaruqi@gmail.com

◆◆◆

www.urduchannel.in

غبارکارواں

شمس الرحمن فاروقی

ازغبار شیشۂ ساعت قدح پر می کنم
خشکی ایں بزم نم نگذاشت در صہبائے من
(بیدل)

آپ کو یقین مشکل سے آئے گا لیکن حقیقت یہی ہے کہ میں نے بچپن میں نہ کبھی کبڈی کھیلی، نہ گلی ڈنڈا، نہ گولیاں کھیلیں، نہ پتنگ اڑایا، نہ درختوں پر چڑھا، نہ کوند پھاند کی۔ 1944 کا واقعہ ہے، میں چھٹی جماعت میں پڑھتا تھا، ایک بار گھومتا پھرتا اسکول کمپاؤنڈ کے ایک کونے میں جانکلا جہاں میرے دو دوست تاش کھیل رہے تھے۔ میرے تقدس کا اخلاقی دباؤ اس قدر تھا کہ انھوں نے جلدی سے تاش چھپا دیے اور چور بن کر مجھے دیکھنے لگے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں نے انھیں ایک لمبا لیکچر دیا جس میں تاش کھیلنے کے اخلاقی نقصانات پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ یہ بھی اچھی طرح یاد ہے لیکچر دیتے وقت مجھے دل ہی دل میں محسوس ہو رہا تھا کہ

www.urduchannel.in

میں نے بھی کیا خوب زاہد خشک کا جھوٹا رول ادا کیا ہے۔ اپنے اوپر احتساب اور ہر ایک کے قول فعل کے ساتھ ساتھ اپنے قول فعل کو بھی معروضی نظر سے دیکھنا اور اپنے بارے میں کسی قسم کے پیغمبرانہ مغالطوں میں مبتلا نہ ہونا، میری اس کم زوری نے زندگی کے تقریباً ہر لمحے میں مجھے بے اطمینانی سے دوچار کیا ہے۔ مثلاً میرے بارے میں مشہور ہے کہ میں دفتر کا کام بہت تیزی سے نپٹا دیتا ہوں۔ مجھے بھی اس کا احساس ہے اور میں یہ سوچ کر خوش بھی ہوتا ہوں۔ لیکن فوراً ہی مجھے یہ خیال بھی آتا ہے کہ اگر ہر فائل پر زیادہ وقت صرف کرتا تو ممکن ہے Disposal اور بھی زیادہ باریک اور گہرا ہوتا۔ دوسرے (یعنی مخالف) نقطۂ نظر کو اپنے نقطۂ نظر کے ساتھ ساتھ مدنظر رکھنے کی یہ جبلت میری تنقید کو جانب داری کے اتہام سے نہ محفوظ رکھ سکی، اسے تقدیر کی ستم ظریفی ہی کہا جاسکتا ہے۔

لیکن بات ہو رہی تھی میرے بچپن کی۔ میں اگر ان عام تفریحوں اور کھیل کود سے محروم رہا تو اس میں میرے گھریلو ماحول کا اتنا ہی دخل تھا جتنا خود میرے مزاج کا۔ بے تکلف ہو جانے کے بعد میں بہت کم پردے کا قائل ہوں، لیکن بے تکلف ہونے میں مجھے خاصی دیر لگتی ہے اور میں سب سے بے تکلف ہو بھی نہیں پاتا۔ ایسا نہیں ہے کہ تفریح پسندی اور آزادہ روی کے دواعی مجھ میں بالکل تھے ہی نہیں۔ بس اتنا ہے کہ میرے مزاج کی کم آمیزی اور طبیعت کی عزلت پسندی کو گھر کے سخت گیر ماحول نے اور مستحکم کر دیا۔

باپ کی طرف سے میرے خاندان میں پانچ سو برس سے زیادہ پرانی زہد و اتقا کی روایت ہے جو اب بھی میرے والد محترم اور بعض عم زاد بھائیوں میں زندہ ہے۔ میرے بزرگوں کا کہنا ہے کہ ہمارا خاندان فیروز تغلق کے عہد میں اعظم گڈھ کے اس گاؤں میں آباد ہوا جو آج تک ہمارا وطن ہے۔ گاؤں کے ایک سرے پر کوڑیا شاہ نامی ایک بزرگ کا قدیم مزار تھا جس کے آثار والد محترم نے پچاس برس پہلے دیکھے تھے۔ اب وہاں ایک مندر ہے۔ کہتے ہیں کہ انھیں بزرگ کی رعایت سے ہمارے گاؤں کا نام کوڑیا پار پڑا۔ میرے دادا حکیم محمد اصغر عالم، فاضل اور طبیب تھے، انتہائی خوش خط، خلیق، عبادت گزار اور حاذق۔ وہ باقاعدہ شاعر نہ تھے، لیکن طبیعت موزوں تھی، زمانے کی تہذیب کے مطابق کبھی کبھی شعر کہتے تھے۔ ان کی تصنیف کردہ ایک طویل مناجات جو مثنوی مولانا روم کی بحر میں ہے، انھیں کے ہاتھ کی لکھی ہوئی میرے والد کے پاس محفوظ ہے۔ والد صاحب نے بھی باقاعدہ شاعری نہیں کی لیکن کبھی کبھی انھوں نے شعر کہے ہیں۔ والد صاحب کے تقریباً سب بھائی عربی فارسی کے منتہی تھے۔ ان کی نظر میں اُردو شعر و شاعری کی زیادہ وقعت نہ تھی لیکن شعر فہمی اور شعر شناسی کا

ملکہ سب میں تھا۔ ان کی دیکھا دیکھی مجھے بھی فارسی زبان اور شاعری سے لگاؤ پیدا ہوا جو رفتہ رفتہ محبت میں تبدیل ہوگیا۔ میری دادی بلیا کے مشہور گاؤں قاضی پور کے قاضی گھرانے کی تھیں۔ ان کے خاندان میں بھی علم و زہد کی روایت اتنی ہی مستحکم تھی جتنی میرے گھر میں۔ میرے نانا خان بہادر مولوی محمد نظیر کا خاندان بنارس میں شاہ جہاں کے وقت سے آباد ہے۔ بنارس کی پرانی تاریخوں میں ان لوگوں کا ذکر ملتا ہے۔ میرے نانا کے دادا مولوی خادم حسین 1857 میں محمد آباد ضلع اعظم گڈھ کے منصف تھے، بعد میں سب جج ہوئے۔ انصاف کے ساتھ جاہ و جلال ان کا شیوہ تھا۔ خاندانی علم و فضل سے وہ بھی بہرہ مند تھے اور اپنے صاحب زادے (میرے پرنانا) حضرت قادر بنارسی کو انھوں نے زمانے کے معیار کے مطابق اعلیٰ ترین تعلیم دلوائی تھی۔ میرے پرنانا شاعری اور تاریخ میں ید طولیٰ رکھتے تھے، ان کی کتاب ''رہ نمائے تاریخ اُردو'' معارف پریس نے عرصہ ہوا شائع کی تھی۔ کسریٰ منہاس اور دوسرے جدید ماہرین تاریخ گوئی کے مضامین میں ان کے حوالے اب بھی نظر آتے ہیں۔ میری نانی حضرت چراغ دہلی کے خاندان کی تھیں اور ان کے گھر میں بھی علم کے ساتھ ساتھ مذہب کا چرچا تھا۔ میرے دادا کا گھرانا حضرت مولانا تھانوی کا مرید تھا۔ میرا ننہال تقریباً سب کا سب حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے حلقہ ارادت میں تھا۔ ننہال میں سخت گیری کم تھی مگر مذہب پر زور اتنا ہی تھا۔ دادا کے گھر میں مذہب کی پابندی میں Austerity اور اوائل اسلام کا سا جوش و خروش تھا۔ دادا کا گھر میرے ہم عمر اور مجھ سے بڑے لڑکوں سے بھرا ہوا تھا، اس میں میری قدر بہت زیادہ نہ تھی۔ لہٰذا شروع سے ہی میرے مزاج کی خاموشی اور شرمیلے پن کو شہ ملتی گئی۔ بزرگوں کی مذہبیت کا مجھ پر اتنا گہرا رنگ تو نہ چڑھا، لیکن ان کی علم دوستی، انسانی ہم دردی اور عمومی ایمان داری کے اصولوں نے میرے کردار کی تعمیر میں بڑا حصہ لیا۔ میری فطری نصف مزاجی اور تجزیاتی رجحان غالباً انھیں لوگوں کا مرہون منت ہے۔ چناں چہ ہر بات کو ناپ تول کر، اس کے فروع و اصول کو سمجھ کر، اس کے مخالف و موافق نظریات کو حسب توفیق کھنگال کر رائے قائم کرنا میری فطرت ثانیہ بن گئے۔

میرے والد صاحب اقبال اور مولانا تھانوی کی تحریروں کے شیدا تھے۔ سب سے پہلے کتابیں جو مجھے اپنے گھر میں نظر آئیں وہ مولانا تھانوی کے مواعظ، ان کا 'بہشتی زیور' اور اقبال کا کلام تھا۔ والد صاحب کو اشعار بہت یاد تھے، انھیں تقریر کا بھی شوق تھا، چناں چہ ان کی دل چسپی کے باعث میں نے تقریر اور شعر خوانی میں خاصی مشق بہم پہنچائی، اس حد تک کہ زبان میں لکنت کے باوجود میں اچھا خاصا مقرر بن گیا اور اپنی اس کم زوری پر اس حد تک قابو پا سکا ہوں کہ میرے قریب ترین دوستوں کو بھی گمان نہیں گزرتا کہ میری زبان لکنت

www.urduchannel.in

کرتی ہے۔ مولانا تھانوی کے مواعظ کی شگفتگی، ان کا انتہائی واضح اور دل نشین اسلوب اور جگہ جگہ اشعار کی برجستگی مجھے بہت اچھی لگی۔ میرا خیال ہے کہ میں نثر میں وضاحت اور استدلال پر جو اس قدر زور دیتا ہوں تو اس کی ایک وجہ غالباً یہ بھی ہے کہ میں بچپن میں مولانا تھانوی کے اسلوب سے اثر پذیر ہوا ہوں۔ والد صاحب کی جن دوسری کتابوں کا تاثر مجھے یاد ہے ان میں خواجہ غلام السیدین کی Iqbal's Educational Philosophy، ابوالکلام آزاد کی ''غبار خاطر'' اور رشید احمد صدیقی کی ''خنداں'' قابل ذکر ہیں۔ والد صاحب کے ہی پاس میں نے پہلی بار رشید احمد صدیقی کی ''ذاکر صاحب'' دیکھی اور ڈاکٹر ذاکر حسین کی شخصیت سے متعارف ہوا۔ والد صاحب کے ہی ساتھ میں نے مولانا سید سلیمان ندوی، اقبال سہیل اور عبدالسلام ندوی کو دیکھا اور شبلی کے نام و مقام سے واقف ہوا۔

ننہال میں راشد الخیری کی تحریروں، ''عصمت'' اور ''بنات'' کا دور دورہ تھا۔ میرے نانا مرحوم نے میری والدہ اور اپنی دوسری بیٹیوں کو ''عصمت'' کی مکمل فائلیں مجلد کرا کے جہیز میں دی تھیں۔ میری ایک خالہ جو اب پاکستان میں ہیں، رسالے پڑھنے کی بہت شوقین تھیں۔ میں نے ان کے ذخیرے میں سے ''نیرنگ خیال''، ''ادبی دنیا''، ''ہمایوں''، ''ادیب''، ''شعاع اُردو'' اور دوسرے بہت سے رسالوں کی پوری فائلیں پڑھ ڈالیں۔ والد صاحب کبھی کبھی ''نگار'' بھی پڑھتے تھے۔ میں نے بہت سے لوگوں کے نام اور کارنامے پہلی بار ''نگار'' میں پڑھے۔ اعظم گڈھ میں ہمارے گھر کے نیچے ایک دفتری کی دکان تھی۔ اس کا لڑکا میرا ہم عمر تھا۔ اسکول کے علاوہ (اور کبھی کبھی اسکول کا بھی) میرا تقریباً سارا وقت وہیں گزرتا۔ سمجھ میں آنا شرط نہ تھا، جو بھی کتاب ذہن کو متوجہ کرتی اسے پڑھتا ضرور تھا۔ چناں چہ بلا سمجھے یا سمجھ کر میں نے ''سیرۃ النبی'' اور ''خیام'' اور ''البرامکہ'' اور ''الفاروق'' سے لے کر ایم۔ اسلم، ''الہلال'' کی پوری فائلیں، ''فسانۂ آزاد'' اور خدا جانے کیا کیا پڑھ ڈالا۔ تیرتھ رام فیروز پوری اور صادق حسین صدیقی پر تو میں اس وقت اتھارٹی ہو چلا تھا۔ میرے بچپن میں صادق حسین صدیقی کے ناولوں کی مقبولیت کا اندازہ آج کے بچوں کو نہیں ہو سکتا۔ ایسے مناظر عام تھے کہ کسی (مثلاً) بیڑی کے کارخانے میں دس پندرہ لوگ بیڑیاں بنا رہے ہیں اور ایک شخص ''آفتاب عالم'' یا ''ایران کی حسینہ'' وغیرہ کے صفحات بہ آواز بلند پڑھتا جا رہا ہے۔ ناولوں پر سخت پابندی کے باوجود میں نے چوری چھپے ہر طرح کے ناول پڑھ ڈالے۔ بہت سے حقائق حیات سے میرا تعارف ناولوں کا مرہون منت ہے۔

انوکھی بات یہ ہے کہ ادب کے باقاعدہ مطالعے کا ذوق (یعنی ادب بہ طور ذہنی تربیت) مجھ میں

کورس کی دو کتابیں پڑھ کر جاگا۔ آل احمد سرور کی ''ہمارا ادب'' 1947-1948 میں ہماری نویں کلاس میں پڑھائی جاتی تھی۔ شاید اسی سال خلیل الرب کی ''ادبی شیرازے'' انٹرمیڈیٹ میں منظور ہوئی تھی۔ میں نے چاروں کتابیں (نظم ونثر) ہفتوں بلکہ دنوں میں پڑھ ڈالیں۔ خلیل الرب کے انتخاب کی وسعت اور جدیدیت ،اور آل احمد سرور کی مختصر تنقیدی عبارتوں نے مجھے بہت متاثر کیا۔ خلیل الرب کی کوئی کتاب تو پھر دیکھنے کو نہ ملی لیکن آل احمد سرور کی ''نئے اور پرانے چراغ''، ''تنقیدی اشارے'' وغیرہ جب بھی مجھے ملیں میں نے انھیں بہت دلچسپی سے پڑھا۔ اعظم گڈھ کے اسکولی دنوں میں دو اور شخصیتیں میری زندگی میں ہلکا سا پرتو ڈال گئیں۔ ایک تو احتشام صاحب اور، دوسرے مشہور فلم ڈائرکٹر شوکت حسین۔ ادبی حلقوں میں احتشام صاحب کا اور عام حلقوں میں شوکت حسین کا نام اعظم گڈھ کے بچے بچے کی زبان پر تھا۔ یہ دونوں مقامی ہیرو کی حیثیت رکھتے تھے۔ احتشام صاحب اور شوکت حسین نے 1947 یا 1948 میں ہمارے اسکول کو خطاب کیا تھا۔ احتشام صاحب نے اُردو زبان کے بارے میں ایک بہت طویل لیکن واضح اور دلچسپ تقریر کی۔ مجھے ان کے انداز کا اعتماد اور غیر جذباتی اسلوب بہت پسند آیا تھا لیکن خدا معلوم کیوں ان کی تحریریں مجھے کبھی اس درجہ متاثر نہ کر سکیں۔ شوکت حسین نے فلم کی تکنیک پر انتہائی فصیح وبلیغ اُردو میں تقریر کی تھی اور دیر تک ہمارے سوالوں کے جواب دیتے رہے تھے۔ ان کی جامہ زیبی، خوب صورتی اور انکسار میرے دل میں گھر کر گئے۔ والد صاحب کو اور ان کے اثر سے مجھ کو، اچھے اور باریکی سے سلے ہوئے کپڑوں کا بہت شوق ہے۔ مجھے یاد ہیں کہ والد صاحب نے شوکت حسین کے سوٹ کی بہت تعریف کی تھی تو مجھے احساس ہوا تھا کہ لباس بھی انسان کی شخصیت کا ایک حصہ ہے۔ مولانا آزاد، جواہر لعل اور جناح کی جامہ زیبی کے بھی ذکر میں نے والد صاحب ہی سے سنے۔ افسوس ہے کہ ہم لوگوں کا بچپن خاصی عسرت اور تادیب کے ماحول میں گزرا۔ اس لیے اچھے کپڑے پہننے کی خواہش اکثر دل ہی میں رہ جاتی تھی۔ والد صاحب کا خیال تھا کہ بچوں کو موٹا جھوٹا ہی پہننا چاہیے۔ اور اس خیال پر وہ سختی سے کاربند بھی تھے۔ خود انھیں ایک زمانے میں انگریزی لباس کا شوق تھا لیکن میرے بڑے ہوتے ہوتے وہ انگریزی لباس کے مخالف ہو گئے تھے۔ اب جب کہ ان کے مزاج میں کچھ نرمی آ گئی ہے۔ میرے چھوٹے بھائی جدید وضع کی پتلونیں اور کوٹ پہنے آزادی سے گھومتے ہیں لیکن میں نے ایم۔ اے۔ کے پہلے کبھی پتلون نہیں پہنی، ٹائی باندھنا ایم۔ اے۔ پاس کر کے سیکھا۔

1947-1946 کے دن سیاسی تحریکوں، آزادی کے نعروں اور جلسے جلوس سے گونج رہے تھے۔

www.urduchannel.in

ایک بار مولانا حفظ الرحمن مرحوم کسی جلسے میں تقریر کرنے کے لیے تشریف لائے۔ والد صاحب ان کے بالکل پاس ہی بیٹھے تھے۔ ان کے کہنے سے میں نے مولانا کو سلام کیا تو انھوں نے اس قدر خوب صورت، دل آویز مسکراہٹ سے جواب دیا کہ میرا دل پانی ہو گیا۔ مجھے معاً احساس ہوا کہ اگر میں نے کسی بڑے مسلم لیگی لیڈر کو سلام کیا ہوتا تو شاید وہ جواب دینا بھی گوارا نہ کرتا۔ میرا ننھیال پکا مسلم لیگی تھا۔ نانا مرحوم 1946 کے الیکشن میں مسلم لیگ کے ایم۔ ایل۔ اے بھی ہو گئے تھے۔ ان کے گھر میں بڑے بڑے لیڈروں کا آنا جانا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ 1947-1946 کے گرم رمضان میں ان لوگوں کا دن دہاڑے شربت پینا اور ہم لوگوں کا روزہ دار ہونا مجھے سخت برا لگتا تھا۔

انیس سو اڑتالیس، ونچاس میں نواں درجہ پاس کر کے میں اور گھر کے سب لوگ والد صاحب کے ساتھ گورکھ پور چلے آئے۔ یہاں کا ماحول اعظم گڈھ سے بہت بڑا تھا۔ اسکول کالج بڑے بڑے اور بہت سے تھے۔ چند مہینوں بعد مجھے احساس ہوا کہ میں خاصا مشہور اور جانا پہچانا شخص ہوں۔ اس وقت تک میں خود کو پورا مرد سمجھنے لگا تھا! تیرہ چودہ سال کی عمر مجھے بہت معلوم ہوتی تھی۔ مجھے یہ جان کر تعجب ہوا کہ لوگ مجھے ''کچھ'' سمجھتے ہیں ورنہ گھر میں تو ایک خاصا فضول اور سنکی ٹائپ کا لڑکا سمجھا جاتا تھا۔ اس وقت تک میری تحریری زندگی ایک ماہانہ قلمی رسالہ ''گلستاں'' نکالنے تک محدود تھی۔ ''گلستاں'' میں میرے اور میری ایک بڑی بہن زہرا کے ''افسانے، مضامین اور منظومات'' بڑے اہتمام سے شائع ہوتے تھے۔ میری بڑی بہن نے باقاعدہ تعلیم نہ پائی اور جلد شادی ہو جانے کی وجہ سے ان کی زندگی کا نقشہ ہی بدل گیا۔ ورنہ ان مین آج کی بہت سی مشہور لکھنے والیوں سے بہتر Sensibility اور اسلوب کا احساس تھا۔ اب وہ عرصے سے پاکستان میں ہیں اور ان کی صورت بھی میرے لیے خواب ہو گئی ہے۔ افسوس کہ وہ 2016 میں اللہ کو پیاری ہو گئیں۔

گورکھ پور پہنچ کر میری توجہ انگریزی کی طرف مائل ہوئی۔ یوں تو والد صاحب کی تربیت وتادیب کے باعث میں اپنی عمر وتعلیم کے لحاظ سے بہت اچھی انگریزی لکھتا اور بولتا تھا (انگریزی، اُردو، فارسی کے علاوہ میں بقیہ تمام چیزوں علی الخصوص حساب میں صفر تھا۔) لیکن انگریزی زبان وادب کے مطالعہ کا مجھ میں کوئی خاص ذوق نہ تھا۔ انگریزی کی سب سے پہلی قابل ذکر کتاب جو میں نے پڑھی وہ جین آسٹن کی ''Pride and Prejudice'' تھی۔ زبان کی لطافتوں اور نزاکتوں سے ناواقفیت کی بنا پر میں اس کے مزاح اور طنزیہ پہلوؤں سے ناآشنا رہا لیکن اُردو ناول نگاروں کی گرم اور حابس زبان کے مقابلے میں جین آسٹن کی ٹھنڈی اور چالاکی

سے بھر پور زبان مجھے بہت اچھی لگی۔ انھیں دنوں میں محمد حسن عسکری کی تحریروں سے واقف ہوا۔ جیمس جوائس وغیرہ پر ان کے مضامین پڑھ کر میرے ہاتھ کے طوطے اڑ گئے، مجھے احساس ہی نہیں تھا کہ عالمی ادب سے واقفیت کا یہ درجہ اور معیار بھی ممکن ہے۔ کلیم الدین احمد کی دو کتابیں ''اُردو تنقید'' اور ''اُردو شاعری'' بھی اسی زمانے میں پڑھیں۔ فراق صاحب، آل احمد سرور اور مجنوں گورکھ پوری کے مضامین میں بھی عالمی ادب کے جو حوالے اور جو وسیع فضا ملتی تھی وہ میرے لیے خاصی دل شکن تھی کیوں کہ میں ان کے سامنے خود کو بالکل جاہل اور کم عقل پاتا تھا۔ ہائی اسکول پاس کرنے کے بعد اردو، فارسی چھوٹ گئی تھی اس لیے بھی انگریزی کی طرف رجحان اور بڑھا۔ میرے دوستوں میں اظہار احمد عثمانی غیر معمولی صلاحیت اور بے پناہ مطالعے کا لڑکا تھا۔ آج کل وہ پاکستان میں کسی بڑے عہدے پر ہے۔ ہم دونوں میں ایک طرح کی رقابت رہا کرتی تھی کہ کون کتنا پڑھتا ہے۔ انٹرمیڈیٹ میں ہمارے انگریزی کے استاد غلام مصطفی خاں رشیدی ایک شیریں کلام، دلچسپ اور متحرک شخصیت کے مالک شاعر تھے۔ مجھے بعد میں محسوس ہوا کہ ان کا مطالعہ اس قدر ہمہ گیر نہ تھا جس قدر ہم لوگ تھے لیکن انگریزی اور اُردو ادب سے ان کی دلچسپی اصلی تھی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ ان میں یہ صلاحیت تھی کہ وہ اپنے شاگردوں میں ادب کا ذوق اور اس کے لیے Enthusiasm پیدا کرنا جانتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ برنارڈ شا کی موت پر انھوں نے کئی دن تک ہم لوگوں سے برنارڈ شا کے علاوہ کسی اور کی بات ہی نہیں کی۔ رشید صاحب بات بات پر گورکی، فلوبیئر، ماموپاساں، بالزاک، زولا، ڈکنس، ہارڈی، رسل، ہیگل وغیرہ کے حوالے دیتے تھے۔ نظریات کے اعتبار سے وہ ترقی پسند تھے لیکن وہ اچھے ادب کے قائل پہلے تھے، نظریے کے بعد میں۔ ہارڈی کے وہ پرستار تھے۔ انھیں کی دیکھا دیکھی میں نے ہارڈی کے ناول پڑھنا شروع کیے۔ ان دنوں میرے انگریزی مطالعے کی رفتار بہت تیز نہ تھی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ہارڈی کے باریک ٹائپ میں چھپے ہوئے چار چار پانچ پانچ سو صفحوں کے ناولوں کو دیکھ کر میرا دل بیٹھ جاتا تھا، لیکن میں ہمت کر کے شروع کرتا تھا اور جلد ہی یہ دعا کرنے لگتا تھا کہ خدا کرے یہ جلدی سے ختم نہ ہو۔ ایک طرف تو یہ تمنا تھی کہ میں انگریزی کے مطالعے کی رفتار بڑھاؤں اور زیادہ سے زیادہ صفحات ایک گھنٹے میں پڑھ ڈالوں تو دوسری طرف یہ خواہش کہ کاش یہ کتاب دیر میں ختم ہو۔ ہارڈی، ڈکنس اور فلوبیئر کے تمام ناولوں نے مجھے اس کش مکش میں مبتلا رکھا۔ بی۔ اے۔ پاس کرتے کرتے میں روسی ناول نگاروں خاص کر داستفسکی کا بھی دل دادہ ہو گیا تھا۔ اس میں اظہار عثمانی کا بھی دخل تھا کیوں کہ وہ لینن کی کتابیں پڑھ پڑھ کر کمیونسٹ اور روس پرست ہو چکا تھا۔ میں اپنے مذہبی پس منظر کی وجہ

www.urduchannel.in

سے کمیونسٹ طرز فکر کا بھی قائل نہ ہو سکا۔ کچھ دنوں جماعت اسلامی کی طرف ضرور میرا رجحان رہا لیکن میری باغیانہ طبیعت اور ادب کو ذریعہ اشتہار بنانے سے نفرت کی جبلت نے یہ کمزور رشتہ بھی زیادہ دن نہ قائم رہنے دیا۔

بی۔ اے۔ کا امتحان دے کر میں نے گرمی کی چھٹیوں میں شیکسپیئر پڑھنا شروع کیا۔ اب تک میں نے شیکسپیئر کے صرف دو ڈرامے پڑھے تھے۔ ''جولیس سیزر'' اور ''بارھویں رات''۔ گرمی کی تپتی ہوئی دوپہروں اور چاندنی چھٹکی ہوئی راتوں میں نے لالٹین کی روشنی میں اس عظیم الشان دنیا کا سفر کیا جو شیکسپیئر کے اوراق میں آباد ہے۔ مجھے محسوس ہوا کہ ادب اور زندگی کے بارے میں اب تک جو کچھ میں نے سوچا سمجھا تھا وہ بالکل سطحی، بے رنگ اور بانجھ تھا۔ شیکسپیئر نے مجھ کو اس طرح جکڑ لیا جس طرح کوئی خواب کسی ننھے بچے کو قابو میں کر لیتا ہے۔ ان دنوں سے لے کر آج تک شیکسپیئر اور میرے درمیان ایک ایسا ربط قائم ہے جس کا اظہار الفاظ میں نہیں ہو سکتا اور جو غالب کے علاوہ کسی اور شاعر کے ساتھ قائم نہیں ہو سکا ہے۔ ایم۔ اے۔ کرنے کے لیے میں الہ آباد آیا۔ یہاں پروفیسر ایس۔ سی۔ دیب (جو احتشام صاحب اور محمد حسن عسکری کے بھی محبوب استاد رہے ہیں) اپنی پوری شان و شوکت، رعونت اور تحکم کے ساتھ حکم راں تھے۔ دیب صاحب سے میں نے بہت کچھ سیکھا، علی الخصوص یونانی المیہ نگاروں کی عظمت و وقعت اور کولرج کی باریک بینیاں مجھ پر دیب صاحب کے ذریعہ منکشف ہوئیں۔ دیب صاحب پڑھاتے بہت کم تھے، اس معنی میں کہ وہ مربوط منظم، نکتہ نکتہ لکچر دینے کے قائل نہ تھے۔ وہ سارا وقت نئے سے نئے خیالات، نئی سے نئی اطلاعات، دور و نزدیک کے ادب میں ہو چکے یا واقع ہوتے ہوئے حالات پر تبصرہ کرتے رہتے۔ وہ شروع کرتے ڈکنس یا کولرج سے اور ختم کرتے دیوان جان صاحب یا حافظ پر۔ دیب صاحب کی تعلیم خاصی قدامت پرستانہ تھی لیکن وہ برانگیخت Provoke بہت کرتے تھے۔ اس وجہ سے ان کے کلاس میں ہر بار کوئی نہ کوئی ایسی بات سننے کو مل جاتی تھی جو بعد میں ایک پورے نظام فکر میں Develop ہو سکتی تھی۔ نظم معرا اور ڈراما، نثر اور تخلیقی نثر وغیرہ پر بہت سی باتیں جن سے میں نے بعد میں اپنی تنقید میں بہت کام لیا، میں نے دیب صاحب سے سنیں یا ان کے خیالات سے برآمد کیں۔ غالب کو بھی میں نے 1953 میں سنجیدگی سے پڑھا۔ ان کے اسرار مجھ پر ذرا دیر میں کھلے لیکن بالآخر میری نظر میں غالب اور شیکسپیئر کے علاوہ بہت کم رہا۔

بی۔ اے۔ کے زمانے میں مجھے فلسفہ اور نفسیات کا بھی شوق ہوا اگرچہ میں نے یہ مضامین کلاس میں

نہیں پڑھے (کلاس میں تو میں جغرافیہ اور اقتصادیات پڑھتا تھا) میں نے رسل کی ''مغربی فلسفے کی تاریخ'' بی۔اے۔کے دنوں میں پڑھی۔کانٹ، ہیگل اور افلاطون سے جو تھوڑی بہت واقفیت مجھے ہے وہ بیش تر انھیں دنوں کی مرہون منت ہے۔فرائڈ بھی میں نے بی۔اے۔کے زمانے میں ہی پڑھا۔جنسیات میں دل چسپی جو فرائڈ کی وجہ سے پیدا ہوئی اب تک باقی ہے۔میرے بارے میں کہا گیا ہے کہ میرا تنقیدی طریقہ کار منطقی اثبات پرستوں کا سا ہے۔بعض لوگوں نے مجھ میں اور رسل میں مشابہت بھی ڈھونڈی ہے۔ایمان کی بات یہ ہے کہ میں ان مشابہتوں سے بالکل بے خبر ہوں۔میں صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ جب میں نے تنقید پڑھنی شروع کی تو انگریزی اور اُردو کی بہت سی تنقید مجھے خاصی ناقص، تعمیم زدہ، غیر قطعی اور سطحی معلوم ہوئی۔مجھے کولرج، رچرڈس، اور ایک حد تک الیٹ، تنقید نگاروں کے بادشاہ نظر آئے۔میں نے یہ کوشش کی کہ ان کے طریق کار اور طرز استدلال کو اُردو میں اپناؤں۔بہت دنوں بعد حالی کی عظمت مجھ پر منکشف ہوئی۔میں نے دیکھا کہ ان کے یہاں بھی ادب کے بنیادی اصولوں سے گہری دل چسپی ہے۔مجھے یہ محسوس ہوا کہ اصل الاصول پر تنقید کے اعتبار سے حالی سے بڑا نقاد ہمارے یہاں نہیں ہوا اور ہم میں سے کوئی بھی ان کے اثر سے آزاد نہیں۔بہر حال اُردو تنقید میں بہت سے نظریات، بہت سے طریق کار جن کے بارے میں بلا کسی تعلق کے کہہ سکتا ہوں کہ میں نے عام کیے، اور جن کو شروع میں بہت شبہے کی نظر سے دیکھا گیا، میری نظر میں بالکل بنیادی، بلکہ مبادیاتی حیثیت رکھتے تھے اور انھیں واضح کر کے میں نے اپنی دانست میں کوئی بہت بڑا تیر نہیں مارا تھا۔دراصل کئی برس تک اُردو ادب سے تقریباً الگ رہنے کی وجہ سے مجھے بالکل احساس نہیں تھا کہ ادب کی جس خالص، ادبی حیثیت کی طرف میں لوگوں کو متوجہ کر رہا ہوں، لوگ اسے بالکل بھول چکے ہیں، اور ادب کو ادبی دستاویز سمجھ کر اس کی جس گہرے مطالعے کی میں دعوت دے رہا ہوں وہ تنقیدی نعروں اور سیاسی فارمولوں کی تنگ فضا میں دم توڑ چکا ہے۔

ترقی پسند ادیبوں کا مطالعہ میں نے یہ سمجھ کر کبھی نہیں کیا کہ ان کی تحریروں کے پیچھے کوئی ایسے مصالح یا نظریات بھی ہیں جن پر ضرب پڑے گی تو بہت سے لوگوں کو برا معلوم ہوگا۔میرا خیال تھا کہ ادب کے محل میں کئی گھر ہیں اور ہر گھر میں طرح طرح کے لوگ امن و آشتی سے رہتے ہیں۔یہ کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آپ کے گھر کی دیوار ذرا اونچی یا نیچی ہے۔ادب میں مصلحتوں، پارٹی بندی، دوست نوازی اور دشمن کشی کا کس قدر دور دورہ ہے، یہ مجھ پر اس وقت بھی واضح نہ ہوا جب میری تحریریں مختلف پرچوں سے واپس آئیں اور جب مدیران کرام نے مجھ کو جواب بھی لکھنا اپنی شان کے منافی سمجھا۔1955 کے آس پاس میں نے غالب پر چند

www.urduchannel.in

مضامین لکھے جن میں تقریباً ان تمام خیالات کا Nucleus موجود ہے جن کا اظہار 1969 اور 1970 میں کیا گیا ، لیکن میں انھیں کہیں بھی نہ چھپوا سکا۔ایک مقتدر رسالے نے ایک مضمون کوئی سال بھر بعد یہ کہہ کر واپس کیا کہ افسوس ہے اس کے لیے اب تک گنجائش نہ نکل سکی۔میں ہمیشہ یہ سمجھتا رہا کہ میری تحریریں ابھی بہت کمزور ہیں یا ان میں وہ باتیں ہیں جو دوسرے بھی کہہ چکے ہیں۔اس لیے یہ شائع نہیں ہوسکتیں۔سر برآوردہ پرچوں میں صرف ایک سلیمان اریب کے ''صبا'' نے مجھ پر دست توجہ رکھا۔کئی سال بعد یہ حقیقت مجھ پر منکشف ہوئی کہ میرے مضامین اور نظموں کے شائع نہ ہونے کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ ان میں کسی سیاسی یا ادبی گروپ کے نظریات کی تشہیر نہ تھی۔ایسے لوگوں کی تعریف نہ تھی جو مدیران محترم کے دوست ہوں۔ایسوں کی تنقیص نہ تھی جو ان کے دشمن ہوں۔جب ''شب خون'' میں میرے مضامین اور تبصرے چھپنا شروع ہوئے اور لوگوں نے داد دینا شروع کی تو میں سمجھا تھا کہ میری محنت ٹھکانے لگ رہی ہے لیکن بعد میں جب ایسے مضامین اور تبصرے چھپے جن میں بعض داد دینے والوں پر ضرب پڑتی تھی تو داد فریاد میں اور پھر لعن طعن میں بدل گئی۔میری یہ کمزوری کہ میں ہر شخص کو دوست سمجھتا ہوں تا وقتیکہ وہ دشمن نہ ثابت ہو جائے، اور اپنے مخالفوں کو بھی آزادی اظہار کا حق دیتا ہوں، میرے حق میں اس قدر زہریلی ثابت ہوئی کہ ان لوگوں نے جو میری تنقیدوں سے ناخوش ہوئے، یا جن کی توقعات مجھ سے پوری نہ ہوئیں۔مجھ پر دوست نوازی اور پارٹی بندی کا الزام آزادی سے رکھا اور اس کے لیے انھوں نے ''شب خون'' ہی کے صفحات کو استعمال کیا۔جب تک میری تنقید سے ان کی امیدیں وابستہ تھیں، میں تنقیدی جرأت کا جیتا جاگتا نمونہ تھا۔لیکن جب وہ مجھ سے مایوس ہوئے تو میں جاہل ہی نہیں، بد دیانت بھی ٹھہرا۔جہالت کا الزام مجھے منظور ہے لیکن میری بد دیانتی صرف اتنی ہے کہ میں نے ترقی پسند ادیبوں اور جدید ادیبوں اور قدیم ادیبوں پر جو بھی لکھا یا نہیں لکھا وہ صرف اپنے معتقدات اور نظریات کی روشنی میں، کسی کے کہنے سننے سے نہیں۔

میرے نظریات کو مہلک، ماخوذ، رجعت پرست، انتہائی غیر رسمی، انقلابی حد تک نئے، گم راہ کن، نئی روشنی سے بھرپور، سب کچھ کہا گیا ہے۔مجھے نہیں معلوم کہ مستقبل میرے بارے میں کیا فیصلہ کرے گا۔ماضی یہ ہے کہ میرا ایک مضمون سن کر سارے عہد کے سب سے بڑے ترقی پسند نقاد نے کہا کہ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ایک کھڑکی کھل گئی ہے اور تازہ ہوا کا جھونکا اندر آ گیا ہے۔حال یہ ہے کہ ایک صاحب نے، جو جدید نقاد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، مجھ کو لکھا کہ آپ کی تنقیدوں میں سب سے بڑی کمی یہ ہے کہ آپ غیر جانب دار نہیں ہیں اور

ایک ترقی پسند مدیر نے مجھے ادب کے یحییٰ خاں کا لقب عطا کیا ہے۔ (خدا کا شکر ہے کہ یہ خطاب آغا صاحب کے زوال سے پہلے بخشا گیا تھا۔ ممکن ہے مدیر موصوف کو القا ہوا ہو کہ آغا صاحب کا آفتاب لب بام ہے، اور اسی طرح فاروقی صاحب بھی دن ڈھلے چھپ جائیں گے) ایک پاکستانی معلم نے جو عرصہ سے نقاد بننے کی کوشش میں ہیں اور اس چکر میں اپنا نام بھی بدل چکے ہیں، مجھے جلد باز نقاد کہا ہے۔ میرا دل تو یہی چاہتا ہے کہ میں محمد حسن عسکری کی اس بات پر ایمان لے آؤں (یہ بات 1969 کی ہے) کہ اب لوگ تمہارے اور حالی کا نام ایک ساتھ لیتے ہیں لیکن میرا دماغ مجھے سمجھاتا رہتا ہے کہ میاں یہ سب وقتی باتیں ہیں کل کو نہ تم ہو گے نہ یہ ننھے منے ادیبوں کی رقابتیں اور رنجشیں، اور اپنی تعریف میں خود مضمون لکھ کر دوسروں کے نام سے چھپوانے کی کوششیں۔ اس وقت لوگ جسے یاد رکھیں گے، وہی نقاد ہوگا، وہی شاعر۔ تم کیا اور تمہاری چار دن کی زندگی کیا۔ اس رند درویش صفت نے کیا خوب کہا ہے:

ہر یک چندے یکے در آید کہ منم — بانعمت و باسیم و زر آید کہ منم
چوں کارک او نظام گیرد روزے — ناگہ اجل از کمیں بر آید کہ منم

اپنے ہم عصروں اور تقریباً ہم عمروں میں بھی مجھے وہی لوگ زیادہ اچھے لگے جن کے لیے ادب سازشوں کا کھیل نہیں، بلکہ زندگی سے بھی ماورا ایک حقیقت ہے۔ اگر یہ گروپ بندی ہے تو میں ایسے گروپ کا فرد ہونا خوش قسمتی سمجھتا ہوں۔

لیکن یہ حقیقت ہے کہ میرے گروپ میں صرف دو رکن ہیں۔ میں اور میری بیوی جمیلہ۔ جمیلہ سے شادی ہم دونوں کے لیے ایک ایسا سفر تھی جس کا انجام دوست دشمن کسی کی نظر میں بخیر نہ تھا۔ لیکن یہ بیل اس شان سے منڈھے چڑھی کہ ایک بابرگ وثمر درخت بن گئی۔ کوئی شبہ نہیں کہ میں نے اب تک جو کچھ بھی قابل ذکر کام کیا ہے، اس کی بنیادی وجہ یہ رہی ہے کہ میں نے خود کو ان کے سامنے ثابت کرنا چاہا ہے، یہ بتانا چاہا ہے کہ دیکھو مجھ میں فکر و اظہار کی کس قدر صلاحیتیں ہیں، تم نے مجھ سے شادی کر کے غلطی نہیں کی ہے۔ جمیلہ کو مجھ پر اعتماد نہ ہوتا تو میں بھی مقامی مشاعروں میں شرکت کر کے اگلے دن کے مقامی اخبار میں اپنا نام دیکھ کر خوش ہوتا اور اس کے تراشے حفاظت سے اپنی بیاض میں رکھ لیتا۔ جمیلہ کو اپنے گروپ میں شامل کر کے ہی میں بیدل کی زبان میں یہ کہہ سکا:

ہر طرف نظر کردیم ہم بہ خود سفر کردیم
اے محیط حیرانی ایں چہ بے کرانی ہاست

www.urduchannel.in

تو یہ ہے محمد خلیل الرحمن فاروقی کے سب سے بڑے بیٹے کا نامۂ اعمال۔ مجھ میں اس قدر تلخی تو شاید نہیں ہے جتنی اس مضمون سے ظاہر ہوتی ہے لیکن ہم عصر دنیا میں معنویت اور دیانت داری کے فقدان پر رنجیدگی ضرور ہے:

کس طرح خانۂ گردوں کی بنا ہو دلچسپ
معنی اس بیت کے ایک ہم ہیں سو آورد کے ساتھ
(سودا)

یہ مضمون والد ماجد کی زندگی میں لکھا گیا تھا۔ 13 فروری 1972 کی سہ پہر کو ظہر کی نماز پڑھ کر انھوں نے جان جاں آفریں کے سپرد کر دی۔ وہ آخیر وقت تک بالکل ہوش و حواس میں رہے۔

''غبار کارواں'' لکھنے کی فرمائش ادارہ ''آج کل'' کی طرف سے ایک عرصہ ہوا آئی تھی۔ شاید جون 1971 تھا۔ اگر میں اس سے پہلے ہی لکھ لیتا تو والد مرحوم اسے چھپا ہوا دیکھ لیتے۔ انھیں اس کا بہت اشتیاق تھا اور وہ اسے جلد لکھ ڈالنے کی ہدایت بھی مجھے کرتے رہتے تھے۔ یہ میری کم بختی تھی کہ میں ٹالتا رہا۔ آخر کار موت انھیں میرے ہی کاندھوں پر رکھوا کر اٹھا لے گئی۔ بس اتنی خوشی ہے کہ مدیر ''آج کل'' کو بھیجنے سے پہلے یہ مضمون میں نے انھیں دکھا دیا تھا۔ انھوں نے فرمایا کہ تم نے بہت ساری باتیں لکھ ڈالیں لیکن اپنی تاریخ پیدائش کہیں نہ لکھی، وہ بھی لکھ دیتے تو لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ تم نے نوعمری میں ہی اتنا کچھ کر ڈالا۔ میری عمر چھتیس سال ہے لیکن ان کی محبت بھری نگاہ مجھے نوعمر ہی سمجھتی تھی۔ اللہ ان کے درجات بلند کرے۔ ان کی اس واحد وصیت کی تعمیل عرض کر رہا ہوں کہ میں 30 ستمبر 1935 کو اس منحوس دنیا میں آیا تھا جواب ان سے خالی ہے:

پھیل اتنا پڑا ہے کیوں یاں تو
یار اگلے گئے کہاں ٹک سوچ

◆◆◆

میرا ماحول اور میرا تخلیقی سفر

شمس الرحمن فاروقی

میں الٰہ آباد میوزیم کا شکر گذار ہوں کہ مجھے ان کے قیمتی سلسلۂ مضامین میں شامل ہونے کا موقع مل رہا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ میرے دوست ستیہ پرکاش مشرا اب ہمارے درمیان نہیں ہیں۔ اس سلسلے میں شریک ہونے کی دعوت سب سے پہلے انھیں کی طرف سے آئی تھی لیکن میں بات کو ٹالتا رہا۔ ایک وجہ یہ تھی کہ مجھے اپنے بارے میں کچھ کہنے میں بہت تکلف ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ انسان یا مصنف کی حیثیت سے میرے تجربے کچھ ایسے نہیں ہیں کہ دنیا کو ان میں شریک کیا جائے۔ بہرحال، اس وقت جو بن پڑا وہ حاضر کر رہا ہوں۔

مدت ہوئی جب میں ایم۔اے۔ کا طالب علم تھا تو ہم لوگوں نے ایک فرانسیسی نقاد ایپولیت تین (Hippolyte Taine) کے بارے میں پڑھا کہ اس نے کسی ادیب کے کارنامے کو سمجھنے اور سمجھانے کے لیے تین چیزوں کا مطالعہ ضروری قرار دیا تھا:

نسل (The race)

ماحول (The milieu)

لمحہ (The moment)

اس زمانے میں الٰہ آباد یونیورسٹی کے شعبۂ انگریزی میں جو اصول نقد زیادہ اہم قرار دیا جاتا تھا اسے ''تاریخی''، یعنی Historical اصول کہہ سکتے ہیں، حالانکہ تاریخ اور سماجی حالات کو اہمیت دینے کے پیچھے مارکسی اصول کارفرما نہ تھا۔ زیادہ اہمیت اس بات کی تھی کہ ادب میں جو کچھ ہوتا ہے وہ کسی نہ کسی روپ میں تاریخ اور سماج کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے تین کے خیالات بھی ہمارے یہاں اہم قرار دیے جاتے تھے، حالانکہ یہ ضروری نہ تھا کہ ہم اس کے نکات کو پوری طرح صحیح قرار دیں۔ ضرورت بہرحال اس بات کی تھی کہ ہم یہ سمجھیں کہ پوری طرح نہ سہی، لیکن نسل اور ماحول کو بھی کسی نہ کسی حد تک تاریخ کا پابند کہا جا سکتا ہے۔ ''لمحہ'' یعنی Moment کی جو تعریف تین نے پیش کی تھی وہ نہ اس وقت میری سمجھ میں آئی اور نہ اب بھی سمجھ میں آسکی ہے۔ حالانکہ اب تین اور اس کے شاگرد معنوی سینت بو (Sainte Beuve) کے خیالات قابل توجہ نہیں سمجھے جاتے، میرے لیے جو بات اس وقت اہم تھی وہ یہ تھی کہ ہم نوجوان ہندوستانیوں کے لیے ''نسل'' سے زیادہ ''رنگ'' کے تصور میں معنویت اور قوت تھی کیونکہ ہم لوگوں نے انگریزی راج میں ''سفید قوم'' کے تصور کو پورے جبر کے ساتھ کارفرما دیکھا تھا۔

میرے لیے ''ہندوستانی'' اور ''انگریز'' کی تفریق رنگ کی بنیاد پر قائم تھی۔ میں مسلمان تھا لیکن اس سے بڑھ کر یہ کہ میں ہندوستانی تھا اور کالے رنگ کا تھا۔ ہم لوگ یہ سمجھتے تھے کہ ہندوستان میں ''نسل'' کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ ہم نو آبادیاتی نظام تلے دبے کچلے رہ چکے تھے، ہم دیکھتے تھے کہ ''سفید قوم'' کی اصطلاح میں ''سفید'' زیادہ اہم تھا۔ لہٰذا کم سے کم میری تو سمجھ میں ٹھیک سے نہ آیا کہ ''نسل'' کا مطالعہ کسی فن کار یا فن پارے کو سمجھنے سمجھانے میں کس طرح کارگر ہو سکتا تھا۔ ہٹلر یا اسٹالن چاہے کچھ کہیں، لیکن مجھے تو سفید قوم کے یہودی اور غیر یہودی میں کوئی فرق نظر نہ آتا تھا۔ بہت مدت کے بعد میں نے کہیں پڑھا کہ بیسویں صدی کے اوائل میں کئی مغربی مصنفوں کی نظر میں یہ حیرت کی بات تھی کہ مشہور ماہر نفسیات فرائڈ (Freud) اگرچہ یہودی تھا لیکن وہ سولھویں سترہویں صدی کے عیسائی مصوروں کی تصویروں کو پسند کرتا تھا۔ میرے لیے اس میں حیرت کی کوئی بات نہ تھی، کیونکہ میں مسلمان تھا لیکن اجنتا اور ایلورا کی تصویروں اور مجسموں کی میرے دل میں بہت قدر تھی۔

www.urduchannel.in

میں سوچتا تھا کہ بہر حال ''ماحول'' تو کچھ معنی رکھتا ہوگا؟ پھر بعد میں نے سینٹ بو کا قول پڑھا کہ کسی فنکار کی خارجی زندگی سے زیادہ اس کی داخلی زندگی کا مطالعہ ضروری ہے، وہ زندگی جس کے بارے میں کوئی کچھ نہیں جانتا۔ تو پھر اس داخلی زندگی کا مطالعہ شاید نفسیات کی روشنی میں ہوتا ہوگا؟ یا پھر فن کار کے خیالات اور اعمال جو ہمارے سامنے ہیں ان کے ذریعہ اس کی داخلی زندگی کا پتہ لگ سکتا ہوگا؟ لیکن ''ماحول'' سے کیا مراد ہے؟ میں متوسط طبقے کے ہندوستانی مسلمان گھرانے میں پیدا ہوا اور پلا بڑھا تھا۔ ظاہر ہے کہ میرا ماحول اوپری طبقے کے مسلمان گھرانوں جیسا نہ رہا ہوگا، اور اس سے زیادہ یہ کہ میرا ماحول ہندو گھرانوں جیسا تو نہ رہا ہوگا۔ پھر یہ بھی ہے کہ میں مشرقی یو۔ پی۔ کا تھا۔ ہندوستان میں ہزاروں نہیں تو سینکڑوں علاقے تھے جن کا انداز اور طور ایک دوسرے سے مختلف تھا۔ ان میں ہندو بھی رہتے تھے، مسلمان بھی، اور دوسرے مذہبوں کے لوگ بھی۔ شاید ''ماحول'' کا یہ تصور یورپ کے کسی چھوٹے ملک کے لیے کچھ حقیقت رکھتا ہو، لیکن ہندوستان جیسے بڑے اور رنگا رنگ ملک کے لیے تو یہ کچھ موہوم سی شے تھا۔

اس وقت تک میرے ذہن میں یہ بات نہ آئی تھی کہ انیسویں صدی کے کسی فرانسیسی مفکر اور نقاد کے بنائے ہوئے یا دریافت کئے ہوئے اصول ہندوستان کے لئے کچھ معنی رکھ بھی سکتے ہیں کہ نہیں، اور خاص کر ایسے زمانے کے نقاد کے خیالات ہمارے لیے کیوں بامعنی ہوں جب یورپ والے عام طور پر Race کے تصور سے یہ مراد لیتے تھے کہ افریقہ اور ایشیا کے لوگ یورپ کے لوگوں سے نسلاً اور عقلاً کمتر ہوتے ہیں۔ آج تو میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اپولیت تین صاحب کے اصول مجھے بالکل بے معنی معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن آج سے پچاس پچپن سال پہلے، جب میں ذہنی طور پر بالغ ہو رہا تھا، یورپی خیالات کی میرے نزدیک بہت اہمیت تھی۔ لہٰذا میں نے تین صاحب کی باتوں پر مزید غور کیا اور اپنے ماحول پر بھی گہری نظر ڈالی۔

مجھے اس بات میں کوئی شک نہ تھا کہ نسلاً میں فاروقی تھا، یعنی اسلام کے دوسرے خلیفہ امیر المومنین عمر بن خطاب کی اولاد تھا۔ اس طرح، اصل کے اعتبار سے میں عرب تھا۔ لیکن عربوں جیسی کوئی بات مجھے اپنے اندر نظر نہ آتی تھی، سوا اس کے کہ میں پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت تھا اور ہمارے پیغمبر عربی النسل تھے۔ یہ بات بھی میں سمجھتا تھا کہ میرے اجداد شاید عرب سے آئے ہوں لیکن اس بات میں کوئی شک نہ تھا کہ ہندوستانی طور طریقے میرے رگ و ریشے میں سمائے ہوئے تھے اور اچھا عرب ہونے سے زیادہ اچھا ہندوستانی ہونا میرے لئے زیادہ اہم تھا۔ ایسی صورت میں مجھے اپنی ''نسل'' کے بارے میں کیا معلوم ہوسکتا تھا؟ میری زبان

www.urduchannel.in

اردو تھی، میں تھوڑی بہت ہندی بھی جانتا تھا۔ لیکن میں خود کو انگریزی کا طالب علم سمجھتا تھا، اور اس کا تو مجھے یقین تھا کہ میں بہت اچھی انگریزی لکھتا بولتا ہوں اور اس وقت مجھے امید تھی، بلکہ میرا ارادہ تھا، کہ میں انگریزی میں تنقید لکھوں گا، نظمیں لکھوں گا، افسانے لکھوں گا۔

بہت دن بعد میں نے ٹیگور کا بیان پڑھا کہ ان کی شخصیت کی تعمیر میں تین عناصر نے حصہ لیا تھا: ہندو دھرم، انگریزی تہذیب، اور اسلام۔ اس وقت میں نے اپنے بارے میں سوچا کہ اس بات سے قطع نظر کہ ٹیگور بہت بڑے آدمی تھے اور میں ان کے سامنے کچھ بھی نہ تھا، لیکن یہی تین باتیں میری بھی شخصیت پر اثر انداز ہوئی تھیں۔ فرق صرف یہ تھا کہ میرے یہاں اسلام کا نمبر اول تھا، اگرچہ میں خود کو مذہبی آدمی نہیں سمجھتا۔ جہاں تک سوال ہندو دھرم کا ہے، تو میرے رسوم و رواج، طرز معاشرت، حتیٰ کہ اعتقادات پر بھی ہندو دھرم یا ہندو تصورات کا اثر واضح تھا۔ ایک چھوٹی سی مثال یہ ہے کہ گرمی کی چھٹیوں میں ہم اپنے گاؤں جاتے تو وہاں میرے ساتھی مجھے بتاتے کہ فلاں آم کے باغ میں، جو بہت گھنا ہونے کے باعث ''کالی باغ'' کہلاتا ہے، اس میں بہت سی چڑیلیں اور پریت رہتے ہیں۔ دن کے وقت اس باغ کے پاس سے نہ گذرنا چاہیے، اس کے اندر گھسنے کا کیا سوال؟ گاؤں میں ہمارے دادا کا گھر کئی قطعوں میں تھا اور ہر بیٹے کو ایک ایک قطعہ انھوں نے دے رکھا تھا۔ ہمارا گھر سب سے آخر میں پڑتا تھا اور ایک گڑھی کے کنارے تھا جس پر ایک عظیم الشان پیپل کا پیڑ سایہ کیے ہوئے تھا۔ میرے ساتھی مجھے بتاتے تھے کہ اس پیپل پر کئی برم رہتے ہیں جو موقع پا کر انسانوں کو پکڑ لیتے ہیں۔ گرمیوں کی سنسناتی راتوں میں پیپل کی ڈالیاں تیز ہوا سے ہلتیں تو مجھے لگتا کہ وہی برم لوگ پیپل کی ڈالیوں سے کود کود کر نیچے آ رہے ہیں۔ میں مسلمان تھا، مولوی گھرانے کی اولاد تھا، مجھے خوب معلوم تھا کہ اسلام میں بھوت، پریت، چڑیل، برم، بیتال، وغیرہ نہیں ہیں۔ لیکن پھر بھی مجھے ان سب چڑیلوں، بھوتوں، بدروحوں وغیرہ پر پورا یقین تھا جن کے بارے میں میرے ساتھی مجھے بتایا کرتے تھے کہ وہ میرے گھر کے پاس بھی، اور گاؤں میں بھی چاروں طرف موجود ہیں۔

آج وہ سارا گھر گر کر مٹی میں مل چکا ہے۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ وہ پیپل کا پیڑ اور وہ تالاب بھی باقی نہیں جس کے سائے میں اور جس کے کنارے میرا گھر مجھے اچھا بھی لگتا تھا اور غیر محفوظ بھی معلوم ہوتا تھا۔ اب خدا جانے وہ چڑیلیں، وہ پریت کہاں گئے، لیکن میں اتنا جانتا ہوں کہ آج بھی اگر وہ دیواریں دوبارہ اٹھا دی جائیں، وہ چھت دوبارہ اپنی چھاؤنی چھا لے اور میں دوبارہ وہاں گرمی یا سردی کی راتوں میں اکیلا پہنچ جاؤں تو

یقینی ہے کہ پیپل کے برم نہ سہی، اسی طرح کی کوئی اور مخلوق وہاں مجھے ضرور مل جائے گی۔

ہم لوگ مولوی ہیں، لیکن لڑکیوں کی شادی والے گھر میں نیوتا دے آتے ہیں، کھانا نہیں کھاتے۔ داماد کے یہاں مہمان ہونے کو اچھا نہیں سمجھتے۔ شادی اور موت دونوں کی بہت سی رسمیں ہم لوگوں نے ہندوؤں سے حاصل کی ہیں۔ میرے باپ کے یہاں تو نہیں، لیکن میری ماں کے گھرانے میں شادی بیاہ کے موقعے پر ہولی کھیلی جاتی تھی۔ دیوالی کے چراغ میں اپنے گھر میں جلاتا تھا تو والد صاحب خوش تو نہ ہوتے لیکن ناخوش بھی نہ ہوتے۔ میرے باپ کے گھر والے دیو بندی مولوی تھے لیکن ہندو رسم و رواج کے بارے میں میرے باپ کو جتنا معلوم تھا اتنا میرے بہت سے ہندو ساتھیوں کو بھی نہیں معلوم تھا۔

ایسی کتنی ہی باتیں ہیں جن کو میں اپنے اسلام میں شامل سمجھتا ہوں۔ تو اگر بقول جناب ایپولیت تین، میری کوئی ''نسل'' ہے بھی اور وہ ''مسلم'' یا ''عرب'' نسل ہے، تو وہ میرے ہندوستانی عقائد اور محسوسات کے رنگوں میں رنگی ہوئی ہے۔ ہندوستان کے بغیر اور ہندوستان کے باہر میرا کوئی وجود نہیں۔ جیسا کہ میں نے ابھی کہا، میرے باپ کے گھر والے دیو بندی عقیدے کے مولوی تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ہم لوگ اپنے گاؤں کوریا پار ضلع اعظم گڈھ [اب ضلع مئو] میں فیروز تغلق کے وقت سے آباد تھے۔ یہ محض افسانہ سہی، لیکن اتنا تو یقینی تھا کہ کسی کو بھی یاد نہ تھا کہ ہم لوگ اس گاؤں میں کب سے آباد تھے اور یہی لگتا تھا کہ ہم دنیا شروع ہونے کے وقت ہی سے یہاں رہ رہے ہیں۔ میرے گھر والے معمول حیثیت کے کھاتے پیتے زمیندار اور سرکاری ملازم تھے۔ کہا جاتا تھا کہ میرے اجداد کو شرقی بادشاہوں کے دربار میں اچھی حیثیت حاصل تھی۔ ہوگا۔ لیکن میں اتنا جانتا ہوں کہ میرے باپ دادا اور ان کی اولادیں اپنی خوبصورتی، پیدائشی اکڑ، اچھے چال چلن، اور مذہب کی سخت پابندی کے لیے دور دور تک جانے جاتے تھے۔ دنیاوی اعتبار سے یہ لوگ بڑے لوگ نہ تھے، لیکن مجھے نہیں یاد آتا کہ میں نے انھیں کبھی کسی سے دبتے ہوئے دیکھا ہو۔ میرے ایک چچا زاد بھائی قیسی الفاروقی شاعر اور افسانہ نگار تھے، اچھے کھلاڑی بھی تھے۔ نوکری کے اعتبار سے وہ تحصیلدار تھے۔ ان کا عہدہ کوئی بڑا عہدہ نہ تھا، لیکن ان کی شان سب بڑے آدمیوں جیسی تھی۔ ایک بار میرے ایک اور بھائی نے کسی بات کے بارے میں پوچھا کہ آپ نے فلاں صاحب سے بھی پوچھ لیا ہے کہ نہیں؟ تو انھوں نے جواب دیا:

''پوچھتے تو ہم کلکٹر سے بھی نہیں۔ صرف کہہ دیتے ہیں۔''

یہ جملہ مجھے آج تک نہیں بھولا، اور آج تک مجھے یہ تمنا رہ گئی کہ میں بھی ان کی طرح اکڑ باز بن

www.urduchannel.in

سکوں۔ اس واقعے کے بہت دن بعد میں لکھنؤ پی۔ ایم۔ جی۔ کے دفتر میں کسی عہدے پر تھا۔ ہمارے پی۔ ایم۔ جی ایک نہایت خوشدل لیکن ذرا جلد جلد بولنے والے مدراسی تھے۔ ایک بار وہ کہیں لکھنؤ سے باہر تھے تو انھوں نے اپنے پی۔ اے۔ سے کہا کہ فاروقی سے بات کراؤ۔ چونکہ وہ بہت جلد جلد بولتے تھے، اس لیے ان کا پی۔ اے کچھ کا کچھ سمجھا اور اس نے کسی اور ہی شخص کو فون پر لا کر لائن پی۔ ایم۔ جی۔ کو دے دی۔ تھوڑی دیر تک تو وہ اس سے بات کرتے رہے، گفتگو انگریزی میں ہو رہی تھی، اچانک وہ بولے:

''اجی، کیا تم فاروقی ہو؟''

''جی نہیں سر۔ سر میں فلاں ہوں۔'' دوسری طرف سے جواب آیا۔

''ہاں۔ جبھی تو میں کہوں کہ تم فاروقی تو ہو نہیں سکتے، بار بار سر، سر، کہہ رہے ہو۔'' پی۔ ایم۔ جی۔ نے کچھ ہنس کر کہا اور فون رکھ دیا۔

یہ واقعہ مجھے خود اس شخص نے سنایا جس کے ساتھ یہ پیش آیا تھا۔ تب مجھے معلوم ہوا کہ مجھ میں اپنے بھائی صاحب جیسی اکڑ تو نہیں، لیکن اندر سے کچھ حفظ نفس ضرور ہے جس کا مجھے احساس بھی نہیں۔ یہ میں نے اپنے باپ سے تو سیکھی نہ ہوگی، کیونکہ خاندانی شرافت پر تھوڑے سے گھمنڈ کے سوا ان میں کچھ غرور نہ تھا۔ لیکن وہ خود آگاہ ضرور تھے۔ وہ انگریزی اچھی لکھتے تھے، اس کا انھیں پورا احساس تھا۔ ان کی لکھائی اردو، ہندی، انگریزی، تینوں زبانوں کی بہت خوبصورت تھی۔ انھیں اس کا بھی احساس تھا۔ انھیں اچھے کپڑوں کا شوق تھا اور کپڑے ان پر اچھے بھی لگتے تھے۔ وہ بھی اس بات کو جانتے تھے۔ لیکن وہ فضول خرچ نہ تھے اور اپنے شوق پر اپنے بچوں کی ضرورت کو قربان کبھی نہ کرتے تھے۔ پیسہ انھوں نے کبھی جمع نہ کیا۔ مجھے اس بات کا افسوس ہمیشہ رہا کہ میں نے غلط سمجھ لیا تھا کہ آخری زمانے میں وہ کچھ متمول ہو گئے تھے۔ وہ ہمیشہ تنگ دست رہے، لیکن رہتے اتنے ٹھاٹ باٹ سے تھے کہ کسی کو خیال بھی نہ آتا تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے۔ ہم لوگوں کی بولی میں کہا جائے تو یہ کہیں گے کہ ان کے پیسے میں برکت بہت تھی۔

میرے والد کے خاندان کے برعکس میری ماں کا گھرانہ دولت مند تھا۔ میری ماں کے باپ، دادا، پردادا، اور ان سے بھی اوپر کی پیڑھیاں بہت خوش حال اور بہت ذی علم تھیں۔ مذہب کا زور وہاں بھی تھا، لیکن میرے باپ دادا کے گھر کی طرح سختی وہاں نہ تھی، اور بہت ساری مذہبی اور غیر مذہبی رسمیں، مثلاً میلاد شریف، گیارہویں کی نیاز، رجب کے کونڈے، محرم کا کھچڑا اور سبیل اور دھنیے کے بٹوے اور شربت، ہولی دیوالی کی

خوشیاں، دسہرے اور دوسرے میلوں کی سیر، یہ سب بھی وہاں بہت تھا۔ یہ چیزیں میرے دادا کے گھر میں بالکل نہ تھیں۔ نانا کے یہاں لڑکوں پر نماز روزے کی اس قدر سختی نہ تھی جتنی میرے باپ کے یہاں تھی۔ مجموعی طور پر یہاں کا ماحول مجھے باپ کے گھر سے زیادہ خوشگوار لگتا تھا۔ پڑھنے پڑھانے کا چلن یہاں بھی بہت تھا۔لیکن میرے نانا کے چھوٹے بھائیوں اور رشتے داروں کی اولادوں میں پڑھنے کا وہ ذوق نہ تھا جو میرے نانا کے اپنے گھر میں تھا۔

اب میں سوچتا ہوں تو تھوڑی بہت آزاد خیالی، دوسرے لوگوں کے رسم ورواج سے واقفیت، صوفی طریقوں سے تھوڑی بہت جان پہچان، یہ مجھے نانا کے گھر سے ملی اور ایمان داری، بزرگوں کا احترام، انگریزی کا شوق، دنیا میں کچھ کر دکھانے کی لگن، یہ مجھے اپنے باپ کے گھر سے ملی۔ اردو فارسی عربی کا ذوق دونوں گھرانوں میں تھا،لیکن شعر وشاعری کا کچھ ایسا چرچا نہ تھا جس سے مجھے ترغیب ملتی۔ میرے نانا کے باپ اور دادا اردو فارسی کے اچھے شاعر تھے۔ نانا کے باپ نے کئی کتابیں بھی لکھیں۔ ان کے دادا اپنے وقت کے مشہور عالم اور فارسی کے شاعر، شیخ علی حزیں کے دوستوں میں تھے۔ اس خاندان کی ایک دوسری شاخ میں میرے پر نانا سے بھی زیادہ بڑے عالم اور فارسی اردو عربی کے شاعر پیدا ہوئے تھےلیکن افسوس کہ اپنے لڑکپن میں میں انھیں نہ جان سکا۔ میرے دادا کبھی کبھی شعر کہہ لیتے تھے۔ میرے ایک بڑے باپ مولوی عبدالرحمٰن زاہد اچھے شاعر تھےلیکن چھپنے چھپانے یا مشاعروں کی شرکت سے بے نیاز تھے۔ اپنے چچازاد بھائی قیسی الفاروقی کا ذکر میں کر چکا ہوں۔ وہ بہت مشہور تو کبھی نہ ہوئےلیکن ''بیسویں صدی'' اور ''افکار'' وغیرہ میں شائع بہت ہوتے تھے۔

مجموعی حیثیت سے میرے دونوں گھروں میں شاعر ہونا کوئی بڑی بات نہ سمجھی جاتی تھی۔ ہاں امتحان میں بہت اچھے نمبر لانا، سرکاری نوکری کا امتحان پاس کرنا، ایمان دار اور شریف ہونا، یہ سب بڑی باتیں تھیں۔ اور یہ تو سوچنا ہی غیر ممکن تھا کہ گھرانے کا کوئی بچہ صرف تصنیف وتالیف کا پیشہ اختیار کرے۔ لہٰذا میرے گردوپیش میں ایسا کچھ ماحول نہ تھا جس میں شعروادب کا ذوق آزادی سے پروان چڑھ سکے۔ خیر، یہ بات تو میرے خیال میں بھی نہ تھی کہ میں کل وقتی شاعر یا افسانہ نگار بنوں گا۔لیکن میں جن لوگوں کی تحریروں سے مرعوب تھا، مثلاً پریم چند یا اقبال، وہ بہرحال کل وقتی ہی مصنف تھے۔

انگریزی سے شغف میرے باپ نے مجھ میں پیدا کیا تھا۔ اس کے بعد ان کی نظر میں اردو کی اہمیت تھی، لیکن انگریزی کے بہت پیچھے۔ کورس کے باہر کی کتابیں پڑھنے کا شوق مجھے ہمیشہ شروع سے تھا۔ میرے

www.urduchannel.in

باپ نے شروع میں اس شوق کو بڑھنے اور پھیلنے دیا لیکن بعد میں وہ میرے اس شوق سے کچھ تنگ آ گئے تھے کیونکہ میں کورس کی کتابیں کم پڑھتا تھا اور انگریزی اردو کے علاوہ ہر چیز میں میرے نمبر بہت معمولی آتے تھے۔ سائنس اور ریاضی میں مجھے ہمیشہ بہت کم نمبر ملتے تھے، یہاں تک کہ ایک بار مجھے ریاضی میں صفر ملے تو میں تہیہ کر لیا کہ والد صاحب کچھ بھی کہیں لیکن میں یہ سائنس وائنس نہ پڑھوں گا۔ والد صاحب بھی مان گئے۔ (اس زمانے میں ایک بات یہ بھی کہی جاتی تھی کہ مسلمانوں کا دماغ حساب میں نہیں چلتا۔) سائنس اور ریاضی تو چھوٹ گئےلیکن بعد میں مجھے ایسے مضامین انٹر اور بی۔اے۔ میں پڑھنے پڑے جن سے مجھے نفرت کی حد تک عدم دلچسپی تھی۔

اردو اور انگریزی کے بعد جو چیز مجھے اچھی لگتی تھی وہ فارسی تھی۔ شروع شروع میں فارسی مجھے بہت مشکل لگتی تھی لیکن ایک دو مہینے بعد مجھے ایسا لگا جیسے میرے دماغ کا دروازہ کھل گیا ہے اور فارسی میرے دماغ میں کسی دوست کی طرح داخل ہو رہی ہے۔لیکن ہائی اسکول کے بعد مجھے اردو اور فارسی دونوں چھوڑنی پڑیں۔ صرف انگریزی میری دوست رہ گئی۔ اس کے بعد اردو فارسی میں نے جتنی پڑھی اپنے شوق سے پڑھی۔ میرے باپ نے مجھے انگریزی پڑھنے لکھنے پر کبھی نہ ٹوکا، لیکن انھیں یہ خیال شاید کبھی نہ آیا کہ صاحب زادے کو ایک وقت میں انگریزی کا بھی مصنف اور شاعر بننے کا شوق پیدا ہو جائے گا۔

اس طرح دیکھیں تو میرے گردوپیش میں ایسی کوئی بات نہ تھی جو مجھے نقاد یا افسانہ نگار یا شاعر بننے کی طرف مائل کرتی۔ اور میری تعلیم میں اس وقت انگریزی جتنی تھی وہ بالکل کتابی اور طالب علمانہ تھی۔ یعنی میں انگریزی کا بچہ طالب علم تھا۔ البتہ اردو کے بارے میں مجھے کچھ احساس تھا کہ میں اچھی بری تحریر میں کچھ تمیز کر سکتا ہوں اور خود بھی کچھ لکھ سکتا ہوں۔ مجھے ایسا کوئی وقت یا اپنی زندگی کا کوئی ایسا زمانہ نہیں یاد جب میں نے فیصلہ کیا ہو کہ میں اردو کا ادیب بنوں گا۔ مجھے یہ بات بس بالکل فطری لگتی تھی کہ کوئی شخص لکھنے پڑھنے کا کام کرے۔ میرا خیال ہے کہ میرے والد کو زیادہ خوشی اس بات سے ہوتی کہ میں نماز پابندی سے پڑھنے لگتا اور صبح بہت سویرے اٹھ جاتا۔ اس کے بعد اس بات سے انھیں خوشی ہوتی کہ میں سالانہ امتحان میں اول نہیں تو اول تین چار لڑکوں میں ضرور ہوتا۔ مجھے شرمندگی ہے کہ میں انھیں ایسی خوشیوں کا کوئی موقع نہ فراہم کر سکا۔لیکن یہ ضرور ہے کہ اگر انھیں خبر لگتی کہ میں بڑا ہو کر اردو کا شاعر وغیرہ بننا چاہتا ہوں تو وہ بے حد خفا اور رنجیدہ ہوتے۔ میں خوش ہوں کہ میں نے انھیں اس بات پر کبھی خفا یا رنجیدہ نہ کیا۔

یہ صحیح ہے کہ میں نے آٹھ نو برس کی عمر میں ایک گھریلو رسالہ ''گلستان'' نام کا نکالنا شروع کر دیا تھا۔ جیسا کہ میں پہلے کہیں لکھ چکا ہوں، چھوٹی تقطیع کے بیس بائیس صفحات کا یہ رسالہ پورے کا پورا میں ہاتھ سے لکھتا تھا۔ کاغذ بھی پرانی کاپیوں سے نکال کر ٹیڑھا میڑھا کاٹ کر چھوٹا بنا لیا کرتا۔ کہنے کو میرا رسالہ ماہنامہ تھا لیکن اسے ہر مہینے نکالنا مجھے کبھی نصیب نہ ہو سکا۔ یہ رسالہ میں نے کوئی پانچ چھ سال یوں ہی نکالا۔ والد صاحب کو یہ بات معلوم تھی، لیکن وہ اسے لڑکپن کا کھیل سمجھتے ہوں گے لہٰذا انھوں نے مجھ سے کبھی باز پرس نہ کی۔ رسالے میں میری بڑی بہن زہرا کے افسانے، میرے افسانے اور مضامین اور نظمیں ہوتی تھیں۔ کبھی کبھی حالات حاضرہ سے متعلق کوئی تصویر، کارٹون، یا اخبار کا تراشہ بھی ہوتا تھا۔ رسالے کا ایک ورق بھی اب محفوظ نہیں، بلکہ اس وقت بھی اسے سینت کر رکھنے کا کوئی اہتمام میں نہ کرتا تھا۔

میں نے پہلا شعر سات یا آٹھ سال کی عمر میں کہا۔ دوسرا مصرع یاد نہیں، شاید اس لئے کہ وہ بالکل ناموزوں رہا ہوگا۔ پہلا مصرع گویا میرے درد بھرے دل کی داستان کا ایک باب تھا:

معلوم کیا کسی کو مرا حال زار ہے

یہ مصرع، یا پورا شعر، میں نے کسی دوست کو سنایا ہو تو سنایا ہو، گھر میں کسی کو سنانے یا دکھانے کی ہمت نہ تھی۔ بعد میں بھی بہت کچھ لکھا ہوگا، لیکن اکا دکا مصرعوں کے سوا کچھ یاد نہیں۔ پھر جہاں تک مجھے یاد آتا ہے میں نے مدتوں شعر نہ کہا اور افسانے لکھتا رہا۔ میں نے نواں درجہ پاس کیا تھا کہ والد صاحب کا تبادلہ اعظم گڈھ سے گورکھپور ہو گیا۔ وہاں مجھے کچھ زیادہ بڑی دنیا ملی۔ کچھ دن انجمن ترقی پسند مصنفین کے جلسوں میں شریک ہوا۔ ایک افسانہ بھی سنایا جس پر نہ کوئی تعریف ہوئی نہ اعتراض، گویا لوگوں نے رحم کھا کر چھوڑ دیا۔ کچھ دن بعد میں نے انجمن کے جلسوں میں جانا چھوڑ دیا لیکن ترقی پسند ادب سے دلچسپی پہلے جیسی رہی۔ یوں بھی، پڑھنے کے معاملے میں مجھے کوئی تکلف نہ تھا۔ جو بھی مل جائے، یہاں تک کہ راستے میں پڑا ہوا پرانا اخبار بھی، اسے پڑھتا یا کم سے کم سرسری دیکھتا ضرور تھا۔

اس وقت مجھے یہ دھن تھی کہ میں سارے علم کو اپنا میدان بنا لوں۔ لیکن ظاہر ہے کہ ''سارے علم'' میں سائنس اور اس کے متعلقات شامل نہ تھے۔ ہاں، فلسفہ وغیرہ جو جیسا ملا، اسے پڑھنے کی کوشش کی۔ ایک مضمون کا بڑا حصہ میں نے انگریزی سے ترجمہ بھی کیا جس کے مصنف کوئی پروفیسر جان میک مرے تھے اور ان کے مضمون کا عنوان تھا: Dialectical Materialism as Philosophy۔ مجھے یاد نہیں کہ وہ ترجمہ

www.urduchannel.in

میں نے کہیں چھپوایا ہو۔ اس زمانے میں شیر محمد اختر لاہور سے ایک رسالہ ''نفسیات'' نکالتے تھے۔ میرے بھائی قیسی الفاروقی اسے پابندی سے پڑھتے تھے اور شاید اس میں لکھتے بھی تھے۔ ان کے طفیل مجھے بھی وہ رسالہ پڑھنے کو ملنے لگا۔ اس طرح نفسیات سے تھوڑی بہت دلچسپی میں نے پیدا کی جو بہت عرصے تک قائم رہی۔

آج سے پچپن ساٹھ برس پہلے گورکھپور میں بعض نوجوان جماعت اسلامی کو کمیونزم کا جواب قرار دے کر اسلام اور اسلامیات کے بارے میں پر جوش گفتگو کرتے تھے۔ میں بھی ان میں اٹھنے بیٹھنے لگا اور کوشش کرنے لگا کہ اپنی افسانہ نگاری کو اسلام کے رنگ میں ڈھالوں۔ میری عمر یہی کوئی چودہ پندرہ سال کی ہوگی، میں انٹر کے پہلے سال میں پڑھتا تھا جب میں نے اپنا پہلا ناول بلکہ ناولیٹ لکھا۔ ان دنوں میرٹھ سے ایک رسالہ ''معیار''، ہم لوگوں میں بہت مقبول تھا کیونکہ اس میں اسلامی رنگ کے ساتھ عالمی ادبی رنگ بھی تھا۔ مجھے یاد ہے کہ کئی سال بعد اس کا ایک خاص نمبر المیہ یا Tragedy کے بارے میں تھا جو ظاہر ہے کہ ''اسلامی ادب'' سے بہت دور کی شے ہے۔ بہرحال وہ ناولیٹ چار قسطوں میں ماہنامہ ''معیار'' میں چھپ گیا۔ میرے پاس نہ اس کا مسودہ ہے اور نہ ''معیار'' کے وہ شمارے جس میں وہ شائع ہوا تھا۔ اچھا ہی ہے، کیوں کہ اس میں جرم، گناہ، زندگی، دیہات وغیرہ کے بارے میں بچکانہ باتوں کے علاوہ کچھ نہ تھا۔

تھوڑے عرصے بعد جماعت اسلامی کی ادبی شاخ سے میرا ساتھ ٹوٹ گیا۔ تحریک سے تو میرا کوئی تعلق پہلے بھی نہ تھا۔ تھوڑی بہت مذہبیت جو ان دنوں مجھ میں آ گئی تھی، اس کا بھی رنگ ہلکا ہونے لگا۔ لیکن میرے لیے یہ بات ذرا تعجب کی تھی کہ میرے بزرگ جو سب کے سب بہت مذہبی تھے، جماعت اسلامی کے بارے میں اچھے خیالات نہ رکھتے تھے۔ یقیناً ان معاملات میں ان کی سمجھ بوجھ مجھ سے بہت بہتر تھی۔ جیسا کہ میں نے اوپر لکھا ہے، میرے باپ کا سارا گھرانہ دیوبندی تھا۔ میں نے ان کو ہمیشہ نہایت منکسر المزاج اور حلیم پایا۔ آج مجھے دیکھ کر ہنسی آتی ہے اور تعجب بھی ہوتا ہے کہ ہر قسم کی انتہا پسندی کو دیوبند سے جوڑا جا رہا ہے۔ مجھ میں تھوڑا بہت مذہب جو باقی ہے وہ دیوبندی ہی رنگ کا ہے اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ملک کی آزادی کے لیے لڑنے والے اور ہر طرح کی قربانی بے دریغ پیش کرنے والے علما زیادہ تر دیوبند کے تھے۔ اب کیا تبدیلی آ گئی ہے میں نہیں کہہ سکتا۔

انٹرمیڈیٹ اور بی۔اے۔ میں انگریزی کے سوا مجھے سب مضمون ناپسند تھے۔ میں نے یہ چار برس زیادہ تر انگریزی ناول پڑھنے، جدید انگریزی شاعری اور اس کے بارے میں کتابیں پڑھنے، اور اپنی سمجھ کی حد

تک فلسفہ اور نفسیات پڑھنے میں گذارے۔ ٹامس ہارڈی کے ناولوں کو میں نے جی جان سے پڑھا۔ پھر اس کے بارے میں کتابیں بھی پڑھیں۔ اس زمانے میں مجھے ٹامس ہارڈی سے بڑا ناول نگار کوئی نظر نہ آتا تھا۔ اکا دکا کو چھوڑ کر مشہور روسی ناول میں نے بی۔اے۔ کے بعد پڑھے۔ کچھ فرانسیسی ناول نگاروں مثلاً وکٹر ہیوگو، ایمیل زولا، اور بعض جدید لکھنے والوں مثلاً آندرے ژید کو میں نے پڑھا ضرور، لیکن ہارڈی کا ہم پلہ مجھے کوئی نظر نہ آتا تھا۔ پھر بھی، میں نہیں کہہ سکتا کہ ہارڈی سے یہ شغف جو ایم۔اے۔ تک قائم رہا، میری تحریروں یا خیالات پر کچھ اثر انداز ہوا ہو۔ بلکہ ہارڈی کی شاعری جو میں نے بعد میں پڑھی، اس سے میں نے زبان کو برتنے کے کچھ طریقے ضرور سیکھے۔

بی۔اے۔ کے امتحان کے بعد میں نے ساری گرمی کی چھٹیاں شیکسپیئر کے ڈرامے پڑھنے میں گذاریں۔ ممکن ہے کہ ہارڈی کے سحر سے نکلنے میں شیکسپیئر کا بھی دخل ہو۔ لطف کی بات یہ ہے کہ شیکسپیئر کو دل و جان سے چاہنے اور بعد میں انگریزی اور مغربی ڈراما کثرت سے پڑھنے کے باوجود میں نے ایک بھی ڈراما نہ لکھا۔ افسانہ نگاری اور ناول نگاری کا میرا ذوق بہر حال برقرار رہا۔

انگریزی سے ایم۔اے۔ کرنے کا شوق مجھے الہ آباد لے آیا۔ یہاں کی دنیا گورکھ پور سے بہت مختلف اور بہت بڑی تھی۔ قدم قدم پر بڑے ناموں سے واسطہ پڑتا تھا۔ لیکن میں شعبۂ انگریزی سے بہت دور نہ جا سکا۔ الہ آباد کے زمانے میں میرا لکھنا برائے نام رہ گیا تھا۔ میں نے اپنے ایک اردو افسانے کا انگریزی ترجمہ کر کے اپنے استاد کے۔ کے۔ مہروترا صاحب کو دکھایا تو انھوں نے کہا کہ یہ مجھے دے دو، میں اسے یونیورسٹی میگزین میں چھاپوں گا۔ اردو افسانے کی بہت تعریف ہوئی تھی، اب انگریزی افسانہ بھی بہت پسند کیا گیا۔ اس وقت انگریزی نہ اردو، اس کی کوئی نقل میرے پاس نہیں۔ اپنی تحریریں، خواہ مطبوعہ خواہ غیر مطبوعہ، محفوظ کرنے کا مجھے کبھی کوئی شوق نہ رہا۔ اس کی وجہ شاید یہ ہو کہ میں سوچتا تھا، اس تحریر کی کیا حقیقت ہے، ابھی میں اس سے بھی اچھا لکھوں گا۔ اور اب یہ حال ہے کہ مجھے یاد بھی نہیں رہتا کہ میں نے گذشتہ مہینوں یا سال میں کیا کیا لکھا ہے۔ بہر حال، یہ بات یوں ہی بیچ میں آ گئی۔ کہنے کی بات یہ ہے کہ یونیورسٹی کے آخری دنوں مجھے کچھ یہ بھی خبط پیدا ہوا تھا کہ میں انگریزی پڑھاؤں گا اور انگریزی لکھوں گا۔ یہ دونوں خبط پورے نہ ہوئے۔ شاید اچھا ہی ہوا۔ بعد میں انگریزی میں بہت کچھ لکھا، اب بھی لکھتا رہتا ہوں، لیکن وہ سب اردو فارسی کے بارے میں ہے۔ انگریزی کا مصنف بننے یا شاعر بننے کا منصوبہ اپنے آپ ہی میرے حافظے سے اتر گیا، یا اپنی موت آپ مر

www.urduchannel.in

گیا۔

میں نے 1955 میں ایم۔اے۔ پاس کیا اور کچھ دن تک کوشش کرتا رہا کہ یونیورسٹی میں ڈی۔فل (الہ آباد یونیورسٹی میں پی۔ایچ۔ڈی۔ کو ڈی۔فل کہتے ہیں) میں داخلہ مل جائے، یا یونیورسٹی میں نہیں تو الہ آباد کے کسی کالج میں کام مل جائے۔ یہ دونوں خبط بھی پورے نہ ہوئے۔ میں شہر چھوڑ کر چلا گیا، اور اس خیال میں تھا کہ اب یہاں آنا کبھی نہ ہوگا۔ لیکن یہ خیال بھی غلط نکلا۔ الہ آباد چھوڑ کر میں نے شاعری تھوڑی بہت کی، افسانہ نگاری بالکل ترک کر دی اور تنقید لکھنے میں دل لگانے لگا۔ مجھے محسوس ہوتا تھا کہ محمد حسن عسکری کے علاوہ اردو کے نقادوں نے بنیادی مسائل پر توجہ بہت کم کی ہے۔ میرا خیال تھا کہ ادب کے بارے میں بنیادی سوالات اٹھانا اور منطقی ربط کے ساتھ ان کا جواب دینا نقاد کا پہلا کام ہونا چاہیئے۔ الہ آباد یونیورسٹی میں پڑھنے اور اس زمانے میں ترقی پسند ادب کی توقیر کے باوجود مجھے ادب کے بارے میں یہ غلط فہمی نہ تھی کہ اس کا کوئی سماجی یا سیاسی مقصد بھی ہوتا ہے یا ہونا چاہیے۔ میں نے فیصلہ کیا کہ میں ادب کے بارے میں بنیادی باتوں پر لکھنے سے سروکار رکھوں گا، اور کسی فنکار یا فن پارے میں لکھوں گا تو وہی باتیں کہوں گا جنھیں میں ثابت کر سکوں۔ یعنی میری تنقید صرف اظہار رائے نہ ہوگی، منطقی فیصلے کرے گی۔ چند ہی دنوں میں تنقید کی دلکشی نے مجھے اس طرح گرفتار کر لیا کہ میں نے افسانہ نگاری تو بالکل ہی چھوڑ دی، اور شاعری بہت کم کر دی۔

ایسا نہیں ہے کہ اردو میں نقاد، شاعر، افسانہ نگار، یا کسی بھی طرح کے مصنف کی حیثیت سے قائم ہونا میرے لیے آسان تھا۔ لیکن وہ کہانی اور بعد کی کہانیاں پھر کبھی سہی۔

◆◆◆

میرا ذہنی سفر

شمس الرحمن فاروقی

باپ کی طرف سے میرا گھرانہ متوسط الحال زمین دار، لیکن سرکاری نوکری کرنے والے، مولویوں کا گھرانہ تھا۔ یہ راسخ العقیدہ دیوبندی تھے۔ ان کی وضع قطع حضرت شاہ اسماعیل شہید کے جانباز سپاہیوں کی سی تھی، شرعی داڑھیاں، کتری ہوئی لبیں، سفید لباس، جو عموماً لمبے کرتے، اونچے پاجامے اور دو پلی ٹوپی یا عمامے پر مشتمل ہوتا تھا۔ شرع کی پابندی کے ساتھ ان کے مزاجوں میں نزاکت، بلکہ ایک نخوت تھی۔ فاروقی خاندان کے یہ لوگ اپنے حسن صورت، تقویٰ اور حسن کردار کے باعث دور دور تک مشہور تھے۔ ہمارے خاندان کا شجرہ تو اب دستیاب نہیں لیکن میرے عم زاد بھائی محبوب الرحمن فاروقی کے پاس 1891 میں تحریر کردہ ایک مخطوطے کی فوٹو نقل ہے، جس میں اعظم گڑھ کے فاروقیوں کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔ اس تحریر کے مطابق میرے دادا مولوی

www.urduchannel.in

حکیم محمد اصغر فاروقی (1872 تا1946) کے اجداد پندرہویں صدی میں شرقیوں کے زمانے سے موضع کوریا پار (یہ گاؤں اس وقت ضلع اعظم گڑھ میں تھا، اب اس کا ضلعی صدر مقام مئو ہو گیا ہے) میں آباد تھے۔ اب اس گاؤں میں ہماری کچھ زمینیں، باغات اور بزرگوں کی قبریں باقی ہیں۔ دادا اور ان کی اولادوں کے گھر زمیں بوس ہو چکے۔ مولوی حکیم محمد اصغر کی صلبی اولادوں کی کوئی اولاد اب وہاں قیام پذیر نہیں ہے۔

میرے دادا نے اوائل جوانی میں حضرت مولانا شاہ فضل رحمن صاحب گنج مرادآبادی کے دست حق پرست پر بیعت کی تھی۔ بعد میں وہ حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی سے بیعت ہوئے اور تا عمر انھیں سے متعلق رہے۔ اپنے زمانے کے دوسرے اکابر صوفیہ، جن سے ان کی رسم و راہ اور یگانگت رہی، ان میں حضرت مولانا شاہ عبدالعلیم آسی سکندر پوری بطور خاص لائق ذکر ہیں۔ میں نے اوپر سرکاری نوکری کا ذکر کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ باعمل دیوبندی کے لیے سرکاری نوکری کا مطلب تدریس کا ہی پیشہ تھا۔ میرے دادا نے مدتوں گورنمنٹ نارمل اسکول (یعنی اساتذہ کے لیے تربیتی کالج) گورکھ پور کی ہیڈ ماسٹری کی اور وہیں سے 1926 میں سبک دوش ہوئے۔ ان کے سب سے بڑے بیٹے حافظ محمد طٰہٰ اور دوسرے بیٹے محمد عبداللہ نے باپ کے نقش قدم پر چلنا منظور نہ کیا۔ حافظ محمد طٰہٰ پولیس میں انسپکٹر ہوئے، بڑی شان سے کوتوالی کی۔ سگار پیتے اور پولو کھیلتے تھے۔ محمد عبداللہ نے علی گڑھ سے بی۔ اے کیا۔ پھر ایل بی کر کے وکالت شروع کی اور بہت جلد چوٹی کے وکیلوں میں شمار ہونے لگے۔ لیکن مولوی محمد اصغر کے چوتھے بیٹے مولوی محمد فضل الرحمن فاروقی پر باپ کی تربیت، دیوبندی کی تعلیم اور پیر کی تلقین کا اثر ایسا تھا کہ وہ بڑے بھائی کے گھر کبھی کھانا نہ کھاتے، بلکہ وہاں پانی بھی پینے سے حتی الامکان گریز کرتے کہ وکیل کی آمدنی ان کی نظر میں پاک نہ تھی۔

محمد عبداللہ فاروقی نے عین عالم جوانی میں ہیضہ کیا اور دو دن میں چٹ پٹ ہو گئے۔ یہ بات 1923 کی ہے۔ حافظ محمد طٰہٰ پر بھائی کی جواں مرگی نے ایسا تاثر کیا کہ وہ دنیا سے متنفر ہو گئے۔ گھڑسواری، سگار، لہو و لعب سب چھوڑ کر انھوں نے اپنا تبادلہ بطور کورٹ انسپکٹر کرا لیا اور باقی تمام مدت ملازمت اسی عہدے پر گزار دی۔ حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی کی مریدی اختیار کر کے وہ بہت جلد ان کے پسندیدہ مریدوں میں شامل ہو گئے اور خلیفۂ مجاز صحبت قرار پائے۔ اس طرح مولوی حکیم محمد اصغر فاروقی کی اپنی اولادوں میں ''مشکوک'' آمدنی والا کوئی نہ رہا۔

حافظ محمد طٰہٰ صاحب (ہم لوگ انھیں ''بڑے ابّا'' کہتے تھے) کے بارے میں میری سب سے پہلی

یاد اس وقت کی ہے جب میں نے نیا نیا قرآن ختم کیا تھا۔اس وقت میری عمر یہی کوئی چھ ساڑھے چھ سال کی رہی ہوگی۔(ننہالی رسم کے مطابق میری بسم اللہ چار برس چار مہینے کی عمر میں ہوئی تھی اور میں نے دو سال میں قرآن ختم کرلیا تھا)۔انھوں نے امتحاناً ایک بار مجھ سے اور میرے بعض عم زاد بھائیوں سے قرآن شریف ناظرہ پڑھوا کر سنا۔میں نے سب سے اچھا پڑھا،یعنی کہیں اٹکا نہیں اور کہیں کوئی غلطی بھی نہیں کی،تو بڑے ابّا نے مجھے سب سے بہتر قرار دیتے ہوئے سو میں پچھتر نمبر دیے۔لیکن مجھے کچھ خاص خوشی نہ ہوئی،کیونکہ یہ تو میں امتحان کے پہلے ہی سے جانتا تھا کہ میرا قرآن سب سے اچھا ہوگا۔اب جب بڑے ابا نے بھی مجھے سب سے بہتر گردانا تو سو میں سو نہ سہی،نوے نمبر تو دیتے۔میں نے دل میں سوچا کہ کنجوس معلوم ہوتے ہیں۔اسی لیے میرے نمبر کاٹ لیے۔پھر خیال آیا کہ یہ لوگ پرانے خیال کے ہیں،ان کی نظر میں سو میں پچھتر ہی بہت ہوتے ہیں۔بہت بعد میں مجھے احساس ہوا کہ میں نے سب صحیح صحیح پڑھ تو دیا تھا،لیکن مخارج کا کوئی لحاظ میری ادائیگی میں نہ تھا،اور ہوتا بھی کیسے،کہ میں نے تجوید تو سیکھی نہ تھی۔بڑے ابّا صاحب حافظ تھے،لہٰذا انھوں نے مخارج کی عدم پابندی کے سبب سے میرے پچیس نمبر کاٹ لیے،اور حق انھیں کی طرف تھا۔

بڑے ابّا صاحب کی دوسری باتیں جو میرے ذہن پر لازوال اثر چھوڑ گئیں،ان کی خوبصورتی،ان کی آواز اور غیر معمولی خوش الحانی سے ان کی تلاوت قرآن،اسم ذات کا ورد،اور اسی ملکوتی لحن سے ان کا مثنوی مولانا روم پڑھنا تھیں۔میں نے ان کی داڑھی ہمیشہ سفید بھق دیکھی۔یقین ہے کہ ان کے بال بہت جلد سفید ہوگئے ہوں گے کیونکہ ان کی پیدائش 1890 کی تھی اور جب میں نے انھیں ہوش کی آنکھ سے پہلی بار دیکھا تو وہ پچاس باون برس سے زیادہ کے نہ رہے ہوں گے۔چھدری داڑھی،لیکن بہت خوش نما،انتہائی گورا سرخ وسفید رنگ،سیدھی ناک،بڑی بڑی آنکھیں،لیکن ہمیشہ جھکی ہوئی،سفید براق کُرتا،اتنا ہی سفید ایک برکا پاجامہ لیکن ٹخنوں سے بہت اونچا،میانہ قد،دبلے پتلے اور آواز ایسی میٹھی اور شائستہ اور نستعلیق کہ وہ کہیں اور سنا کرے کوئی۔ہوش سنبھالنے کے کئی سال بعد ایک دن اتفاقاً ان کے حجرے کی طرف سے میں گذرا تو دروازہ بند تھا لیکن آواز سنائی دیتی تھی۔وہ اسم ذات کا ورد کر رہے تھے۔بس جیسے زمین نے میرے پاؤں پکڑ لیے۔ایسی دلسوز اور درد انگیز لگن بھری آواز پھر میں نے کبھی نہ سنی۔مجھے دہشت ہوئی کہ وہاں میری موجودگی گستاخی سمجھی جائے گی اور دل میں ہوک بھی اٹھی کہ وہیں کھڑا سنتا رہوں۔آخر شوق پر دہشت غالب آگئی اور میں وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا۔اسی طرح میں نے ایک بار تھوڑی دیر کے لیے انھیں مثنوی شریف پڑھتے ہوئے دیکھا اور سنا۔

www.urduchannel.in

میرے باپ مولوی خلیل الرحمن فاروقی (1910 تا 1972) میرے دادا کی سب اولادوں میں چھوٹے تھے۔انھوں نے عربی فارسی پڑھی،بی۔اے کیا،پھر ایم۔اے سال اول میں ناکام ہو کر ایل۔ٹی کیا۔1939 میں وہ محکمہ تعلیم میں سب ڈپٹی انسپکٹر مقرر ہوئے اور ہزار محنت اور نیک نامی کی نوکری کرنے کے باوجود انھیں ساری زندگی میں صرف ایک ترقی ملی۔وہ ڈپٹی انسپکٹر مدارس اسلامیہ کی حیثیت سے 1970 میں سبکدوش ہوئے۔زمانۂ جوانی میں وہ انگریزی لباس کبھی کبھی پہن لیتے تھے،یعنی پتلون پر شیروانی،یا کڑی سردیوں میں پتلون اور شیروانی پر بڑا کوٹ۔لیکن میں نے انھیں کوٹ پتلون۔یعنی سوٹ میں کبھی نہیں دیکھا۔انگریزی وہ بہت اچھی اور بے تکان لکھتے تھے لیکن ہم لوگوں سے انھوں نے کبھی بھی انگریزی میں بات نہیں کی،لکھواتے البتہ وہ بہت تھے۔ان کی سخت گیری اور پیہم تربیت نے مجھ میں میری عمر سے بہت زیادہ انگریزی کی صلاحیت پیدا کردی۔بولنے کی مشق مجھے از خود ہوگئی کہ میرا ذخیرۂ الفاظ میری عمر کے لحاظ سے بہت وسیع تھا اور پانچویں چھٹی جماعت میں بھی میں تاریخ اور جغرافیہ کی کتابیں انگریزی میں بہ آسانی پڑھ لیتا تھا۔فارسی جب میں نے پڑھنی شروع کی تو شروع شروع میں وہ زبان مجھے بہت کٹھن لگی،لیکن ایک دو مہینے بعد ایسا لگا جیسے کسی نے کچھ گرہ سی کھول دی ہے۔میں دو ہی چار مہینے کی پڑھائی کے بل بوتے پر فارسی میں معمولی بات چیت پر قادر ہوگیا تھا۔اردو پڑھنے لکھنے کی مشق مجھے قرآن شریف پڑھاتے وقت مولوی صاحب نے از خود کرادی تھی۔میرا حرف اچھا نہ تھا اور میرے والد اُردو انگریزی (اور بعد میں ہندی) نہایت خوش خط لکھتے تھے۔ان کی تادیب اور تہدید مجھ پر کچھ اثر نہ کرتی تھی۔پھر انھوں نے اعظم گڑھ کے ایک مدرسے میں مجھے وہاں کے مولوی صاحب سے خوش خطی سیکھنے کے لیے کئی مہینے تک بھیجا۔اللہ ان مولوی صاحب اور میرے والد کو غریق رحمت کرے،ان کی تربیت کے زیر سایہ میری لکھائی بہت اچھی تو نہ ہوسکی،لیکن پہلے سے بہت بہتر ہوگئی۔

میں اُردو انگریزی لکھنے میں پہلے ہی سے رواں تھا،سات آٹھ برس کا ہوتے ہوتے والد کی تربیت اور خاندان کے ماحول کی بدولت شعر وشاعری کی محبت میرے دل میں سما گئی۔شاعر بننے کا شعوری فیصلہ تو میں نے شاید بہت دیر میں کیا لیکن میں نے دل میں یہ ضرور سوچ لیا تھا کہ زندگی بھر خوب پڑھوں گا اور ہر امتحان میں اچھے نمبر لاؤں گا۔ادب سے دلچسپی کی وجہ یہ تھی کہ مولویت اور مذہبیت کے باوجود میرے باپ کے گھرانے میں اور میری ماں کے بھی خانوادے میں شاعری کا چرچا بہت تھا۔لہٰذا شعر گوئی میرے لیے ایک فطری اور مناسب مشغلے کی حیثیت رکھتی تھی۔میرے اوپر دو بہنیں تھیں اور نیچے پھر کئی بھائی بہن تھے۔بھرے پرے گھر کی بڑی

اولادِ نرینہ ہونے کے باوجود، اور اس بات کے باوجود کہ میں دونوں گھرانوں کا دلارا سمجھا جاتا تھا، میرا بچپن تنہائی اور محرومی اور حزن کے احساس اور تجربات سے بھرا ہوا تھا۔ اس میں کچھ والدین کی سختی، غلط یا صحیح، لیکن معمولی سی معمولی بات پر بھی سزا کا خوف (جو اکثر حقیقت میں تبدیل ہو بھی جاتا) اور جنگ کے زمانے کی مہنگائی اور اشیا کی کمی کے باعث عسرت کا بھی دخل تھا۔ بہرحال، میں نے کوئی سات سال کی عمر میں حسب ذیل مصرع کہا، اور اسے میری ''ادبی'' زندگی کا آغاز کہا جائے تو غلط نہ ہوگا:

معلوم کیا کسی کو مرا حال زار ہے

سات برس کی عمر کو پہنچنے تک کچھ شاعروں ادیبوں کے نام میرے لیے گھریلو ناموں کی طرح آشنا ہو چلے تھے۔ ان میں اقبال اور علامہ شبلی سرفہرست تھے۔ میرے ذہن میں اقبال کی شخصیت کی شبیہ کسی بہت بھاری بھرکم، علامہ سید سلیمان ندوی جیسی نورانی صورت اور داڑھی والے شخص کی تھی۔ پھر پہلی بار کسی کتاب میں ان کی تصویر دیکھ کر میں بہت مایوس ہوا، بلکہ مجھے یقین ہی نہ آیا کہ بڑی بڑی مونچھوں، کچھ چھوٹی چھوٹی سی تیز آنکھوں اور کوٹ پتلون والا یہ شخص جس کی شکل (میرے خیال میں) مقامی اسپتال کے کمپاؤنڈر بابو موتی سنگھ سے بہت مشابہ تھی، میرا علامہ اقبال ہے۔ بہت دن تک میں اس تصویر کو جعلی سمجھتا رہا اور یہ گمان کرتا رہا کہ کسی کی غلطی سے اسے اقبال کی تصویر لکھ دیا گیا تھا۔ حسرت موہانی کی بھی تصویر نے مجھے بہت مایوس کیا۔ کوئی تین سال بعد میں نے شبلی کالج اعظم گڑھ کے ایک مشاعرے میں جگر صاحب کو دیکھا۔ میری آنکھیں ہمیشہ سے کمزور تھیں اور مجھے صحیح چشمہ نہ ملتا تھا، اس کا سبب شاید یہ تھا کہ میرا نمبر بہت جلد جلد بدلتا تھا۔ لیکن نہ تو میرے والد اس بات کو ملحوظ رکھتے تھے، نہ ان سے کسی ڈاکٹر نے کبھی بتایا کہ اس لڑکے کا نمبر جلد جلد بدلے گا (یا اگر بتایا تو والد نے اس پر کوئی دھیان نہ دیا اور نہ مجھ میں ہی یہ ہمت تھی کہ اپنے والد یا والدہ سے کہوں کہ میرا چشمہ صحیح لگ نہیں رہا ہے۔) نتیجہ یہ تھا کہ دور کی چیزیں مجھے بہت دھندلی نظر آتیں، یا نظر ہی نہ آتیں۔ میں آنکھیں میچ کر، چشمے کو ٹیڑھا ترچھا کر کے، طرح طرح سے کوشش کر کے دور کی چیزوں کو تھوڑا بہت صاف دیکھنے کی کوشش کرتا۔ جگر صاحب کو دیکھنے اور سننے کا شوق مجھے جس مشاعرے میں لے گیا تھا وہ بہت بڑے پنڈال میں منعقد ہوا تھا اور میں بمشکل ہی کہیں بیچ میں جگہ پا سکا تھا۔ اسٹیج مجھ سے اتنی دوری پر تھا کہ تخت پر بیٹھے ہوئے شعرا کی شکل مجھے بس اتنی نظر آ رہی تھی کہ بہت سے لوگ بیٹھے ہیں۔ کون بوڑھا ہے کون جوان، کون گورا ہے کون کالا، کون داڑھی والا ہے کون بال کے جنجال سے بے نیاز، کون پان کھاتا ہے، کون سگریٹ پیتا ہے، یہ سب کچھ بھی معلوم نہ ہوتا تھا۔

www.urduchannel.in

میں صبر سے بیٹھا رہا، کچھ سنتا، کچھ ان سنی کر دیتا۔ دل لکھنوی کا گھن گرج ترنم سنا، ایک شعر بھی یاد رہ گیا ہے:

دل کی بساط کیا تھی نگاہِ جمال میں
اک آئینہ تھا ٹوٹ گیا دیکھ بھال میں

بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ یہ شعر سیماب اکبرآبادی کا ہے۔ خدا معلوم کیوں میرے ذہن میں دل لکھنوی کا نام چپک گیا۔ سیماب صاحب اس مشاعرے میں تھے ہی نہیں۔

مسلم لیگ کا زمانہ تھا، ایک صاحب شعلہ لکھنوی تھے، مسلم لیگ کے بڑے ''شعلہ بیان شاعر'' مانے جاتے تھے۔ انھوں نے ترنم سے نظم سنائی تھی، ''انقلابی''۔ مجھے اب تک یاد ہے کہ وہ نظم مجھے نہایت احمقانہ اور بے معنی سی لگی تھی۔ ان کی نظم کا بھی ایک شعر یاد رہ گیا:

کفن بردوش اٹھا انقلابی
وہ بھڑکا شعلہ وہ خونِ شہابی

مجھے یاد ہے کہ مجھے ''بھڑکا شعلہ'' کا فقرہ سمجھنے میں مشکل ہوئی تھی۔ میں اسے کبھی ''برکا شعلہ'' سنتا، کبھی ''بڑکا شعلہ''۔ بہت دیر بعد سمجھ میں آیا کہ وہ کیا فرما رہے ہیں۔ ہوٹنگ وغیرہ کا کوئی سوال ہی نہ تھا، سب لوگ ہر شاعر کو پورے انہماک سے سن رہے تھے۔ خدا خدا کر کے شبلی کالج کے پرنسپل بشیر احمد صدیقی صاحب نے (اگر مجھے غلط یاد نہیں تو وہ رشید صاحب کے چھوٹے بھائی تھے) اعلان کیا: ''اب میں رئیس المتغزلین حضرت جگر مراد آبادی سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنا کلام سنائیں۔'' سب سنبھل کر بیٹھ گئے۔ جگر صاحب نے غزل شروع کی، پہلے تو میں ان کی جادو بھری آواز کے طلسم میں گرفتار رہا، دکھائی کچھ بھی نہ دیتا تھا، بس اتنا تھا کہ کوئی مائکرو فون (اس وقت ہم لوگوں کی زبان میں لاؤڈ اسپیکر) کے سامنے بیٹھا ہوا ہے:

اللہ اگر توفیق نہ دے انسان کے بس کا کام نہیں
فیضانِ محبت عام تو ہے عرفانِ محبت عام نہیں

اس غزل کے کئی شعر مجھے اب تک نوک زبان ہیں۔ یہ بھی یاد ہے کہ کسی شعر کے بارے میں انھوں نے کہا تھا: ''یہ شعر میں کسی مشاعرے میں پہلی بار پڑھ رہا ہوں۔'' مدتوں بعد جگر صاحب کی غزل کے بارے میں میری رائے وہ نہ رہی جو اس وقت تھی۔ لیکن اس وقت تو وہ کلام زبور اور وہ لحن داؤدی لگ رہا تھا۔ کئی شعر ہو چکے تو

میں نے اپنے چشمے کو ٹیڑھا کر کے، آنکھوں کو بھینچ کر پوری قوت سے اسٹیج کی طرف دیکھا۔

توبہ ہے، ایک سیاہ فام بڑے بڑے بالوں والا، بدقوارہ جھوم جھوم کر غزل پڑھ رہا تھا۔ مجھے دھکا سا لگا، یہ کلام اور یہ آواز اور یہ مدقوق بھالو جیسی صورت۔ لیکن کچھ دن میں یہ تاثر زائل ہو گیا۔ اور میں نے یہ بات بھی گرہ میں باندھ لی کہ انسان کی صورت اور اس کی اصل قدر و قیمت میں کوئی لازمی رشتہ نہیں۔

شعر فہمی ہم کوریا پاری فاروقیوں کی گھٹی میں تھی۔ لیکن شعر گوئی کا کچھ اہتمام نہ تھا۔ میرے دوسرے بڑے ابا، یعنی میرے دادا کی اولادوں میں محمد عبداللہ فاروقی مرحوم کے بعد والے بیٹے (انھیں ہم لوگ منجھلے ابّا کہتے تھے) مولوی عبدالرحمن زاہد باقاعدہ شعر کہتے تھے، نہایت زود گو، بذلہ سنج اور نفیس مزاج کے شخص تھے۔ لیکن ان کی شعر گوئی صرف اپنے لیے تھی۔ کسی مشاعرے یا کسی رسالے میں کبھی نظر نہ آتے تھے۔ کچی عمر ہی نے میرا خیال تھا کہ وہ اچھے شاعر ہیں لیکن غالب اور اقبال کے مرتبے کے نہیں ہیں۔ عبداللہ فاروقی مرحوم کے بڑے صاحب زادے شمس الہدیٰ المتخلص بہ قیسی الفاروقی البتہ باقاعدہ شاعر تھے، مشاعروں میں جاتے اور رسالوں میں کلام چھپواتے تھے۔ وہ افسانے بھی خوب لکھتے تھے۔ وہ انگریزی میں ایم۔ اے تھے۔ کئی کھیلوں، گھوڑ سواری، شکار وغیرہ ''مردانہ'' مشاغل میں بھی خوب منجھے ہوئے تھے۔ حسن صورت میں وہ دور دور تک اپنا جواب نہ رکھتے تھے، چھ فٹ سے بھی نکلتا ہوا قد، سرخ و سفید رنگ، متناسب ناک نقشہ، بہت بڑی بڑی سبزی مائل بھوری آنکھیں، بھورے بال، بلند پیشانی، خوش قطع داڑھی۔ پھر مزاج نہایت ظریفانہ، شاہ خرچ اور دوستداری میں ماہر، ان باتوں کی وجہ سے وہ ہم سب چھوٹے بھائیوں میں نمونۂ کار (Role model) کا حکم رکھتے تھے۔ لیکن مجھے ان کی یہ بات پسند نہ تھی کہ انھیں عملی مذاق (Practical joke) کرنے کا بھی ذوق تھا، اور وہ کبھی کبھی بھیانک نقاب پہن کر یا کسی اور طریقے سے مجھ چھوٹے سے لڑکے کو ڈرانے میں لطف لیتے تھے۔ دوسری بات، جس کا احساس مجھے ذرا شعور سنبھالنے کے بعد ہوا، یہ تھی کہ وہ خود کو ''قیسی الفاروقی'' لکھتے تھے۔ اور مجھے یہ الف لام کا دم چھلا غیر ضروری، اور بیجا تصنع لگتا تھا۔ مجھے دھندلا سا احساس تو تھا کہ ہمارے بڑے بھائی کوئی بڑے یا بہت اچھے شاعر یا افسانہ نگار نہیں ہیں۔ تھوڑا اور شعور ہونے پر میرا یہ خیال یقین میں بدل گیا کہ وہ (مثلاً) قیس جالندھری کے ہم پلہ شاعر اور قیسی رامپوری کے برابر ناول نگار بھی نہیں ہیں۔

بہت مدت کے بعد، 1953 یا 1954 رہا ہوگا، میں نے ''بیسویں صدی'' کے افسانہ نمبر میں ان کی تصویر پورے صفحہ پر، اور ان کا افسانہ بڑے اہتمام سے چھپا ہوا دیکھا۔ مجھے خوشی تو ہوئی، کہ اسی پرچے میں

www.urduchannel.in

کرشن چندر وغیرہ جیسوں کی تصویریں تھیں۔ لیکن مجھے یہ سوچ کر افسوس ہوا کہ بڑے بھائی کرشن چندر نہ بن سکے اور ''بیسویں صدی'' کے پورے صفحے پر ان کی تصویر چھپ جانا ہی ان کی ادبی زندگی کا روشن ترین موقع تھا۔ لیکن قیسی الفاروقی نے میری ادبی زندگی کو بہر حال متاثر کیا۔ میں نے اپنا قلمی نام ''شمسی رحمانی اعظمی'' اختیار کیا تھا۔ ''اعظمی'' اس لیے کہ خلیل الرحمن اعظمی میرے ممتاز ہم وطن تھے اور ''رحمانی'' اس لئے کہ ان دنوں ''رحمانی'' نام والے کئی لکھنے والے معروف تھے۔ اور ''شمسی'' اس لیے کہ یہ سب مل ملا کر ''شمس الرحمن'' کا لازمی نتیجہ تھا (میرے خیال میں) قیسی صاحب نے مجھے ''اعظمی'' ترک کرنے کی صلاح دی جو میں نے قبول کر لی۔ کچھ دن میرا نام ''شمسی رحمانی'' ہی رہا۔ پھر مجھے یہ مقفیٰ نام اور لفظ ''رحمن'' کا بگاڑ بہت برا لگنے لگا اور میں سیدھا سادہ شمس الرحمن فاروقی بن گیا۔

دنیاوی وجاہت و ثروت اور علمی روایت کے اعتبار سے میرے نانا کا خاندان بہت ممتاز تھا۔ میرے نانا کے والد عبدالقادر المتخلص بہ قادر بنارسی صاحب تصنیف مصنف اور بنارس میونسپل بورڈ کے طویل المدت چیئرمین تھے۔ ان کی کتاب ''رہنمائے تاریخ اُردو'' معارف پریس نے غالباً 1939 میں چھاپی تھی۔ کسریٰ منہاس اور فرمان فتح پوری وغیرہ کے یہاں اس کے حوالے ملتے ہیں۔ اس کا ایک نسخہ میرے پاس زمانۂ طالب علمی میں مدت تک رہا، پھر کہیں کھو گیا اور اپنی جگہ صرف افسوس چھوڑ گیا۔ ''رہنمائے تاریخ اُردو'' کے علاوہ بھی ان کی بہت سی کتابیں تھیں۔ انھوں نے اپنے جدِ اعلیٰ اور اپنے وقت کے زبردست عالم اور فارسی شاعر قاضی ملا عبداللہ فاروقی المشتہر بہ ملا محمد عمر المتخلص بہ سابق بنارسی (1720 تا 1810) اور ان کی اولاد امجاد کے احوال پر ایک کتاب ''حیات سابق'' لکھی تھی۔ مولانا حکیم سید عبدالحی نے اپنی ''نزہتہ الخواطر'' میں اس کے حوالے دیے ہیں۔ قادر بنارسی کے ایک عم زاد بھائی مولوی مفتی رضا علی المعروف بہ قطب بنارس (وفات 1895) کے شاگردوں میں میر منشی محمد پادشاہ المتخلص بہ شاد نے ''فرہنگ آنندراج'' انھیں کی زیر نگرانی اور زیر ہدایت لکھی تھی۔ مولوی عبدالقادر بنارسی کے والد (یعنی ملا سابق کے پوتے) مولوی خادم حسین وسط انیسویں صدی میں حکومت انگلشیہ میں منصف کے عہدے پر فائز تھے۔ ملا سابق کے بڑے بیٹے مولوی مفتی محمد ابراہیم کو شجاع الدولہ نے اودھ کا مفتی اعظم مقرر کیا تھا۔ مفتی صاحب کے شاگردوں میں تفضّل حسین خان علامہ اور علامہ سبحان علی خان جیسے بلند پایہ دانشور اور عالموں کے بھی نام ہیں۔ بہت چھوٹی عمر میں ہی مجھے اپنے ننہالی بزرگوں کے نام اور مولوی قادر بنارسی کے کام سے کچھ آشنائی ہو گئی تھی۔

میرے نانا مولوی محمد نظیر(1884 تا 1953) نے قانون گو کے معمولی عہدے سے ترقی کر کے اسپیشل منیجر کورٹ آف وارڈس کے عہدے سے پنشن لی۔ یہ عہدہ کلکٹر کا ہم رتبہ تھا۔ اس کے بعد وہ نانپارہ ریاست کے دیوان ہو گئے۔ لیکن خرابی صحت کی بنا پر استعفیٰ دے کر بنارس واپس آرہے۔ یہاں انھوں نے ایک مدرسہ اور ایک انگریزی اسکول قائم کیا۔ یہ دونوں ادارے اب بھی موجود ہیں اور پھل پھول رہے ہیں۔ نانا صاحب نے انگریز مخالف تحریک کے زمانے میں اپنا خطاب خان بہادری واپس کر دیا اور مسلم لیگ میں سرگرم عمل ہو گئے۔ پھر 1946 کے انتخابات میں وہ مسلم لیگ کے ٹکٹ پر یو۔ پی اسمبلی کے ممبر منتخب ہو گئے۔ پاکستان بنا تو عام سراسیمگی کے باوجود ان کے گھرانے کا کوئی فرد پاکستان نہ گیا، نہ ہمارے دادا کے لوگوں میں سے کوئی قابل ذکر شخص پاکستان گیا۔ بعد میں دونوں طرف کے کچھ لوگ ضرور گئے، لیکن شروع میں یہی خیال تھا کہ پاکستان بن گیا، ٹھیک ہے وہ پاکستانیوں کے لیے ہے۔ ہم تو ہندوستانی ہیں۔

مولوی قادر بنارسی کے انتقال (1946) کے بعد ان کی کتابیں اور کاغذات، اور پھر ملا سابق بنارسی کی کتابیں اور مسودات اسی مدرسے کی لائبریری میں محفوظ کر دیے گئے جو میرے نانا نے قائم کیے تھے۔ بنارس یونیورسٹی کے شعبۂ فارسی میں ملا سابق پر ایک یا دو تحقیقی مقالے لکھے گئے ہیں۔ نانا صاحب کا اپنا کتب خانہ تھا جس میں انگریزی کتابیں زیادہ تھیں۔ اسی کتب خانے میں مجھے شیکسپیئر کے کلیات، برنارڈ شا کے ڈراموں اور افسانوں کے بعض بھاری بھر کم مجموعوں کی زیارت نصیب ہوئی۔ اُردو کتابیں زیادہ تر عام معلوماتی قسم کی تھیں۔ ایک زمرہ کتابوں یا کتابچوں کا ایسا تھا جس کی اہمیت مجھ پر اس وقت تھوڑی بہت واضح تھی۔ یہ کتابچے دوسری جنگ عظیم میں عوام کا دل بڑھانے اور لڑائی کے ''مثبت پہلوؤں'' کو اجاگر کرنے کے لیے اتحادی سپاہیوں کی بہادری کے واقعات پر مبنی کہانیوں پر مشتمل تھے۔ میں اپنی کم علمی اور عدم دلچسپی اور اپنے ماموں کے خوف کی بنا پر ان کتابوں سے کما حقہ استفادہ نہ کر سکا۔ اردو کی بہت سی کتابیں میں نے چوری چھپے پڑھ ڈالیں اور اسی طرح ماموں کی آنکھ بچا کر انگریزی کتابوں میں The World's Greatest Short Stories اور Fifty Famous Detectives of Fiction اور One Hundred Great Lives کے زیادہ تر حصے پڑھ لیے تھے۔ ہائی اسکول پاس کرتے کرتے (1949) میں اپنے نانا کی انگریزی کتابوں کے ظاہر سے بخوبی اور باطن سے تھوڑا بہت آشنا ہو گیا تھا۔ پرنانا کی اُردو فارسی کتابیں میرے ہاتھ نہ لگ سکی تھیں اور جیسا کہ میں نے کہا، مجھے ان دنوں ان کی قدر کچھ بہت معلوم بھی نہ تھی۔ پھر بھی، نانا اور پرنانا کی کچھ کتابیں میں نے

www.urduchannel.in

دھیرے دھیرے کر کے اپنے قبضے میں کر لیں۔ پرنانا مرحوم کی کتابوں میں محقق طوسی کی ''معیار لاشعار'' مع ترجمۂ مظفر علی اسیر موسوم بہ ''زر کامل عیار''، آباد لکھنوی، آتش اور ناسخ کی ہم طرح غزلوں کا ایک مجموعہ موسوم بہ ''بہارستان سخن'' گلستان سعدی کا ایک مطبوعہ نسخہ اور نانا کی کتابوں میں حضرت شاہ محب اللہ الہٰ آبادی کے احوال و افکار پر ایک رسالہ، حضرت شاہ وارث حسن صاحب کوڑا جہان آبادی کے ملفوظات ''شمامتہ العنبر'' اور انگریزی کی ایک چھوٹی سی کتاب The Ladies' and Gentlemen's Letter Writer اب میرا قیمتی سرمایہ ہیں۔

میرے ننہال میں مذہب کا زور تھا، لیکن سب لوگ بریلوی تھے اور میرے ذہن میں دیوبندی خیالات بدو شعور سے جاگزیں ہو چکے تھے۔ اس کے باوجود مجھے ننہال کی شب برات کے حلوے اور آتش بازیاں، رجبی شریف کے کونڈے، محرم کا کھچڑا، سبیل، شربت، دھنیے کے بٹوے، گیارہویں شریف کی نیازیں، وقتاً فوقتاً بزرگوں کے مزاروں پر اعراس کے دنوں میں حاضری، میلاد شریف اور میلاد کے اختتام پر کھڑے ہو کر سلام خوانی، یہ سب باتیں بہت اچھی لگتی تھیں۔ میرے والد صاحب کی لغت میں ان چیزوں کے لیے ایک ہی لفظ تھا۔ ''بدعت''۔ لیکن مجھے ان باتوں میں مزا بہت آتا تھا اور میرے ذہن میں دادا کے گھر اور گاؤں میں تقدس اور تقشّف کی فضا کا تاثر جتنا گہرا ہے، اتنا ہی گہرا تاثر محرم کی عزاداری، میلاد خوانی، شب برات کے حلوے اور نیاز، اور ان سے منسلک و متصل مذہبی اور تہذیبی فضا کا بھی ہے۔ بچپن کی شاید سب باتیں مجھ سے چھوٹ گئی ہیں، یا اپنی صورت بدل چکی ہیں، لیکن ہندوستانی مسلمان کی تہذیبی، مذہبی اور علمی شخصیت کے ان دو پہلوؤں کا نقش ابھی تک شاید ویسے کا ویسا ہی ہے۔

میری کتابوں میں ایک اور کتاب شاید نانا صاحب کے ذخیرے کی ہے، لیکن مجھے ٹھیک سے یاد نہیں کہ میرے پاس یہ کب سے ہے۔ یہ حضرت شاہ عبدالعلیم آسی سکندر پوری کا دیوان ''عین المعارف'' ہے۔ اس کتاب کے حاصل ہونے کے پہلے بلکہ بہت پہلے، میں ایک بار نانا صاحب کے ساتھ کسی مشاعرے میں گیا تھا۔ نانا مرحوم صدارت کر رہے تھے، مجھے بھی اسٹیج پر ان کے ساتھ جگہ دی گئی۔ مشاعرہ شروع ہونے کے پہلے ایک صاحب نے کچھ تقریر کی جو ٹھیک سے میری سمجھ میں نہ آئی، لیکن یہ معلوم ہوا کہ کسی بزرگ شاعر کی ثنا میں بھی چند جملے کہے گئے۔ اس کے بعد ایک نوجوان مولوی نما شخص نے ایک کتاب سے ایک غزل پڑھی۔ تحت پڑھنے کا انداز، بڑی بلند آواز، لہجے میں اعتماد۔ ہر شعر پر بہت واہ واہ ہوئی۔ کوئی شعر صحیح طور پر میری سمجھ میں نہ آیا، لیکن

کئی شعر فوراً یاد ہو گئے، مطلع تھا:

پوچھتے ہو کہ سِرّ وحدت کیا
ماسوا کی بھلا حقیقت کیا

سب لوگ اس شعر پر جھوم جھوم گئے تھے، لیکن مجھے کوئی خاص بات نہ لگتی تھی (مدتیں گذر جانے کے بعد یہ شعر سمجھ میں آیا)۔ کچھ سال بعد جب ''عین المعارف'' میرے ہاتھ لگا تو سر دیوان یہ شعر دیکھ کر مجھے ایسی خوشی ہوئی گویا کسی یار دیرینہ سے ملاقات ہوگئی۔ اسی زمانے میں (1949 یا 1950 رہا ہوگا) میں نے مجنوں گورکھپوری کے مضمون میں جناب آسی کا ذکر پڑھا تو ان کی اہمیت مجھ پر کچھ واضح ہوئی۔ میرے نانا کے خاندان سے ان کے کیا روابط تھے، یہ تو مجھ پر واضح نہ ہو سکا، لیکن میرے دل میں ان کے لیے بطور شاعر، بطور شخص، اور بطور شیخ طریقت، ایک تعلق سا پیدا ہو گیا۔ مجھے بہت بعد میں معلوم ہوا کہ میرے دادا سے ان کے تعلقات تھے، اور ممکن ہے کہ میری دادی کے توسط سے ہمارے ان کے درمیان کچھ قرابت بھی ہو، کیونکہ میری دادی سکندر پور کی تھیں۔ (بہت بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ میرے پرنانا صاحب ان کے مرید رہ چکے تھے۔)

میری عمر کوئی نو ساڑھے نو سال کی تھی جب میں نے ایک رسالہ ''گلستان'' نام سے نکالنا شروع کیا۔ رسالہ کیا تھا، پرانی کاپی کے خالی کاغذوں کو ٹیڑھا سیدھا کاٹ کر میں آٹھ یا بارہ سولہ صفحے بنا لیتا، پھر ان صفحات پر اپنی ''تصنیفات نثر و نظم'' درج کرتا۔ پڑھنے والوں میں ایک میں اور ایک میری بڑی بہن زہرا، جو خود بھی کبھی ایک افسانہ ''گلستان'' کے لیے لکھ دیتی تھیں۔ اسی رسالے میں میرا ایک مضمون ''اُردو میں مرثیے کی نشوونما'' دیکھ کر والد صاحب نے بعض شعروں کی تقطیع کر کے مجھے بتایا تھا کہ وہ شعر میں نے ٹھیک نہیں لکھے تھے۔ اس دن سے میرے دل میں عروض جاننے اور اس کی باریکیاں سمجھنے کی تمنا پیدا ہوئی جو بہت دن بعد ہی پوری ہو سکی۔

میرے والد کا تبادلہ اعظم گڑھ سے گورکھپور ہوا (1948) تو میری عمر کوئی تیرہ سال کی تھی۔ میں نواں درجہ پاس کر چکا تھا اور میرے ذہن میں میری آئندہ راہ متعین ہو چکی تھی۔ ابھی کچھ دن ہوئے میرے ایک بھتیجے نے مجھ سے پوچھا کہ خاندان کے کس فرد نے آپ کو متاثر کیا اور کس کی دیکھا دیکھی آپ کے دل میں ادب کو اختیار کرنے کی تمنا پیدا ہوئی۔ میں نے کہا کہ باپ اور ماں دونوں طرف ماضی و حال میں بہت سے اچھے لوگ موجود تھے، لیکن میں نے کسی فرد واحد کا اثر قبول نہیں کیا۔ تھوڑی تھوڑی باتیں میں نے کئی بزرگوں سے حاصل کیں، لیکن ان میں سے کوئی بھی میرے لیے نمونۂ کار نہ بن سکا۔ اور بنتا بھی کیسے؟ مجھے تو روز ازل سے

www.urduchannel.in

معلوم تھا کہ ادیب بنوں گا، شاعر اور افسانہ نگار بنوں گا، مدیر و نقاد، بنوں گا۔ میں تو اپنے وقت کا اقبال اور غالب بننے کا متمنی تھا۔ ایک بار، جب میں پندرہ سولہ برس کا رہا ہوں گا، میں نے کولرج کے بارے میں پڑھا کہ وہ تمام علم (all knowledge) کو اپنی ملکیت (province) بنانا چاہتا تھا۔ مجھے بے انتہا خوشی ہوئی کہ ایسی ہی کچھ تمنا میری بھی تھی۔ یہ اور بات ہے کہ یہ تمنا دور دور سے بھی پوری نہ ہوئی، اور اب محسوس ہوتا ہے کہ میں یہ تمنا کرنے کا بھی اہل نہ تھا۔ ہمارے دور کے رشتہ داروں میں ایک صاحب تھے جنھیں فراست الید کا تھوڑا بہت علم تھا۔ میں ہائی اسکول میں تھا جب ایک دن انھوں نے یوں ہی میرے کچھ کہے بغیر میرا ہاتھ دیکھا اور کہا، ''آپ بہت بڑے مودب ہوں گے۔'' مجھے کچھ اچنبھا سا ہوا کہ انھوں نے ''ادیب'' کے لیے ''مودب'' کا لفظ بولا۔ لیکن ان کی بات شاید اسی انوکھے صرف کے باعث مجھے یاد بھی رہ گئی۔ اور یہ بھی بخوبی یاد ہے کہ میں نے دل میں کہا تھا: ''کاش یہ بات سچ ہوتی۔'' (برسبیل تذکرہ یہ بھی عرض کر دوں کہ ایک اور صاحب نے اس کے کچھ دن بعد میرا ہاتھ دیکھ کر کہا کہ ''آپ کی تین شادیاں ہوں گی۔'' بخدا میں تو لرز ہی گیا تھا۔ خدا کا شکر بھیجتا ہوں کہ پہلی پیش گوئی درست نہ نکلی تو نہ ہی، دوسری تو غلط اور لاطائل ثابت ہوئی)۔ میرے لیے نویں درجے کا اہم ترین واقعہ مہاتما گاندھی کی شہادت کا سانحہ تھا۔ ہم سب دن بھر نہایت غمگین اور ہندوستان کے مستقبل کے بارے میں فکر مند رہے۔ شروع میں یہ گھبراہٹ بھی رہی کہ قاتل کہیں مسلمان نہ ہو، لیکن بارے جلد ہی معلوم ہو گیا کہ ایسا نہیں ہے۔ اگلے دن والد صاحب کو اطلاع ملی کہ شام کو مہاتما گاندھی کے ماتمی جلوس میں جواہر لال نہرو، مولانا آزاد، اور دوسرے بڑے رہنماؤں کی تقریریں ہوں گی جو ریڈیو پر نشر بھی کی جائیں گی۔ ہمارے گھر میں ریڈیو نہ تھا اس لیے والد صاحب مجھے لے کر بازار میں ایک دوکان پر گئے جہاں بہت سے لوگ جمع تھے اور دوکان دار نے اپنے ریڈیو میں لاؤڈ اسپیکر لگا دیا تھا۔ والد صاحب کے سیاسی عقائد کا رجحان شاید مسلم لیگ کی طرف رہا ہو (انھوں نے کبھی مجھ پر کچھ ظاہر نہیں کیا) لیکن وہ بعض کانگریسی اور جمعیۃ علمائی رہنماؤں، خاص کر جواہر لال نہرو، مولانا آزاد، اور مولانا حفظ الرحمن سے بہت عقیدت رکھتے تھے۔ مولانا آزاد کی خطابت، مزاج کی اشرافیت اور علم کی وسعت کے وہ بہت قائل تھے۔ اس بنا پر بھی مجھے بہت اشتیاق تھا کہ اس موقعے پر مولانا آزاد اور جواہر لال نہرو کی تقریریں سنوں۔ افسوس کہ وقت کا غلط اندازہ ہونے کی وجہ سے ہم اس وقت پہنچے جب مولانا آزاد کی تقریر ختم ہو رہی تھی۔ میں ان کا ایک ہی جملہ سن سکا جس میں انھوں نے مہاتما گاندھی کو ''دنیا کی عظیم الشان ہستی'' کہا تھا۔ انتہائی پروقار آواز تھی، ٹھہری ہوئی، مہذب اور خود اعتمادی سے بھرپور۔ مولانا کے

بعد جواہر لال نہرو آخری مقرر تھے۔ ان کی تقریر بھی نہایت شستہ اور شائستہ اردو میں تھی، لہجے میں اردو کا وہی آہنگ تھا اور وہی بے تکلف رکھ رکھاؤ جو اردو والوں کا خاصہ ہے۔ لیکن آواز درد میں ڈوبی ہوئی تھی۔ یہ جملہ انھوں نے دوبار کہا، ''رنج اور غم اور پریشانی ہے دماغ میں۔'' جنوری کی وہ سرد رات آہستہ لیکن ٹھنڈی بہتی ہوئی ہوا، دور دور تک دھندلاہٹ، بازار میں ریڈیو کے سامنے لوگوں کا خاموش سرنگوں ہجوم۔ مجھے وہ رات اور وہ آوازیں اور وہ احساس تنہائی کبھی نہ بھولا۔ مولانا اور جواہر لال کی آوازوں نے مجھے یہ بھی سکھایا کہ جذبات میں بہے بغیر بھی کس طرح روح کے کرب کا اظہار الفاظ میں کیا جا سکتا ہے۔ یہ بات میں نے غیر شعوری طور پر گرہ میں باندھ لی اور آج تک اسی پرکار بند رہنے کی سعی کرتا ہوں۔

میں نے گورنمنٹ جوبلی ہائی اسکول گورکھپور سے 1949 میں ہائی اسکول اور میاں صاحب جارج اسلامیہ انٹر کالج گورکھپور سے 1951 میں انٹرمیڈیٹ پاس کیا۔ مجھے جغرافیہ اور اقتصادیات زبردستی پڑھائی گئی تھیں اور میں نے امتحان کے لیے خاطر خواہ تیاری نہ کی تھی۔ ان مضامین میں بہت کم نمبر آنے کے سبب میں انٹرمیڈیٹ میں سکنڈ ڈویژن ہی لا سکا۔ بی۔ اے میں پھر مجھے یہی مضامین پڑھنے پڑے، لہٰذا بی۔ اے کا بھی نتیجہ سکنڈ ہی ڈویژن رہا۔ انگریزی میں نمبر البتہ بہت اچھے تھے، لیکن سور ما چنا بھاڑ نہیں پھوڑ سکتا۔ اسلامیہ کالج میں میرے شفیق استاد غلام مصطفی خاں رشیدی گورکھپوری مرحوم نے میرے ذہن اور شخصیت پر جو اثر ڈالا وہ ان تمام اثرات اور تاثرات سے بڑھ کر تھا جو میں نے اب تک کی طالب علمانہ زندگی میں حاصل کیا تھا۔ رشیدی صاحب ہمہ جہت شخصیت تھے۔ وہ انگریزی کے استاد تھے، انگریزی خوب لکھتے بولتے تھے لیکن اردو فارسی کا بھی ذوق ان کا بہت عمدہ تھا۔ اس پر مستزاد یہ کہ اردو کے اچھے شاعر تھے، اور ان کی عام معلومات بھی وافر تھیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ اپنے شاگردوں میں ادب کے تئیں ولولہ اور شوق پیدا کر دیتے اور ہونہار طالب علم کی ہمت افزائی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھتے تھے۔ بی۔ اے میں میرے انگریزی کے استاد رام ادھار سنگھ بھی بہت ذوق وشوق سے پڑھاتے تھے اور مجھ پر بہت مہربان تھے۔ انگریزی وہ خوب بولتے تھے لیکن لہجہ پوربی تھا۔ ان میں یہ قابل رشک بات میں نے دیکھی کہ وہ تیاری کے بغیر بھی بہت اچھا پڑھا دیتے تھے۔ اس معاملے میں ان کی حیثیت میرے لیے مثالی استاد کی سی تھی۔

انٹرمیڈیٹ اور بی۔ اے کے زمانے (1949 تا 1953) میں مجھے ترقی پسند ادب یا ترقی پسندی، کے فکری اور سیاسی مضمرات کا تھوڑا بہت مطالعہ کرنے کا موقع ملا۔ رشیدی صاحب ترقی پسند تو نہ تھے لیکن اردو

www.urduchannel.in

کے ترقی پسند ادب سے ان کی واقفیت اچھی اور ہمدردانہ تھی۔ میرے دو بہت قریبی دوست اظہار عثمانی اور عبدالحی خاں کم وبیش ترقی پسند خیالات کے حامل تھے۔ اظہار عثمانی غیر معمولی مطالعے اور ذہانت کا شخص تھا۔ میرے زمانہ طالب علمی کے ساتھیوں میں دو دوست سب سے زیادہ ذہین تھے اور وہ میری شخصیت کی تعمیر میں کچھ شریک رہے۔ ان میں سب سے اول تو اعظم گڑھ کا ساتھی ونود کمار گوڑ تھا جو آگے چل کر مشہور سائنس داں بنا اور حکومت ہند میں سکریٹری بھی رہا۔ ونود کی اردو بہت اچھی تھی، بعد میں اس نے اپنی انگریز بیوی کو بھی اردو سکھا دی اور مجھ سے اس کا تعلق خاطر اردو ہی کے سبب برقرار رہا۔ دوسرا دوست یہی اظہار عثمانی تھا جو بارہویں درجے تک پہنچتے پہنچتے مارکس اور لینن کی کئی کتابیں پڑھ چکا تھا اور کمیونسٹ بن گیا تھا۔ اس سے بہت گہری دوستی کے باوجود مجھ پر ترقی پسندی یا کمیونزم کا جادو نہ چل سکا۔ اس کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ مجھے اپنی تہذیب اور روایت کا بہت گہرا احساس شروع سے تھا، اور مجھے یہ بات معلوم تھی کہ ترقی پسند نظام ادب اور اشترا کی نظام حکومت میں اسلامی (مسلم) تہذیب اور روایت کی کوئی جگہ نہ ہوگی۔ میرا خیال ہے وسط ایشیا کی مسلمان ریاستوں میں روس اور پھر سوویٹ روس کے استبداد اور سوویٹ روس کے ہاتھوں وہاں کی مسلمان تہذیب اور روایت کی تاراجی کا جتنا احساس مجھے اس نوعمری میں تھا، اتنا شاید میری عمر کے کسی بھی لڑکے یا لڑکی کو نہ تھا۔ دوسری بات یہ تھی کہ کمیونزم کے فلسفے سے مجھے کوئی ہمدردی نہ تھی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب میں گیارہویں درجے میں تھا تو مجھے ایک انگریزی کتاب ہاتھ لگی جس میں دنیا کے مختلف جدید فلسفیانہ نظموں پر بحث تھی۔ اشترا کیت پر مضمون کسی پروفیسر جان میک مرے (John MacMurray) کا تھا، بعنوان Dialectical Materialism as Philosophy اس مضمون میں موصوف نے جدلیاتی مادیت کے فلسفے کو طرح طرح سے رد کیا تھا۔ لیکن انھوں نے نا تسیت (Nazism) کے گن بھی گائے تھے۔ میں ان کے مخفی گوشوارۂ عمل کو تو نہ سمجھ سکا، لیکن جدلیاتی مادیت کے رد میں انہوں نے جو کچھ لکھا تھا وہ مجھے بہت وثوق انگیز معلوم ہوا اور اس مضمون کا جتنا حصہ جدلیاتی مادیت کے بارے میں تھا، میں نے اس کا ترجمہ کر ڈالا جو شاید کہیں شائع بھی ہوا۔

اشترا کیت، جدلیاتی مادیت، ترقی پسندی، جو بھی کہیں، ان دنوں یہ ہمارے لیے کم وبیش ہم معنی اصطلاحیں تھیں۔ یعنی فلسفہ تو جدلیاتی مادیت تھا، اشترا کیت اس کا سیاسی روپ تھی اور ترقی پسندی اس کا ادبی روپ۔ اشترا کیت کے بارے میں میری معلومات کا ایک ذریعہ میرے والد کے ایک دوست احسن سعید علوی تھے جن کی شخصیت ان کی سیاہ چمکیلی داڑھی، پٹے دار سیاہ بالوں اور کھدر کے لباس کی وجہ سے مجھے بہت ممتاز لگتی

تھی۔ان کے بارے میں مجھے کہیں سے معلوم ہوا تھا کہ وہ شروع شروع میں پکے کمیونسٹ تھے لیکن کچھ برس بعد انھوں نے کمیونسٹ پارٹی چھوڑ دی تھی اور بعد میں مذہب کا رنگ ان پر خوب گہرا چڑھ گیا تھا۔میرے والد کے برخلاف، وہ مزاج کے بہت شگفتہ تھے اور ہم لوگوں کی بات میں شریک ہوجایا کرتے تھے۔ایک دن میں نے ہمت کرکے ان سے پوچھا کہ آپ نے کمیونزم سے علیٰحدگی کیوں اختیار کرلی۔اس بات کو آج باون چون برس ہونے کو آئے،لیکن مجھے ان کا جواب حرف بہ حرف یاد ہے۔انھوں نے کہا: ''کمیونسٹوں میں بداخلاقی بہت ہے۔ میں خود بہت بداخلاق تھا۔مجھے احساس ہوا کہ یہ بداخلاقی دنیا میں چل نہیں سکتی۔'' مجھے یہ پوچھنے کی ہمت نہ ہوئی کہ بداخلاقی سے ان کی مراد Political Immorality تھی یا ذاتی بداخلاقی۔اغلب ہے کہ دونوں ہی مراد رہی ہوں، کیونکہ میں لینن کے اس قول سے واقف تھا کہ پارٹی کا مفاد ہی اچھائی برائی کا معیار ہے۔

جہاں تک ترقی پسند ادب کا معاملہ ہے،تو میں بے شک ترقی پسند ادیبوں اور ان کے معاصروں سے بہت متاثر تھا۔کرشن چندر، بیدی، منٹو، عصمت، محمد حسن عسکری، ساحر لدھیانوی، احمد ندیم قاسمی، معین احسن جذبی، عزیز احمد، یہ سب ہی مجھے اہم اور بامعنی لگتے تھے۔اس وقت میرے ذہن میں ترقی پسند اور غیر ترقی پسند کی تفریق سیاسی سطح پر تو تھی،لیکن معاصر اردو ادب کی سطح پر میرا خیال تھا کہ یہ سب لوگ پڑھنے کے لائق ہیں۔ تنقید کے میدان میں آل احمد سرور بھی مجھے بہت وثوق انگیز، یقین افروز، اور اقتدار دار (Authoritative) اور راہ راست پر معلوم ہوتے تھے۔ہاں محمد حسن عسکری کی علیت کے ساتھ ان کی خود اعتمادی، مغربی اور فرانسیسی ادب سے ان کی فوری اور بے تکلف شناسائی کسی اور ہی عالم کی چیز تھی۔مجھے یاد ہے کہ سرور صاحب جس زمانے میں سومرسٹ ماہم (Somerset Maugham) پر تعریفی مضمون لکھ رہے تھے، اس زمانے میں عسکری صاحب لورکا اور جوائس کے متعلق باتیں کرتے تھے۔ماہم کا معتقد میں بھی تھا،لیکن لورکا، جوائس، یا پروست کی بات ہی اور تھی۔سومرسٹ ماہم جیسے ان کے سامنے ویسے ہی تھے جیسے قرۃ العین حیدر یا عبداللہ حسین کے آگے عادل رشید۔محمد حسن عسکری اردو کے واحد نقاد ہیں جن کی تحریر پڑھ کر میری ہمت چھوٹ جاتی تھی کہ بھلا میں اس طرح کب اور کس طرح لکھ پاؤں گا۔

آہستہ آہستہ مجھ پر ترقی پسندی کے بارے میں دو تین باتیں عیاں ہوئیں۔ایک تو یہ کہ اس کے نظریۂ ادب میں تنگی بہت ہے۔مجھے یہ دیکھ کر افسوس ہوا کہ اقبال تک کے لیے ان کے ہاں وہ جگہ نہیں جس کے وہ میری نظر میں سراسر حق دار تھے۔والد صاحب کی تربیت اور توجہ کی بنا پر اقبال تو میری رگ رگ میں ماں کے

www.urduchannel.in

دودھ کی طرح رواں و رقصاں تھے۔اور یہاں معاملہ ہی دیگر تھا۔اس تنگ نظری کا نتیجہ یہ بھی ہوا کہ خود ان کے بڑے لوگ مثلاً فیض بھی پس پشت ڈال دیے جانے کے خطرے کی زد میں تھے۔اور دوسرا نتیجہ یہ تھا کہ یہاں تازہ کاری اور تازہ خیالی کی گنجائش کم ہوتی جاتی تھی۔سیاسی عقیدے کی درستی کو ادبی فکر کی درستی کے مرادف قرار دیا جانے لگا تھا۔شاید 1951 تھا، یا 1952، جب ساحر ہوشیار پوری نے کانپور سے اپنا رسالہ ''چندن'' بڑی آب و تاب سے نکالا۔اس کے ایک صفحے پر ممتاز حسین کی تصویر تھی اور نیچے لکھا تھا: ''اردو تنقید کا سرخ شہسوار، ممتاز حسین۔'' یہ عنوان ایک لمحے کے لیے تو مجھ میں ایک تھرتھری سی پیدا کر گیا،لیکن جب ذرا رک کر سوچا تو بات سمجھ میں نہ آئی کہ تنقید میں ''سرخ شہسوار'' ہونے کے کیا فائدے ہیں۔

دوسری بات جو مجھے بہت کھٹکتی تھی (اس میں شاید رشک کا بھی عنصر شامل ہو) وہ ترقی پسندوں کی اسطور سازی (Mythification) تھی۔وہ ہر ''عوامی'' تحریک یا ''عوامی تحریک'' سے منسلک اور متعلق ہر واقعے اور ہر شخص کو تو اسطور میں بدلتے ہی تھے، اپنے پسندیدہ ادیبوں کو بھی اسطوری اور مسحور کن شخصیت بنا کر پیش کرتے تھے۔میں نے مایاکافسکی پر ایک مضمون پڑھا تھا، شاید ''شاہراہ'' میں، جس میں مایاکافسکی کی بے انتہا مقبولیت اور اس کی شخصیت کے ''شاعرانہ'' یا Bohemian پہلوؤں کو بڑے دل آویز طور پر پیش کیا گیا تھا۔ماسکو میں مایاکافسکی اپنا کلام سنا رہا ہے۔ہال کھچا کھچ بھرا ہوا ہے، باہر بھی لوگوں کے ٹھٹھ لگے ہیں۔مایاکافسکی کے کپڑے ڈھیلے ڈھالے اور ذرا میلے کچیلے سے ہیں۔وہ بار بار اپنی ڈھیلی پتلون کو کھینچ کر اوپر لاتا ہے لیکن پتلون پھر کھسک جاتی ہے۔سارے مجمعے پر شاعری کا جادو چل رہا ہے،لیکن پتلون کا اوپر نیچے کھینچنا لطف میں مخل بھی ہے۔

''مایاکافسکی تم اپنی پتلون بار بار اوپر کیوں کھینچتے ہو؟'' ایک لڑکی کچھ ہسٹیریائی انداز میں بول پڑتی ہے۔

''تو کیا تم چاہتی ہو کہ یہ نیچے گر پڑے؟'' مایاکافسکی نظم پڑھتے ہی پڑھتے جواب دیتا ہے۔

مضمون میں مایاکافسکی کو تقریباً سوویٹ کلچر ہیرو (Soviet Culture- Hero) بنا کر پیش کیا گیا تھا،لیکن اس کی خودکشی کا، انقلاب روس کی حقیقت سے اس کی بے اطمینانی، مایوسی اور فریب شکستگی کا کہیں ذکر نہ تھا۔کچھ ایسا ہی انداز ''ترقی پسند ادب کے معمار'' نامی سلسلۂ کتب کا تھا۔مجاز یا منٹو شاعر اور افسانہ نگار نہیں بلکہ افسانوی دنیا کے شہزادے معلوم ہوتے تھے۔ذاتی زندگی اور کردار کتنا ہی رومانی اور دلکش کیوں نہ ہو، اس سے

ادب کی خوبی کہاں ظاہر ہوتی تھی؟ اور میں تو بچپن ہی میں یہ سبق سیکھ چکا تھا کہ ظاہر اور باطن ایک نہیں ہوتے۔ زندگی کے بارے میں ترقی پسندوں کا نظریہ بہت یک رخا اور بچکانہ حد تک سادہ معلوم ہوتا تھا۔ میں گیارہویں میں رہا ہوں گا جب ہم لوگوں نے گورکی اور اس کے ناول ''ماں'' (Mother) کا بہت غلغلہ سنا۔ میں بھی کہیں سے مانگ کر وہ کتاب لے آیا۔ ان دنوں میری انگریزی پڑھنے کی رفتار بہت سست تھی، لیکن میں نے کئی دن میں وہ ناول پڑھ ہی ڈالا اور اسے ختم کر کے میں نے سوچا کہ پھر ہوا کیا؟ ناول میں کچھ برے لوگ تھے، کچھ اچھے لوگ تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ یہ بھی ہندوؤں کی طرح کی ذاتیں ہیں، کہ دولت مند اور اقتدار والے لوگ برے ہیں اور برے ہی رہیں گے اور مزدور اور محنت کش لوگ اچھے ہیں اور وہ اچھے ہی رہیں گے۔ میرا دل ان لوگوں سے بالکل اچاٹ ہو گیا۔ میں یہ بھی جانتا تھا کہ سارے کا سارا گورکی ایسا نہیں۔ کچھ مدت بعد مجھے اس کا شاہکار افسانہ ''چھبیس مرد اور ایک عورت'' (Twenty-six men and a Girl) پڑھنے کا موقع ملا۔ تھا تو وہ بھی محنت کش لوگوں کے بارے میں، مگر وہاں انسانی فطرت اور جبلت کی پیچیدگیاں تھیں، صورت حال اول سے آخر تک غیر متعین اور کئی معنویتوں کی حامل تھی۔ مجھے یاد نہیں کہ مجھ سے زیادہ عمر یا تجربے والے کسی ترقی پسند دوست نے مجھے وہ افسانہ پڑھنے کا مشورہ دیا ہو۔ ''تم نے Mother پڑھی کہ نہیں؟'' یہ تو سب پوچھتے تھے۔

ان دنوں ذہین مسلمان نوجوانوں یا نوعمروں کے سامنے دانشوری کی ایک اور راہ تھی۔ جماعت اسلامی اس وقت اشتراکیت اور جدلیاتی مادیت کے مقابلے میں ایسے اسلام کا تصور پیش کر رہی تھی جو کمیونزم کی ہی طرح ساری دنیا میں انقلاب اور سماجی تغیر لانے کا دعوے دار تھا لیکن جس کا راستہ اور طریق عمل کمیونسٹوں سے بالکل الگ اور مختلف تھے۔ میری طرح بہت سے نوعمر مسلمان لڑکے جنھیں ترقی پسندی سے لگاؤ نہ تھا، یا جو ترقی پسندی سے اکتا چکے تھے، لامحالہ جماعت اسلامی کی طرف جھکے۔ ہم لوگوں کے لیے نجات اللہ صدیقی کی شخصیت نمونۂ کار تھی۔ نجات اللہ صدیقی اس وقت اسلامیہ کالج چھوڑ کر رامپور مدرسۂ جماعت اسلامی میں عربی اور اسلامیات پڑھنے چلے گئے تھے۔ لیکن ان کا نام ہر طرف تھا کہ انھوں نے ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ دونوں میں سارے صوبے میں اچھی پوزیشن حاصل کی تھی۔ وہ ہم لوگوں کے کچھ عزیز بھی ہوتے تھے۔ سب سے بڑی بات یہ کہ اس کساد بازاری اور مسلمانوں کے لیے تنگی اور سختی کے زمانے میں وہ اپنی مرضی سے دنیا چھوڑ کر دین حاصل کرنے کے لیے گئے تھے۔ اور اس میں ان کے گھر والوں کی مرضی شامل تھی۔ میرے اسلامیہ کالج کے ساتھیوں میں اقبال احمد انصاری (بعد کے اقبال اے۔ انصاری)، انگریزی کے پروفیسر اور حقوق انسانی و حقوق

www.urduchannel.in

اقلیت کے لیے نبرد آزما دانشور اور ابرار حسین خان (بعد کے ڈاکٹر ابرار اعظمی) جماعت اسلامی کی طرف جھکے۔ اس زمانے میں جماعت اسلامی کے ہم خیال بہت سے لکھنے والے جگہ جگہ موجود تھے۔ یہ لوگ عمومی طور پر خود کو ''تعمیر پسند'' اور اپنی انجمن کو ''انجمن تعمیر پسند مصنفین'' کہتے تھے۔ میں نے ترقی پسند حلقے میں اٹھنا بیٹھنا ترک کر کے تعمیر پسند حلقے میں آنا جانا شروع کر دیا۔ جماعت اسلامی کا ادبی رسالہ اس وقت کوئی نہ تھا، لیکن اس کے اصلاحی یا تبلیغی رسالوں میں ادب بکثرت شائع ہوتا تھا۔ اسی زمانے میں (1950) یا اس سے کچھ پہلے، میں نے ''گلستان'' بند کر دیا تھا، شاعری بھی تقریباً چھوڑ دی تھی اور افسانے یا کبھی کبھی تنقید لکھنے لگ گیا تھا۔ سرور صاحب نے جذبی صاحب کے مجموعے ''فروزاں'' پر جو دیباچہ لکھا تھا اس کا تنقیدی اسلوب مجھے بہت مرغوب طبع آیا تھا۔ نئے زمانے کے شاعروں میں جذبی، ساحر، حفیظ جالندھری اور فیض کا بہت سارا کلام مجھے زبانی یاد تھا۔ سرور صاحب کی طرز پر میں نے بھی جذبی صاحب پر ''میرا پسندیدہ شاعر'' کے نام سے مضمون لکھا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ میں نے تو سرور صاحب کی ہی باتیں دہرا دی ہیں۔

بہرحال، یہ بات مجھ پر بہت جلد صاف ہو گئی تھی کہ ''تعمیر پسند'' ادب میں تعمیر کے علاوہ بہت سارا انکار بھی تھا۔ اقبال تو خیر چل سکتے تھے، محسن کاکوروی جیسوں کی نعت بھی شاید ٹھیک تھی، بہت نرمی کی گئی تو حمید صدیقی لکھنوی کی نعت بھی قبول کی گئی لیکن ترقی پسند ادب تقریباً سارے کا سارا نا قبول تھا۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ میر اور غالب اور سودا اور ذوق وغیرہ اور خاص کر مثنویاں اور ہجویں اور قصیدے کم و بیش بالکل برادری باہر تھے۔ خیر، اس وقت میں یہ خیال کرتا تھا کہ جلدی کیا ہے، یہ معاملے طے ہو جائیں گے۔ فی الحال تو اچھا اور ''صالح'' ادب لکھنا میرا مقصود ہے۔ لہٰذا میں نے 1950/1951 میں اپنی پہلی طویل تحریر لکھی اور اسے ناولٹ قرار دیا۔ ان دنوں میرٹھ سے ایک رسالہ نیا نیا نکلا تھا۔ ''معیار''۔ یہ ہم لوگوں کے گوں کا رسالہ تھا کہ اس میں سبھی ''تعمیر پسند'' ادب لکھتے تھے۔ ایک صاحب جن کا نام شاید نجم الاسلام تھا، وہ اس کے مدیر تھے۔ حفیظ میرٹھی (جن کے کلام کے ہم سب پہلے ہی سے مداح تھے) بھی کسی حیثیت میں اس سے منسلک تھے۔ میرا ''ناولٹ'' (جسے شاید طویل افسانہ کہنا موزوں تر تھا) اسی ''معیار'' کی چار اشاعتوں میں بالاقساط چھپا۔ اس کا نام ''دلدل سے باہر'' تھا، اور اس کا پلاٹ بھی کچھ دلدل قسم کا تھا۔ میرے پاس اس کا مسودہ یا مبیضہ یا مطبوعہ کچھ بھی نہیں۔ آج جب یاد کرنے کی کوشش کرتا ہوں تو محسوس ہوتا ہے کہ پوری تحریر میں دنیا، اخلاق، ہندوستانی دیہات، متوسط الحال مسلم معاشرہ، ان سب چیزوں کے بارے میں سادہ لوح مفروضات ہی تھے۔

جماعت اسلامی سے میری بہت دن نہ بنی۔ پہلی مایوسی تو اس دن ہوئی جب جماعت نے کمیونسٹ پارٹی کے طرز پر ادب اور ادیبوں کو منظم کرنا چاہا۔ ایک نئی انجمن قائم کی گئی اور اس کا نام ''ادارۂ ادب اسلامی'' رکھا گیا (اور شاید اب بھی یہی نام ہے)۔ مجھے سخت کوفت ہوئی کہ لفظ ''ادارہ'' میں تو دفتر اور نوکر شاہی اور گشتی مراسلوں اور رجسٹروں کی مہک تھی، یعنی اس میں ہر اس چیز کے وجود کی تنبیہ تھی جس سے مجھے نفرت تھی اور جس نے مجھے ترقی پسندی سے برگشتہ خاطر کیا تھا۔ لیکن میں نے کہا، ابھی روز اول ہے، کچھ دن اور دیکھتے ہیں۔

دوسری مشکل یہ آئی کہ میں نے انٹرمیڈیٹ پاس کر کے بی۔اے میں نام لکھایا ہی تھا کہ ہارڈی کے ناولوں نے مجھے اپنی گرفت میں لے لیا۔ ہارڈی کے نام سے تو میں مجنوں صاحب کے مختصر ناولوں (یا ہندوستانی رنگ اور اردو زبان میں ہارڈی کے بعض ناولوں کی تلخیص) کے ذریعہ آشنا ہو چکا تھا۔ لیکن انگریزی میں پڑھنے کی نوبت نہ آئی تھی۔ انگریزی میں اس کا ایک ہی ناول میں نے پڑھا تھا کہ مجھ پر یہ بات بالکل عیاں ہوگئی کہ ہارڈی کے ناولوں کی تشکیک، محزونی، دنیا میں انصاف اور نیکی کے فقدان کا احساس، انسانی زندگی کے المیاتی ابعاد، یہ سب باتیں ''ادارۂ ادب اسلامی'' کے ایوانوں میں زیب نہ دیں گی۔ اور ہارڈی تھا کہ مجھے اپنی دنیا میں کھینچے لیے جا رہا تھا۔ اسی زمانے میں مجھے فرائڈ کی تحریروں کا ایک جامع انتخاب، برٹرینڈ رسل کی History of Western Philosophy، اے۔ سی۔ وارڈ (A.C.Ward) کی کتاب Twentieth Century Literature اور جدید انگریزی شاعری کے کئی انتخابات کالج لائبریری میں مل گئے۔ میں نے ان کتابوں کو پڑھ ڈالا۔ فرائڈ اور رسل پوری طرح سمجھ میں آئے یا نہیں، اس کے بارے میں کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا لیکن پڑھا میں نے انھیں خوب جی لگا کر۔ بہت سے انگریزی اور انگریزی کے توسط سے فرانسیسی اور روسی ناولوں کو میں انٹرمیڈیٹ میں اور بی۔اے کے پہلے سال میں پڑھ چکا تھا۔ بی۔اے کا دوسرا سال تھا کہ لائبریری کی نئی کتابوں میں مجھے آندرے ژید (Andre Gide) کا ناول The Coiners دکھائی دے گیا۔ عسکری صاحب کی تحریروں کے طفیل میں اس کے نام سے واقف تو تھا ہی، میں نے وہ ناول جلد از جلد پڑھ ڈالا۔ اس میں مجھے ایک نئی ہوشمندی اور دنیا کے بارے میں ایک چالاکی اور ٹھنڈی سوچ کا احساس ہوا جس کے مقابل ہارڈی کی شدت فکر اور کائناتی دردآلودگی ذرا سادہ مزاج لگتی تھی۔ لیکن میں ہارڈی ہی کا پرستار رہا اور دھیرے دھیرے کر کے میں نے اس کے وہ سب ناول پڑھ ڈالے جو کالج کی لائبریری میں دستیاب تھے۔

تو ایسی صورت حال میں ''ادارہ ادب اسلامی'' سے میری ذہنی اور روحانی دوری میں تیزی آنا لازمی

www.urduchannel.in

تھا۔ ادارے کی تنگ نظری، ادب کے بارے میں سطحی خیالات، اور معمولی، بے ضرر خوبیوں پر بھی ''اصلاحی'' اور ''تبلیغی'' عناصر کو مرجح ٹھہرانے اور زندگی کے بارے میں نہایت خط مستقیم کا سا رویہ رکھنے کے سبب یہ دوری آہستہ آہستہ مکمل مغائرت میں بدلنے لگی۔ بھلا ایسا ادبی نظریہ کس کام کا جو ادب کے مطالعے سے لطف کا عنصر منہا کر دے اور ادب کی سب سے بڑی خصوصیت سے انکار کر دے، کہ اس کے ذریعہ انسان کو اپنے وجود کی آگاہی، دوسروں کے وجود کا شعور، اور کائنات میں اپنے وجود اور مقام کے بارے میں علم حاصل ہوتا ہے۔ جب میں نے بی۔اے سال دوم کا امتحان دے کر گرمی کی چھٹیوں میں شیکسپیئر کو پڑھا تو میرا یہ احساس اور شدید ہوا کہ ادب کے بارے میں ہمارے ترقی پسند رہنما اور ادارۂ ادب اسلامی کے بزرگ دونوں ہی کے تصورات ناقص ہیں، اور ناقص ہی نہیں، وہ اچھے ادب کو سمجھنے کے لیے ناکافی ہیں اور عمومی طور پر اچھے ادب کی تخلیق میں ہارج بھی ہیں۔ مختصراً یہ کہ میں ادب کی کوئی ایسی تعریف، یا ادیب کے لئے کوئی ایسا لائحہ عمل قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھا جو مجھے غالب، ہارڈی، اور شیکسپیئر سے محروم کر دے۔

محمد حسن عسکری نے کسی جگہ پر شیکسپیئر کا ذکر کرتے ہوئے اس کے ڈرامے A Winter Tale کے چوتھے باب سے یہ مصرعے نقل کیے ہیں:

Daffodils
That come before the swallow dares, and take
The winds of March with beauty.

موقع یہ ہے کہ ڈرامے کی ہیروئن پرڈیٹا (Perdita) ایک مدت تک جلا وطنی میں تھی، چند لوگوں سے اس کی ملاقات ہوتی ہے اور پھولوں، گجروں اور پھول کے زیوروں کے تذکرے میں وہ پھولوں کے نام اور ان کی صفات بتانے لگتی ہے۔ ڈیفوڈل کا پھول بہار کا اولین پھول ہوتا ہے، اس لیے وہ کہتی ہے کہ ڈیفوڈل تو اس وقت آجاتے ہیں جب جنوب میں سردیاں گزار کر واپس آنے والی ابابیلیں بھی آنے کی ہمت نہیں کرتیں۔ ڈیفوڈل لوٹ آتے ہیں اور مارچ کی ہواؤں کو اپنے حسن سے زیرنگیں کر لیتے ہیں۔ عسکری صاحب نے شیکسپیئر کے لفظوں dares اور take کی غیر معمولی بلاغت کی بات کی ہے۔ پھولوں کے چلے جانے اور پھر واپس آنے کے مضمون پر میں نے مدتوں بعد صیدی طہرانی کا ایک شعر پڑھا تو پتہ لگا کہ تہذیبوں کا اختلاف ایک ہی تجربے کو بیان کرنے میں کیسی کیسی طرفہ کاریاں پیدا کرتا ہے۔ صیدی طہرانی:

دلیل خواہش خوباں ہمیں بس عشق بازاں را

کہ گل یک سالہ راہ از بہر بلبل بازمی گردد

معشوقوں کے بھی دل میں چاہے جانے کی تمنا اور چاہنے والے کی پاس خاطری ہوتی ہے۔عاشقوں کے لیے اس کا ثبوت یہ کافی ہے کہ پھول چلے جاتے ہیں اور ایک سال کی مسافت طے کرکے بلبل کی خاطر پھر واپس آجاتے ہیں۔صیدی کا شعر ذاتی اور داخلی عالم کی بات کرتا ہے اور شیکسپیئر کے مصرعے کائناتی اور خارجی عالم کی بات کرتے ہیں۔حقیقت ایک ہی ہے لیکن دونوں کے یہاں اس کے معنی الگ الگ ہیں۔اور لطف یا حیرت کی بات یہ ہے کہ دونوں ہی معنی آفاقی طور پر سچے اور درست ہیں، لیکن ''حقیقت نگاری'' یا ''واقعیت'' کے معیار سے ساقط ہیں۔صیدی طہرانی کا شعر بھلے ہی میں نے شیکسپیئر کے مصرعے پڑھنے کے برسہا برس بعد پڑھا ہو، لیکن ادب کے طالب علم کی حیثیت سے میری تمنا یہی تھی کہ ادب کے سہارے انسان کے تمام تجربات کے تمام رنگوں کو دیکھنے، تمام خوشبوؤں کو سونگھنے، تمام سیاہیوں اور پستیوں کو جھیلنے اور تمام بلندیوں اور پاکیزگیوں کی متبرک فضاؤں میں اڑتے پھرنے کے لائق ہوسکوں۔میرے لڑکپن میں ادب کے جن نظریات کا بول بالا تھا وہ صیدی کے شعر یا شیکسپیئر کے مصرعوں کو محفل کے باہر تو نہ کردیتے لیکن ان کی مملکت میں ایسی شاعری وجود میں نہ آسکتی تھی، اور نہ ہی اس کی کچھ قدر بھی ممکن تھی۔اگر ہم اسے کہیں باہر سے لے بھی آتے۔ان کے یہاں تو ''واقعیت'' (Realism) اور ''حقیقت'' (Facts) کی تلاش ہے اور صیدی اور شیکسپیئر کے یہاں حقائق (Truth) ہیں جو اعداد وشمار کی کتابوں میں نہیں ملتے۔

بی۔اے کا امتحان (1953) دے کر میں نے خوب دل لگا کر شیکسپیئر اور غالب کو پڑھا۔کنگ لیئر (King Lear) میں ایڈگر (Edgar) کی یہ بات (باب پنجم، منظر دوم، مصرع 9 تا 11) میرے دل میں کیل کی طرح چبھی، لیکن بالآخر گلاب بن کر کھلی اور ٹھنڈک بن کر میری روح کے مساموں میں سما گئی:

Men must endure

Their going hence, even as their coming hither

Ripeness is all

دنیا سے جانے اور دنیا میں رہنے، دونوں کی کیفیتوں کو جاننے کے لیے غالب نے میری رہنمائی کی:

اچھا ہے سر انگشت حنائی کا تصور

www.urduchannel.in

دل میں نظر آتی تو ہے اک بوند لہو کی

کیوں ڈرتے ہو عشاق کی بے حوصلگی سے

یاں تو کوئی سنتا نہیں فریاد کسو کی

دشنے نے کبھی منہ نہ لگایا ہو جگر کو

خنجر نے کبھی بات نہ پوچھی ہو گلو کی

صد حیف وہ ناکام کہ اک عمر سے غالب

حسرت میں رہے ایک بت عربدہ جو کی

لیکن اوتھیلو (Othello) کو تو کسی بت عربدہ جو نے نہیں، بلکہ اپنی ہی طبع ہلاکت پسند نے قعر مرگ میں ڈال دیا تھا (باب پنجم، منظر دوم، مصرع 340 تا 344):

I pray you, in your letters,

When you shall these unlucky deeds relate,

Speak of me as I am; nothing extenuate,

Nor set down aught in malic, then you must speak

Of one that loved not wisey but too well;

غالب کے یہاں محبت اور زندگی ایک ہی شے ہیں، لیکن محبت کی لذت اسی وقت ہے جب اس کا حاصل موت ہو۔ان کی دنیا میں فریادی یہ نہیں پکارتا کہ مجھ پر ظلم ہوا ہے۔وہ اس بات کی دہائی دیتا ہے کہ اس پر ظلم نہیں ہو رہا ہے۔لیکن وہی خنجر جس کے لیے غالب کی تمنا تھی کہ معشوق کے ہاتھ میں ہو اور عاشق کی گردن پر پھرے، اوتھیلو ہی کے ہاتھوں اس کے اپنے جگر میں اتر جاتا ہے۔اوتھیلو اہل عالم سے انصاف طلب تھا کہ میرے بارے میں بے کم و کاست لکھنا، کچھ معافی تلافی کی بات نہ کرنا۔میں وہ ہوں جس نے ٹوٹ کر محبت تو کی، لیکن خود غرضی سے بھرپور کی۔وہ اپنے بارے میں جانتا ہے کہ he loved no wisely، اور یہ کہ عشق میں wisdom یعنی حکمت یہ ہے کہ انسان خود کو معشوق کے ہاتھوں میں مردہ تصور کرلے۔(میں نے کئی سال بعد، بلکہ ایک عمر بعد، مولانا روم کی مثنوی پڑھی تو اس میں یہ شعر دیکھا:

جملہ معشوق است و عاشق پردۂ

اوتھیلو کی کم عقلی یہ نہ تھی کہ اس نے اپنی معشوق پر اعتماد نہ کیا۔ اس کی کم عقلی یہ تھی کہ اس نے خود کو معشوق سے الگ وجود فرض کیا۔ اور یہی وجہ تھی کہ اوتھیلو اپنے خنجر سے مرا، معشوق کے خنجر سے نہیں۔

شیکسپیئر کی نظم Venus and Adonis میں نے پہلی بار 31 مئی 1953 کو پڑھی۔ اس وقت میری عمر سترہ برس کچھ مہینے تھی۔ گیارہ بارہ سو مصرعوں کی اس نظم پر میں نے جگہ جگہ حاشیے لکھے ہیں، جواب تقریباً پچاس برس بعد بچکانہ معلوم ہوتے ہیں۔ حسب ذیل دو بند نظم کے تقریباً آخر میں ہیں۔ ان کے درمیان میں میرا حاشیہ ہے: True, quite true۔ اب اس فقرے کو دیکھ کر میں کچھ محجوبی سے مسکراتا ہوں لیکن ان مصرعوں کا ترجمہ کیے بغیر بھی نہیں رہ سکتا۔ وینس (Venus) اپنے عاشق اڈونس (Adonis) کے ماتم میں روتے ہوئے کہتی ہے:

عشق وہاں شک میں مبتلا ہوگا جہاں خوف کا کوئی محل نہ ہو
اور جہاں معاملہ اعتماد کے بالکل لائق نہ ہو، وہاں وہ بے خوف رہے گا
وہ زاحم بھی ہوگا اور حد سے زیادہ ظالم بھی
اور جہاں وہ بے انتہا منصف محسوس ہوگا وہاں سب سے زیادہ فریبی ہوگا
جہاں وہ سب سے زیادہ سیدھا لگے گا وہاں سب سے زیادہ بے راہرو ہوگا
وہ خوف دے گا شجاعت کو، ہمت دے گا بزدلوں کو

***

وہ جنگوں کا، اور حادثات ہلاکت خیز کا سبب بنے گا
وہ باپ بیٹے کے درمیان مناقشہ پیدا کرے گا
وہ ہر بے اطمینانی اور آزردگی کا غلام ہوگا
جیسے سوکھی سوختنی آگ کی محکوم ہوتی ہے
چونکہ عشق نے میرے دلبر کو عین عالم جوانی میں مٹا ڈالا ہے
اس لیے جو بہترین عاشق ہوں گے وہ اپنی محبت کا پھل نہ کھا سکیں گے.

میں نے آخری حاشیے میں لکھا تھا کہ نظم پڑھ لینے کے بہت دیر بعد تک بھی اس کی تشنگی دماغ میں

www.urduchannel.in

گونجتی رہے گی۔ افسوس کہ میرا ترجمہ اس قدر سپاٹ ہے کہ مجھے خود شرم آرہی ہے، لیکن شاید آج کی زبان میں اس نظم کا ترجمہ ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ اس کے لیے تو رومی کی زبان اور انھیں کا قلم چاہیے۔ یہاں Venus and Adonis کا ذکر کرنے، اور ان مصرعوں کا روکھا سوکھا ترجمہ پیش کرنے اور ان پر اپنے ننھے منے حاشیے کو نقل کرنے سے مقصود صرف یہ ہے کہ آپ کو اپنی اس وقت کی ذہنی اور روحانی کیفیت سے آگاہ کرسکوں، ورنہ اس نظم کی باریکیاں اس وقت کی کچی عمر میں تو کجا، آج بھی پوری طرح سمجھنے کا دعویٰ میں نہیں کرسکتا۔

◆◆◆

دستِ خود دہانِ خود

شمس الرحمن فاروقی

کبھی کبھی مجھ پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوتی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ میرے اندر کوئی چیز بے چین ہے، ابل رہی ہے، تڑپ رہی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ کوئی اور شے ہے، میں نہیں ہوں۔ کیوں کہ میں، وہ میں جسے ابن سینا نے انسان کے شعورِ وجود (self awareness) سے تعبیر کیا تھا، وہ تو اپنی جگہ ہے لیکن کوئی اور کوئی بالکل نامعلوم شے میرے اندر ہے اور وہ الفاظ نہیں بلکہ حرکات کے ذریعے اپنا اظہار چاہتی ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میں اپنے ہاتھ پاؤں، سر، گردن، سینہ سب کو جھنجھوڑ ڈالوں، ان کو الگ الگ اور ایک ساتھ، ایک ہی آہنگ میں اور مختلف آہنگ میں متحرک کر دوں۔ سارا زمانہ میرے ساتھ رقص کرے، ساری دنیا میرے اندر رقص کرے۔ میں اس اس طرح تھرکوں اور اس اس طرح چکر ماروں کہ وہ چیز جو میرے اندر بھڑک رہی ہے، سرد ہو جائے۔ پہلے ظاہر ہو پھر سرد ہو جائے۔ یا شاید اس کے سرد ہونے کی مجھے کوئی اتنی پروا نہیں ہوتی، جتنی اس بات کی ہوتی ہے کہ وہ ظاہر ہو جائے۔ میں اپنے اس ''میں'' کو، جو ابن سینا کا ''میں'' ہے اور شاید روزمرّہ کی دنیا میں نظر آنے والے لوگوں کے لیے ایک بے رنگ ''میں'' ہے، اس کو بتا دوں کہ میرے اعضا الگ الگ جان رکھتے ہیں، الگ الگ شخصیت رکھتے ہیں اور جب میں کسی پیچیدہ آہنگ کسی بے عقل و ہوش گت پر اپنے اعضا کو حرکت میں لاؤں تو میرے دوسرے والے ''میں'' کو معلوم ہو جائے کہ وہی میرا عقلِ کل نہیں ہے، مجھ میں ایک عارفانہ جنوں بھی ہے، جو میرے اعضا پر حاوی ہو سکتا ہے۔

ممکن ہے اس کیفیت کو تخلیقی عمل کا پیش خیمہ کہا یا سمجھا جائے۔ میں تو صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ میری یہ کیفیت دو چار دس سیکنڈ سے زیادہ نہیں رہتی۔ اور اس کیفیت کے حاوی ہونے سے فوراً پہلے یا فوراً بعد میں نے کوئی شعر نہیں کہا بلکہ اس کیفیت کے بعد شعر گوئی کی طرف دھیان ہی نہیں جاتا۔ تو ممکن ہے یہ ایک طرح کا جنون ہی ہو اور میری شعر گوئی اس جنون کے دورے کی روک تھام کرتی ہو، یعنی چوں کہ میں کبھی کبھی شعر کہہ لیتا ہوں،

www.urduchannel.in

اس لیے مجھ پر اس جنون کے دورے کم پڑتے ہیں اور اگر میں شاعر نہ ہوتا تو شاید اس جنون کا بیش از بیش شکار ہو جاتا۔ لیکن میں یہ ضرور کہہ سکتا ہوں کہ شعر گوئی میرے لیے جنون یا تخلیقی جذبے کی شدید گرمی کا فوری اظہار کبھی نہیں رہی یعنی میرا دل ہجوم فکر سے مثل موج کبھی نہیں لرزا، مجھے یہ کبھی نہیں محسوس ہوا کہ شیشہ نازک ہے اور شراب آبگینہ گداز۔ مجھے یہ ضرور اکثر محسوس ہوا کہ زلفِ خیال نازک ہے اور اظہار کے لیے بے قرار ہے، لیکن یہ بے قراری آتش فشاں کے پھٹ پڑنے کی بے قراری نہیں بلکہ گہری زمین میں دبے ہوئے بیج کی بے قراری ہے جو آہستہ آہستہ، لیکن بے تکان استقلال کے ساتھ زمین کی بے حس اور بے پرواتہوں کو چیرتا ہے اور ایک نازک، آسانی سے کچل جانے والا جلدی سے سوکھ جانے والا اور سورج کی روشنی اور دنیا کی ہوا کا عاشق انکھوا بن کر نکلتا۔ اپنی ننھی ننھی آنکھیں کھولتا ہے، خود کو معاندانہ اور غیر ہمدرد ماحول میں پاتا ہے، خود کو اتنا خوب صورت نہیں پاتا جتنا وہ زیر زمین کی تاریکی میں سمجھ رہا تھا۔ لیکن اب جب وہ دنیا میں آ ہی گیا ہے تو وہ خلق کے سامنے اپنی رونمائی کے لیے تیار اور اپنی تقدیر پر شاکر رہتا ہے۔

تو ایسے شخص کا تخلیقی سفر کیا؟ تخلیقی سفر تو اس کا ہوتا ہے جو آخری منزل پر پہنچ چکا ہو یا پہنچنے والا ہو، جس کو اپنے پچھلے نشیب و فراز، اپنی نارسائیاں اور ناتجربہ کاریاں، اپنی غلطیاں اور اپنی فتح مندیاں اپنا بھلا برا، سب اچھا لگنے لگتا ہے۔ فاصلے کی دھند ماضی کے تمام نقوش پر افشاں بکھیر دیتی ہے۔ اس وقت اپنی غلطیاں اور کمزوریاں، اپنی گذشتہ خامیاں اور خام کاریاں سب اچھی معلوم ہونے لگتی ہیں، مسافر مسکرا کر کہتا ہے، شادم از زندگی خویش کہ کارے کردم۔ میں تو ابھی شعر گوئی کو کار طفلاں سے بھی زیادہ مشکل سمجھتا ہوں، ہر نظم اور ہر غزل کے بعد تھوڑی دیر خوش رہ کر بہت دیر تک سوچتا ہوں کہ اظہار کی یہ راہ کس منزل کو گئی؟ میں نے کیا سیکھا، کیا پایا؟ ایلیٹ کہتا ہے کہ جب تک میں نظم نہ پوری کر لوں مجھے کیسے معلوم ہو کہ میں کیا کہنا چاہتا تھا؟ جب تک نظم عدم میں ہے، کسے معلوم کہ وہ کیا کہے گی؟ اور میرے بارے میں بعض لوگوں نے کہا کہ شمس الرحمن صاحب کے یہاں نظم گوئی سے زیادہ نظم سازی کا رنگ نظر آتا ہے۔ کیوں نہیں؟ جب نظم بوند بوند کر کے کاغذ پر اترتی ہے تو میں جیکسن پالک (Jackson Pollock) کی طرح کیوں نہ اس کو ادھر ادھر بڑھنے بڑھانے میں مدد دوں؟ جیکسن پالک کینوس کے بڑے سے ٹکڑے پر بہت سے رنگ انڈیل دیتا تھا اور پھر لمبے لمبے بانس نما برش کی مدد سے ان رنگوں کو کینوس پر ان سمتوں میں پھیلاتا تھا، جدھر وہ جانا چاہیں۔ جب نظم پوری ہو گی تب ہی تو میں بتا سکوں گا کہ میں کیا کہہ رہا تھا، کیا کہنا چاہتا تھا؟ جب تمام کینوس پر رنگ پھیل جائیں تب ہی تو میں آپ کو دکھاؤں کہ دیکھیے

رنگوں کے اس بڑے سے دھبے میں، جس سے میں نے تصویر شروع کی تھی، یہ شکلیں پنہاں تھیں۔

میں نے پہلا شعر آٹھ سال کی عمر میں کہا تھا۔ میرا بچپن شاید کچھ بہت خوش وخرم، کچھ بہت فارغ البال، محبت اور یگانگت سے کچھ بہت بھرپور نہ تھا یا شاید رہا ہو لیکن اس وقت مجھے ایسا ہی لگتا تھا کہ میں بہت تنہا، بہت دکھی، بہت بیگانہ اور اندر ہی اندر گھٹنے پسنے والے شخص ہوں اور آج کوئی چالیس سال بعد، مجھے وہ گھر، وہ شہر، وہ فضا، سب اچھی طرح یاد ہیں جن میں وہ شعر میری زبان سے نکلا تھا۔ لیکن میں سوچتا ہوں کہ بچپن میں ناخوشی اور تلخ تنہائی کا جو احساس مجھے تھا، اس کے لیے اپنے والدین یا اپنے ماحول کو ذمہ دار ٹھہرانا ٹھیک نہیں، کیوں کہ اس وقت میری عمر اور میرا مزاج دونوں اس منزل پر اور اس رنگ میں تھے کہ اپنے بزرگوں کی ہر بات غلط، ان کا ہر رویہ تکلیف دہ، ان کا ہر فیصلہ مخالف معلوم ہوتا تھا۔ ممکن ہے بچپن کی چھوٹی موٹی ناآسودگیوں کو میرے hyperactive تخیل نے بڑھا چڑھا کر اس طرح میرے سامنے رکھا ہو کہ اچھی بھلی زندگی بھی تلخ معلوم ہونے لگی ہو۔ بہرحال، میرا وہ شعر جس کا پہلا مصرع مجھے اب تک یاد ہے۔ معلوم کیا کسی کو مرا حال زار ہے، اپنی عمر کے لحاظ سے بڈھا، اپنے طرز کے لحاظ سے پھیکا اور اپنی زندگی کے لحاظ سے خفیہ تھا، کیوں کہ اسے اپنے والدین کو سنانے کی ہمت مجھ میں نہ تھی۔ اپنے خیال میں تو میں انھیں کے ظلم و جور کے خلاف احتجاج کر رہا تھا، اس لیے ان سے داد طلب کس طرح ہوتا؟ دوستوں میں کسی کو سنانے کی ہمت نہ تھی، کیوں کہ ان میں کوئی ایسا نہ تھا جس سے خستگی کی داد پانے کی توقع ہوتی۔ لیکن میں الٹے سیدھے، موزوں اور ناموزوں شعر کہتا رہا۔ بہت کم، لیکن کہتا رہا۔ وہ عجیب کیفیت جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے، اس زمانے میں بھی تھی، لیکن ان دنوں اس کا اظہار بھی ممکن تھا۔ کیوں کہ میں دوڑ بھاگ کر، یا اکیلے میں چیخ چلا کر ایک حد تک اس اجنبی کو ظاہر کر سکتا تھا جو مجھ میں پردہ پوش تھا۔ مگر میری شاعری میں عشقیہ عناصر یا جنسی عناصر بہت دیر میں داخل ہوئے۔ شاید اس وجہ سے کہ میں کٹر مذہبی خاندان کی اولاد تھا اور شاید اس وجہ سے بھی کہ میرا فن اتنا پختہ نہ ہوا تھا کہ ان معاملات کو تخیلی تجربے میں ڈھال سکے اور اس وجہ سے بھی کہ میں بڑا ہونے کے ساتھ ساتھ بوڑھا بھی ہوتا جا رہا تھا۔ مجھے شعوری طور پر ایسا کوئی احساس یا دعویٰ نہ تھا کہ مجھے دنیا میں بہت بڑے بڑے کام کرنے ہیں، اس لیے مجھے عشق و محبت جیسے غیر سنجیدہ یا خطرناک معاملات سے دور رہنا چاہیے۔ لیکن مجھے یہ احساس ضرور تھا کہ مجھے بہت سا پڑھنا ہے، کیوں پڑھنا ہے؟ اس کا بھی کوئی واضح جواب میرے پاس نہ تھا، شاید سوائے اس کے کہ چوں کہ میں کھیل کود میں بہت کم زور تھا، اس لیے اپنے ہم چشموں میں ممتاز ہونے اور ممتاز رہنے کے لیے کسی اور راہ پر چلنا ہوگا اور

www.urduchannel.in

یہ جواب بھی میں آج دے رہا ہوں۔ جب میں گزشتہ ماہ و سال کو ایک حد تک صاف اور معروضی طور پر دیکھ سکتا ہوں۔ اس وقت تو مجھے یہی کہنا تھا کہ مجھے پڑھنے کا شوق ہے، اس لیے پڑھ رہا ہوں۔

پہلا شعر کہنے کے لیے مجھے کوئی خاص کاوش نہیں کرنی پڑی تھی، لیکن اس شعر پر اگلا شعر کبھی نہ ہوسکا۔ میری یہ مشکل آج بھی باقی ہے۔ میں ایک دو شعر یا مصرعے تو نسبتاً جلد کہہ لیتا ہوں، لیکن پھر راستہ مخدوش ہوجاتا ہے۔ غزل ہو یا نظم، ایک بیٹھک میں یا تھوڑے عرصے میں، شاذ ہی مکمل ہوتی ہے۔ میری اس عادت یا کم زوری کو میرے مطالعے سے استحکام ملا۔ ایک تو یہ کہ پڑھنے میں خود تخلیقی عمل کا مزہ ہے، اس لیے شعر گوئی بس منھ کا مزہ بدلنے والی چیز بن گئی۔ پھر دوسری بات یہ کہ میں نے اکثر شاعروں کے بارے میں پڑھا ہے یا سنا ہے کہ وہ بہت رک رک کر، بڑی مشکل سے شعر کہتے تھے۔ بعض شاعروں کے بارے میں پڑھا کہ وہ پرگوئی یا زود گوئی کو ناپسند کرتے تھے۔ ظاہر ہے کہ میں نے ایسے بھی شاعروں کے بارے میں پڑھا یا سنا ہوگا جو پرگوئی یا زود گوئی کو پسند کرتے تھے۔ لیکن میری طبیعت چوں کہ خود ہی کم گوئی کی طرف مائل تھی، اس لیے ایسے شعرا کے واقعات و اقوال زیادہ دل کو لگتے تھے جو کم گو تھے۔ پھر بھی میں نے ایک بیاض تو بنا ہی لی تھی۔ اور چوں کہ میرے گھر میں اقبال کا بہت چرچا تھا، اس لیے اس ٹوٹے پھوٹے کج مج زبان کلام پر اقبال کا اثر تکلیف دہ حد تک واضح تھا۔ پھر ایک دن وہ آیا جب میں نے اپنی بیاض پھاڑ کر پھینک دی اور شعر گوئی کی جگہ شعر کا ترجمہ کرنے کو اپنا طرز قرار دیا۔ انگریزی کی بہت سی شاعری پڑھنے، کچھ سمجھنے اور کچھ نہ سمجھنے اور اس سے بہت متاثر ہونے کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ دل میں ترجمے کی ہوک اٹھی۔ لہٰذا میں نے آڈن، ایلیٹ اور ان کے علاوہ کئی چھوٹے موٹے شعرا کے نثری ترجمے شروع کر دیے۔ نثر کی طرف مائل ہونے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ مجھے نثر کی قوت اور اس کی فطری نفاست کا احساس ہونے لگا تھا۔ محمد احسن فاروقی کا ایک جملہ کہ نثر میں بھی وزن (بہ معنی آہنگ) ہوتا ہے، میرے ذہن و دل میں تلاطم برپا کر گیا۔ ان دنوں میں سترہ اٹھارہ برس سے زیادہ کا نہ تھا، اور وقت گزاری کے لیے ایک چھوٹا سا ناول اور کئی چھوٹے افسانے لکھ چکا تھا۔ لیکن نثر نگاری کی ان مشقوں میں نثر کے اظہار کا کوئی عنصر نہ تھا، صرف افسانے اور افسانے کے مقصد و مفہوم کا اظہار منظور تھا۔ اس لیے اگرچہ میرا وہ ناول اور بہت سے افسانے شائع بھی ہوئے، میں انھیں اپنے تخلیقی سفر میں کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ ان کے برخلاف منظومات کے وہ نثری ترجمے، جو کم چھپے اور تعداد میں بھی کم تھے، مجھے زیادہ اہم معلوم ہوتے ہیں۔ مجھے اب تک یاد ہے کہ آڈن کی ایک نظم It's No Use Raising A Shout کا نثری ترجمہ مجھے بہت اچھا لگا تھا،

کیوں کہ میں نے اپنے خیال میں آڈن کی نظم کی کھردری اور کلبیاتی (cynical) لیکن ایک حد تک الم ناک آواز اپنے نثری آہنگ میں حاصل کر لی تھی۔

میری تخلیقی زندگی میں سب سے بڑا انقلاب اس وقت آیا جب میں نے شیکسپیئر، غالب اور بعض فارسی شعرا کو سنجیدگی سے پڑھا۔ میں نے اپنے دل میں فیصلہ کر لیا کہ شاعری صرف شاعری کا اظہار کرتی ہے اور نثر صرف نثر کا اظہار کرتی ہے۔ مقصدیت، تعمیریت، پیغام، اصلاح، یہ سب اصطلاحیں اگر بے معنی نہیں تو ثانوی ضرور ہیں۔ اس وقت میں نے جانا کہ شعر کا جواز اس بات میں نہیں ہے کہ کتنے لوگوں کے لیے سچا ہے بلکہ اس بات میں ہے کہ وہ اپنے آپ میں سچا ہے کہ نہیں۔ میں نے یہ بھی جانا کہ مختلف ہونا بھی شعر کی خوبی ہے۔ پھر بہت بعد میں مجھے اس بات کا بھی احساس ہوا کہ شعر کو مختلف بنانے کے لیے جذبہ کافی نہیں اور یہ کہ شعر تب ہوتا ہے جب وہ اپنی روایت میں ہو اور روایت سے باہر بھی ہو۔

◆◆◆

www.urduchannel.in

میں کون ہوں اے ہم نفساں

شمس الرحمن فاروقی

اپنی شاعری کے بارے میں لکھنا میرے لیے اتنا ہی مشکل ہے جتنا اپنا حلیہ بیان کرنا، لیکن حکم ایسا ہے کہ سرتابی کی مجال نہیں۔ لہٰذا یہ فرض کر کے لکھتا ہوں کہ میں خود نہیں لکھ رہا ہوں، بلکہ کوئی اور شخص میرے بارے میں اظہار خیال کر رہا ہے:

گفتن سخن از پایۂ غالب نہ زہوش است
امروز کہ مستم خبرے خواہم از او داد

یہ گفتگو ان باتوں میں سے صرف چند تک محدود رہے گی جو میری شاعری کے بارے میں وقتاً فوقتاً کہی یا لکھی گئی ہیں۔

شمس الرحمن فاروقی کے بارے میں عام خیال یہ ہے کہ اگرچہ تنقید میں وہ شدید قسم کی جدیدیت کی تبلیغ کرتے ہیں لیکن خود ان کی شاعری میں کلاسیکی رنگ غالب ہے۔ اس سلسلے میں پہلی بات تو یہ کہ بطور نقاد شمس الرحمن فاروقی کے یہاں اتنی وسعت نظر ہے کہ وہ بہ یک وقت میرا جی، راشد، اختر الایمان اور فیض کی شاعری کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور افتخار جالب، عادل منصوری، احمد ہمیش، محمد علوی اور عباس اطہر کو بھی پسند کرتے ہیں۔ غزل کے ایک اظہار کا نام وہ ظفر اقبال ہے جو کھردرا، تلخ و تند، کھلنڈرا، لفنگا اور مسٹنڈا ہے۔ اسی اظہار کا دوسرا نام وہ ظفر اقبال ہے جس کے یہاں کلاسیکی رکھ رکھاؤ، غالب کی سی پیچیدگی اور بیدل کی سی طباعی ہے۔ اس اظہار کا تیسرا نام شہر یار ہے، تو ناصر کاظمی بھی اس کا چوتھا نام ہے اور پانچواں نام احمد مشتاق ہے تو چھٹا نام سلیم احمد بھی ہے۔ وہ نقاد جو ان سب طرح کی شاعریوں کے لیے اپنے نظریات میں جواز نہ پیدا کر سکے، اسے جدید شاعری کا کامیاب نقاد نہیں کہا جا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ فاروقی بیک وقت خلیل الرحمن اعظمی، بلراج کومل، عمیق حنفی، زیب غوری، عرفان صدیقی، مجید امجد، زاہد ڈار، انیس ناگی، کمار پاشی، سلطان اختر، پرکاش فکری، کشور ناہید، شفیق فاطمہ شعریٰ، پریم کمار نظر جیسے مختلف طرز اور اسلوب کے شعرا کو اپنے تنقیدی دائرۂ کار کے اندر سمجھتے ہیں۔ رہا سوال خود فاروقی کا، تو انھوں نے بار بار کہا ہے کہ کلاسیکی شاعری اور جدید شاعری میں تسلسل، بلکہ ایک طرح

کی وحدت ہے اور جب تک اس تسلسل ، بلکہ وحدت کا پورا شعور نہ ہوگا، اس وقت تک کامیاب جدید شاعری ظہور میں نہ آسکے گی۔

دوسری بات یہ کہ جدید شاعری اور کلاسیکی شاعری میں بنیادی فرق اسلوب کا نہیں، بلکہ کائنات کے بارے میں رویہ (attitude) کا فرق ہے اور اس کائنات میں شاعر کے مقام کے بارے میں تصور کا فرق ہے ۔ فاروقی نے تو بہت پہلے کہا تھا کہ کلاسیکی شاعری اور جدید شاعری میں کوئی فرق نہیں۔ تیسری بات یہ کہ فاروقی کے یہاں تجربہ اور اسلوب میں نئی روشوں کی دریافت کا عمل بھی بہت نمایاں ہے۔ انھوں نے مختلف البحر نظموں کے تجربے کیے ہیں اور بہت کامیاب تجربے کیے ہیں۔ انھوں نے رباعی کو مروجہ آہنگ سے آزاد کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ انھوں نے شعر الصوت بمقابلہ شعر المعنی کی طرف بھی قدم اٹھایا ہے۔ فاروقی نے انسان کے وجود اور انسان کی معنویت کے بارے میں بار بار سوال اٹھائے ہیں۔ یہ خالص جدید رویہ ہے۔ فاروقی کے اسلوب میں اتنی لچک ہے کہ وہ نئی فارسی تراکیب اور الفاظ کو اسی آسانی سے استعمال کرتے ہیں جس آسانی سے وہ بظاہر آسان طرز کو اختیار کر لیتے ہیں۔ فاروقی کے خیال میں شاعر کو کسی ایک سانچے میں نہیں ڈھالا جاسکتا۔ اس کے یہاں تنوع اور بوقلمونی ہونا ضروری ہے۔ چوتھی بات یہ کہ یہ کوئی ضروری نہیں کہ نقاد شاعری کی ہر اس طرز کو خود بھی اختیار کرے جس کو وہ پسند کرتا ہے۔ نقاد کی وسعت اور گہرائی اس میں ہے کہ وہ مختلف اسالیب کا تجزیہ اور تحسین کرنے پر قادر ہو لیکن خود اپنی شاعری میں (اگر وہ شاعر بھی ہے) اپنا انداز برقرار رکھے۔

فاروقی کے بارے میں کہا گیا ہے کہ ان کے یہاں شعر گوئی سے زیادہ شعر سازی کی کیفیت ہے۔ اس سے مراد شاید یہ ہے کہ فاروقی کے یہاں جذبات کی وہ بے ساختگی ہے جسے ہم عام طور پر اردو شاعری سے منسوب کرتے ہیں۔ شعر گوئی اور شعر بازی جیسی اصطلاحیں دراصل خالص موضوعی اور ناقابل اعتبار ہیں کیونکہ شعر جس صورت میں ہمارے سامنے آتا ہے اس کے بارے میں کوئی حکم نہیں لگ سکتا کہ یہ کس طرح بنا ہے اور شعر سازی کوئی بری بات بھی نہیں۔ اگر شعر اچھا ہے تو یہ سب باتیں بے معنی ہیں اور اگر شعر اچھا نہیں ہے تو اس میں شعر گوئی کی کیفیت ہو یا کچھ اور، سب بے کار ہے ۔ فاروقی نے خود کہا ہے کہ ان کی نظم بے سمت Directionless ہوتی ہے ۔ یعنی وہ کسی منصوبے، کسی موضوع یا خیال کو سامنے رکھ کر نظم نہیں کہتے ۔ زیادہ تر نظمیں کسی ایک مصرعے سے شروع ہوتی ہیں اور کوئی ضروری نہیں کہ وہ مصرع نظم کا پہلا مصرع ہو۔ بعض اوقات ایک پیکر، کوئی استعارہ، کوئی تاثر نظم کا محرک بن جاتا ہے۔ غزل میں بھی فاروقی کا نقطۂ آغاز کوئی زمین یا کوئی نیم

www.urduchannel.in

مصرع ہی ہوتا ہے اور چونکہ نظم وغزل دونوں میں فاروقی براہ راست بات کہنے سے گریز کرتے ہیں اس لیے خارجی محرک ان کے لیے کسی کام کا نہیں ہوتا۔ احمد آباد کے فسادات پر ان کی رباعیاں اور حادثہ مراد آباد پر ان کی نظم (نمود پر شکستہ شب) اس بات کی دلیل ہیں کہ خارجی محرکات جب تک استعارے اور داخلی معروض کا روپ اختیار نہ کرلیں، فاروقی ان کو اپنی شاعری میں استعمال نہیں کرتے ۔

کہا گیا ہے کہ فاروقی کی شاعری بہت مشکل ہے ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ فاروقی کو سادہ بیانی پسند نہیں۔ غالب کا یہ شعر ان کی شاعری کا منشور قرار دیا جاسکتا ہے؛

سخن سادہ دلم رانہ فربند غالب
نکتہ چند ز تازہ بیانے بہ سخن آر

اس کی وجہ فاروقی کی افتادِ طبع تو ہے ہی لیکن اس میں قاری کا احترام بھی شامل ہے۔ یعنی فاروقی کی نظر میں قاری کوئی صحرائی اونٹ نہیں کہ جب تک اس کی ناک میں نکیل نہ ہو، راستے پر چلتا ہی نہیں۔ فاروقی کہتے ہیں کہ قاری کا شاعر پر حق ہے کہ اس کو دودھ پیتا بالک نہیں بلکہ بافہم، باشعور اور سنجیدہ سخن سنج سمجھا جائے۔ شعر کوئی شربت نہیں اور قاری کوئی بچہ نہیں کہ اس کو شربت چمچہ چمچہ کرکے پلایا جائے۔ شاعری سے لطف اندوز ہونے سے مراد یہ نہیں کہ شاعری خار پشت یا جھاواں جیسی چیز ہے جس سے بدن کو کھجایا یا رگڑا جائے تو لطف حاصل ہو۔ شاعری سے جو لطف ہوتا ہے اس کی بنیادی حیثیت ذہنی اور تخیلاتی ہوتی ہے۔ جذبات کو براہ راست برانگیخت کرنا ہو تو شاعری کی ضرورت نہیں، فلمی گیت نویس سے کام چل جائے گا۔ جو لوگ شاعری میں ''لذت'' کے جویا ہیں وہ شاعری اور شعر سنجی دونوں کی تخفیف قدر کرتے ہیں۔

کہا گیا ہے کہ فارقی کے یہاں نئی بحروں اور نئے استعاروں کی تلاش بہت زیادہ ہے، اس وجہ سے ان کے کلام میں تجریدی اور دانش ورانہ فضا ہے۔ یہ بات اتنی سطحی ہے کہ ہر اس شاعر پر صادق آتی ہے۔ جس نے زبان کی نیرنگیوں کو بھرپور برتنے کی کوشش کی ہو۔ تجرید اور تعقلاتی رنگ کی کثرت جدید شاعری کا خاص انداز ہے۔ اس کے ایک سرے پر اسرار اور تحیر ہے تو دوسرے سرے پر تفکر اور تدبر۔ اس رنگ کے کئی پہلو ہیں اور اس کا خاص اظہار بھی انگریزی اور فرانسیسی شعرا کے یہاں نظر آتا ہے۔

شمس الرحمن فاروقی نے طباعی، جدت اظہار اور جدت فکر کے جو نمونے اپنے کلام میں پیش کیے ہیں، ان پر کسی قدیم و جدید شاعر کی چھاپ نہیں ہے۔ ان کی شاعری ان کی تنقید کی ہی طرح کسی کی مرہون منت

نہیں۔نقاد کی حیثیت سے ان کی شخصیت نے لوگوں کو کچھ زیادہ ہی پریشان کیا ہے۔شاید اسی کیے زیادہ تر لوگ اپنی عافیت اسی میں سمجھتے ہیں کہ ان کی شاعری کو ضمنی حیثیت دیں کہ کہیں تو فاروقی کو پست کیا جاسکے۔بعض ایسے بھی ہیں مثلاً بلراج کومل، زیب غوری، شہر یار وغیرہ جو فاروقی کی شاعری کو ان کی تنقید سے زیادہ اہم سمجھتے ہیں۔ خود فاروقی نے اپنی شاعرانہ حیثیت کو منوانے کے لیے کوئی خاص کوشش نہیں کی ہے لیکن وہ شاعر فاروقی کو نقاد فاروقی سے الگ نہیں سمجھتے۔ایک کے بغیر دوسرے کو سمجھنا مشکل ہے۔

◆◆◆

www.urduchannel.in

میاں صاحب جارج اسلامیہ کالج گورکھپور: کچھ یادیں

شمس الرحمن فاروقی

مجھے میاں صاحب جارج اسلامیہ کالج گورکھپور کی بہت سی باتیں یاد ہیں۔اس وجہ سے نہیں کہ میں اس وقت وہاں پڑھنے گیا تھا جب میری عمر کم تھی، اور اس عمر کی باتیں انسان اکثر یاد رکھتا ہے۔میں ویزلی ہائی اسکول (Wesley High School) اعظم گڑھ (اب انٹر کالج) میں پڑھنے گیا تھا (1943) تو اس وقت میری عمر اور بھی کم تھی، یعنی اس وقت میں صرف آٹھ سال کا تھا۔لیکن وہاں کی باتیں مجھے اتنی یاد نہیں جتنی جارج اسلامیہ کی باتیں۔لہٰذا اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ جارج اسلامیہ کے اساتذہ اور طلبہ میں متعدد ایسے تھے جنھیں آسانی سے بھلایا نہیں جاسکتا ہے۔

میں نے 1949 میں گورنمنٹ جوبلی ہائی اسکول (اب انٹر کالج) گورکھپور سے ہائی اسکول پاس کیا اور نیا تعلیمی سال شروع ہوتے ہی میرا نام میاں صاحب جارج اسلامیہ کالج کے گیارہویں درجے میں لکھوادیا گیا۔لیکن یہ میری اور جارج اسلامیہ کالج کی پہلی ملاقات نہ تھی۔گذشتہ سال جب میں دسویں جماعت کا طالب علم تھا، میں نے جارج اسلامیہ کالج میں مضمون نویسی اور فی البدیہہ تقریر کے مقابلوں میں تیسرا انعام (مضمون نویسی) اور خاص انعام (فی البدیہہ تقریر) حاصل کیا تھا۔مجھے دو کتابیں انعام میں ملیں۔ایک تو جوش صاحب کا چھوٹا سا، لیکن مجلد مجموعہ ''شاعر کی راتیں'' تھا اور دوسرا تیغ الہٰ آبادی (بعد میں مصطفی زیدی) کا اتنا ہی چھوٹا سا غیر مجلد مجموعہ تھا ''روشنی''۔تیغ صاحب کا مجموعہ مجھے اس زمانے میں بھی بہت چھچھلا معلوم ہوا، بلکہ خدا اور مذہب پر ان کے حملے چھچھورپن اور رکاکت سے مملو معلوم ہوئے۔مجھے اس مجموعے کے بہت سے شعر یاد ہیں، اور ان کے بارے میں میری اب بھی یہی رائے ہے۔جوش صاحب کی کتاب مجھے نسبتاً زیادہ ''شاعرانہ'' معلوم ہوئی اور اس کے بھی بہت سے شعر مجھے اب تک یاد ہیں۔تیغ صاحب کی کتاب اب میرے پاس نہیں، لیکن ''شاعر کی راتیں'' خوش قسمتی سے محفوظ ہے۔اس پر 6 فروری، 1949 کی تاریخ پڑی ہے اور یہ بھی درج ہے کہ میں نے اسے دوسرے دن ختم کر لیا تھا۔

کالج میں جو مضامین مجھے پڑھنے پڑے ان میں انگریزی چھوڑ کر کسی سے بھی مجھے کچھ لگاؤ نہ تھا۔

انگریزی کے استاد جناب غلام مصطفیٰ خان رشیدی مرحوم نے اپنی طلاقت لسانی، تبحر علمی، پھر اچھے طالب علموں سے دلچسپی اور مسلسل ہمت افزائی کے ذریعے اور چند ہی دنوں میں سارے فرسٹ ایر کو اپنا گرویدہ کرلیا۔ مجھے اس بات کا فخر رہے گا کہ رشیدی صاحب مجھے اچھے طالب علموں میں شمار کرتے تھے اور میرے اردو ادبی ذوق کو بھی انھوں نے ہمیشہ تحسین کی نگاہ سے دیکھا۔ میں اپنی اردو تحریریں کبھی کبھی ان کو دکھاتا۔ ان کے مشورے نہایت ہمدردانہ اور باریک بینی سے مملو ہوتے تھے اور میں نے ان سے بہت فائدہ اٹھایا۔ رشیدی صاحب بہت عمدہ شاعر بھی تھے اور یہاں بھی ان کی مثال میرے لیے رہنمائی کا کام کرتی تھی۔

رشیدی صاحب کے بہت سے شعر مجھے یاد ہیں۔ وہ غزل اور نظم دونوں کہتے تھے، اور نظموں میں ان کی طویل نظم ''سراپا'' کے بہت چرچے تھے، لیکن وہ طالب علموں کے سامنے، یا عام محفلوں میں یہ نظم نہ سناتے تھے کہ اس میں کئی شعروں میں تکلف اور احتیاط کا دامن چھوڑ کر معشوق کے بدن کا بیان اور اس کے حسن کی ثنا کی گئی تھی۔ میری زندگی کے یادگار دنوں میں ایک دن وہ ہے، جب مسعود اختر جمال کسی مشاعرے میں گورکھپور آئے تھے۔ ان سے میری اور میرے ایک دوست کی کچھ ملاقات تھی۔ ہم لوگ انھیں راضی کر کے اپنے یہاں لے آئے اور جمال صاحب کے وعدے کا سہارا لے کر رشیدی صاحب کو اور گورکھپور کے مشہور شاعر ہندی گورکھپوری کو بھی بلالائے۔ یہ ان بزرگوں کی طالب علم نوازی اور ادب دوستی تھی کہ تینوں بے حیل وحجت تشریف لے آئے اور ہم لوگوں نے دیر تک ان کا کلام سنا۔ ہندی صاحب نے کیا سنایا، افسوس کہ یہ مجھے یاد نہیں، لیکن جمال صاحب نے میری درخواست پر اپنی مشہور طویل نظم ''صبح بنارس'' بڑے دلنشیں دھیمے ترنم سے سنائی تھی۔ مجھے کچھ شعر پہلے سے یاد تھے اور اب بھی یاد ہیں۔ نظم شروع ہوتی تھی:

صبح بنارس گنگ کنارے

ایک بند تھا:

دلکش منظر حد نظر تک
حد نظر تک دلکش منظر
جنبش لہروں میں ہلکی سی
جیسے فسوں بر لب ہو فسوں گر

رشیدی صاحب نے ہم لوگوں کی درخواست پر ''سراپا'' سنائی، لیکن اکثر شعر پھر بھی چھوڑ دیے، اور

www.urduchannel.in

مزاج کی شائستگی دیکھیے کہ انھوں نے کبھی ہم لوگوں سے مخاطب ہو کر نہ کہا، بلکہ ہمیشہ جمال صاحب یا ہندی صاحب سے کہتے، ''یہاں بہت سے شعر چھوٹتے ہیں۔'' جو شعر انھوں نے سنائے ان میں سے کچھ مجھے یاد رہ گئے مندرجہ ذیل شعر کے روشن اور لطیف جنسی پیکر مجھے اب بھی بے نظیر لگتے ہیں:

سینے سے ہے کلائی روشن وادی شانہ شانے سے
گورے سے گورے عضو بدن میں صبح کف پا عام نہیں

نظم کئی بحروں میں تھی، اور ہر بند میں کئی شعر تھے۔ ایک یہ شعر بھی اب تک میرے دل میں سنسنی پیدا کر دیتا ہے:

آکاش سے تارے چن لاؤں لمحوں کو ابد میں ضم کردوں
تم اپنی زباں سے کہہ تو دو پھر کوشش آدم کیا کہیے

افسوس کے اب وہ تینوں اللہ کو پیارے ہو چکے۔ ان جیسے شرافت کے پتلے، حسن خلق اور خوش لباسی کے مجسمے اب کہاں دیکھنے کو ملیں گے۔ تینوں شیروانی اور چوڑی مہری کے پاجاموں میں ملبوس، تینوں کے ہونٹوں پر پان کی سرخی، چہرے پر متین تبسم کی جھلک۔ رشیدی صاحب چھوٹے قد کے اور گورے تھے، ہندی صاحب بھی پستہ قد لیکن سانولے تھے اور تاریک شیشوں کی عینک لگاتے تھے۔ مسعود اختر جمال اچھے ہاتھ پاؤں کے اور گندم گوں تھے۔ تینوں کی پیشانیاں شرافت کے نور سے روشن تھیں۔ رشیدی صاحب نے شادی نہیں کی تھی۔ ان کے بارے میں مشہور تھا کہ رنگین مزاج اور حسن پرست تھے لیکن مدت مدید کے نیاز مندانہ اور شاگردانہ مراسم میں مجھے ان کی کوئی بات شرافت اور متانت سے سرمو متجاوز نہیں دکھائی دی۔

رشیدی صاحب کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا تھا کہ ان کے مجرد رہنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ عشق میں ناکام رہے تھے۔ ممکن ہے ایسا ہی ہو، لیکن ان کے کلام میں عشق کی سچی گرمی تھی اور مضامین کی کیفیت عشق میں ناکامی سے زیادہ محبوب کی بے وفائی کا پتہ دیتی تھی۔ وہ میرا لڑکپن تھا، مطالعہ اور فہم دونوں ہی محدود تھے اور عمر بھی ایسی کہ ہر دلکش کلام فوراً متاثر کرتا تھا۔ یہ وہ دن تھے جب جدید شعرا میں مجھے جذبی اور ساحر کا تقریباً سارا کلام، اور حفیظ جالندھری اور مجاز کا بہت سا کلام یاد تھا۔ لہٰذا اس زمانے میں رشیدی صاحب کے کلام سے متاثر ہونا کوئی خاص بات نہ تھی۔ لیکن آج بھی، نصف صدی سے کچھ زیادہ مدت گذر جانے کے بعد میں کہہ سکتا ہوں کہ عشق کی گرمی اور معشوق کی بے وفائی کا تجربہ رشیدی صاحب کی غزل میں بے نظیر بانکپن اور محزونی کے ساتھ ادا ہوا:

یہی ہے بہت کہ میں غائبانہ جبین عجز بچھا سکوں

ترا سنگِ در تو مرا نہیں کہ وہیں پہ سر کو جھکا سکوں
ہے ملاحتوں کا وہ حال جس پہ صباحتیں بھی نثار ہیں
میں تجھے بھی اپنی نگاہوں سے ترا حسن کاش دکھا سکوں
یہی آرزو ہے رشید یا کہ میں خاک ہونے سے پہلے اب
وہی زندگی وہی صحبتیں کبھی ایک بار تو پا سکوں

***

انداز و اشارات و کنایات نہیں ہیں
آنکھوں کے سوالات و جوابات نہیں ہیں
نظریں ہیں ابھی تک وہی پیمانۂ رقصاں
پر پینے پلانے کے اشارات نہیں ہیں
اب تک اسی خاموشی ناطق کے ہیں جلوے
اس نطق میں لیکن وہ خیالات نہیں ہیں
جھک جاتی ہیں اب بھی کبھی ملنے پہ نگاہیں
لیکن وہ محبت کے حجابات نہیں ہیں

****

نگاہیں کہہ رہی تھیں کچھ یکایک خامشی کیوں ہے
یہ دامانِ نوازش میں شکن آلودگی کیوں ہے
شکایت ہو کہ نفرت ہو کوئی انداز ہو لیکن
تمھیں ترکِ تعلق پر بھی یہ وابستگی کیوں ہے

پیمانۂ رقصاں، پینے پلانے کے اشارات، خاموشی ناطق، دامان نوازش میں شکن آلودگی، بھلا مجاز اور اختر شیرانی اس سے بہتر کیا کہتے؟ اور تمام اشعار، خاص کر پہلی غزل کی روانی اور کیفیت، اور اس کے ساتھ دوسرے شعر کا مضمون، اعلیٰ درجے کی شاعری ضمانت ہیں۔ رشیدی صاحب کو چھپنے چھپانے یا مشاعرہ پڑھنے سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ اسلامیہ کالج کے مشاعروں اور سالانہ میگزین میں وہ ضرور نظر آتے تھے۔ کاش کوئی اللہ کا

www.urduchannel.in

بندہ ان کا کلام وہاں سے جمع کر کے شائع کر دیتا۔

انگریزی کے دوسرے استاد ایک مدراسی (غالباً تامل بولنے والے) عیسائی مسٹر پی۔ آئی۔ کورئین (P.I. Kurien) تھے کورئین صاحب مدراسی لہجے میں انگریزی بولتے تھے جو ہم لوگوں کے لیے انوکھا اور ساتھ ہی ساتھ مرعوب کن تھا، کیونکہ ہم سمجھتے تھے کہ ان کا لہجہ اہل زبان جیسا ہے۔ اس زمانے میں مدراس (آج کے چنئی) میں انگریزی اس کثرت سے بولی جاتی تھی کہ ہم سب اسے وہاں کی دوسری زبان سمجھتے تھے اور یہ غلط نہ تھا۔ یہ اور بات کہ مدراسیوں کا انگریزی لہجہ اہل زبان کی طرح بالکل نہ تھا، لیکن یہ بات ہم لوگ اس وقت کہاں سمجھ سکتے تھے۔ بہرحال، کورئین صاحب چند مہینے بعد سینٹ اینڈ روز کالج (St. Andrew's College) چلے گئے۔ وہاں ایم۔ اے۔ تک پڑھائی ہوتی تھی اور وہ گورکھپور کا نہایت قدیمی اور مہتم بالشان کالج تھا۔ مجنوں صاحب بھی وہیں اردو اور انگریزی پڑھاتے تھے۔ ہم لوگ کورئین صاحب سے اس بنا پر بھی مرعوب ہوئے کہ انھیں بی۔ اے۔ پڑھانے کے لائق سمجھا گیا، لیکن رشیدی صاحب کی بات ہی اور تھی۔

ہمارے پرنسپل حامد علی خاں صاحب دبلے پتلے نہایت کم سخن تھے اور دھیمی آواز میں گفتگو کرتے تھے لیکن ناراض ہو جائیں تو ڈانٹ بھی دیا کرتے۔ انھوں نے کچھ دن ہم لوگوں کو الگ سے انگریزی صرف و نحو وغیرہ پڑھائی۔

اردو کے اساتذہ میں منظور علی صاحب کی نستعلیق صورت، عمدہ شیروانی، منجھی ہوئی آواز اور باوقار رکھ رکھاؤ سے لگتا تھا کہ وہ کسی بڑی یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں۔ شمس الآفاق صاحب شمس اردو کے دوسرے استاد تھے۔ وہ منظور صاحب کے مقابلے ذرا کم بارعب شخصیت کے مالک تھے۔ شیروانی اور بڑے پائینچوں کا پاجامہ وہ بھی پہنتے تھے۔ یہ لباس ان پر بھلا لگتا تھا۔ دیگر استادوں کی طرح شمس الآفاق صاحب بھی مجھ پر مہربان تھے۔ ایک بار میرے ایک افسانے کی انھوں نے بہت تعریف کی تھی۔

سائنس سے مجھے کوئی لگاؤ نہ تھا لیکن کیمسٹری کی لیبوریٹری سے اٹھنے والی پراسرار بدبوئیں مجھے ہمیشہ ان تقریباً مخبوط الحواس سائنس دانوں (Mad Scientists) کی یاد دلاتی تھیں، جو اس زمانے میں کئی انگریزی اور ایک آدھ اردو افسانوں میں نظر آتے تھے۔ لطف یہ کہ کیمسٹری کے لیکچرر صاحب (وہ بھی شاید کوئی مدراسی تھے، لیکن ہندو) کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ بہت بڑے سائنٹسٹ ہوتے لیکن ایک بار بڑے حادثے کا شکار ہو گئے۔ کہا جاتا تھا کہ وہ کیمسٹری کا کوئی بہت مشکل اور عالمانہ تجربہ کر رہے تھے جس میں طرح

طرح کی گیسیں بروئے کار لائی جاتی تھیں۔ان گیسوں میں کچھ ایسی بھی تھیں جنھوں نے ان کے دماغ پر اثر ڈالا اور وہ نیم مخبوط الحواس ہو گئے۔یہی وجہ تھی کہ وہ کسی بہت بڑی یونیورسٹی میں ہونے کے بجائے گورکھپور کے ایک چھوٹے سے انٹر کالج ہی میں لکچرر ہو سکے تھے۔حقیقت کیا تھی، یہ تو خدا ہی جانے لیکن ایک بار ان کا غصہ میں نے بھی دیکھا تھا۔وہ سب لڑکوں کو بھگاتے ہوئے لیبوریٹری کے باہر تک لے آئے تھے اور چیخ رہے تھے:

Get out! You are not fit to study!

ظاہر ہے کہ قصور لڑکوں ہی کا رہا ہوگا۔ہم لوگ ان کی لیبوریٹری کے سامنے سے چپ چاپ گذرتے، شور ہرگز نہ مچاتے تھے۔افسوس کہ ان کا نام بھول گیا ہوں لیکن ان کی شکل ٹھیک سے یاد ہے، پکا سانولا رنگ، موٹے موٹے ہونٹ، ماتھے پر شکن اور ناک پر عینک ہمیشہ رہتی۔

اقتصادیات کے استاد انتظار حسین صاحب مجھے اس لیے یاد ہیں کہ وہ کرکٹ کے عمدہ کھلاڑی تھے اور بریلی ضلع کی ٹیم میں مشہور زمانہ تیز گیند انداز اور ٹسٹ کھلاڑی محمد نثار صاحب کی گیندوں پر وکٹ کیپری کر چکے تھے۔کلاس میں وہ اقتصادیات کی اصطلاحات کے سوا ایک بھی لفظ انگریزی کا نہ بولتے تھے۔نہایت خوش مزاج اور خوش لباس شخص تھے۔موجودہ پرنسپل صاحب کے پیش رو پرنسپل صاحب کا نام چھوٹے خاں تھا۔ وہ بھی بڑے دبدبے کے پرنسپل تھے، انگریز نے انھیں ''خان صاحب'' کا خطاب بھی دیا تھا۔شیخ جکو صاحب کی لیاقت کا عالم یہ تھا کہ اگرچہ وہ سائنس کے طالب علم کبھی نہ رہے لیکن انھوں نے الٰہ آباد یونیورسٹی کے نامور پروفیسر گورکھ پرشاد کی کتاب، جو فلکیات اور علم ہیئت پر تھی، اس کا ترجمہ اردو میں کیا تھا۔یہ ترجمہ اعلیٰ درجے کے کاغذ پر ٹائپ کے حروف میں ہندوستانی اکیڈمی الٰہ آباد سے چھپا تھا۔پھر انگریزی گرامر اور ریاضی کے ماہر بابو گجادھر پرشاد تھے۔سارا کالج ان کا ادب کرتا تھا۔جغرافیہ کے لکچرر منیر صاحب تھے، نہایت نیک نفس اور کم گو۔وہ شاعر بھی تھے۔ہم لوگ ان کی خدمت میں تھوڑے بہت گستاخ تھے۔ہندی کے استاد کا نام بھول گیا ہوں، بہت سیدھے سادھے بھلے آدمی تھے۔ایک بار ان کی چھتری کلاس میں چھوٹ گئی تھی۔میں اسے اٹھائے ان کے پیچھے بھاگ کر گیا اور چھتری ان کی خدمت میں حاضر کردی۔انھوں نے گرم جوشی سے ''دھنیہ واد'' کہا۔مجھے یہ بات ان کے لہجے کی گرم جوشی کے باعث، اور اس سبب سے یاد رہ گئی کہ اب تک مجھے کسی نے ''دھنیہ واد'' نہ کہا تھا۔میرے کان Thank You اور ''شکریہ'' کے آشنا تھے۔

میں اردو کا طالب علم نہ تھا۔ہندی البتہ میں نے پڑھی، اس زمانے میں انٹر اور بی۔اے۔دونوں

www.urduchannel.in

میں غیر ہندی داں طالب علموں کو ''ابتدائی ہندی'' پڑھائی جاتی تھی۔انٹر میں ہم لوگوں نے ہندی کی ایک درسی کتاب ''ہندی ہلور'' نام کی پڑھی تھی۔ہم لوگ مدتوں اس نام سے لطف اندوز ہوتے رہے تھے۔اس زمانے میں ہندی کی نثر بہت غیر ترقی یافتہ تھی۔لیکن آج تو ہندی خوب اچھی لکھی جا رہی ہے اور اہل اردو پچھڑتے جا رہے ہیں۔) ادب سے میرے شغف کی بدولت منظور صاحب نے مجھے بزم ادب کا معتمد بنا دیا تھا۔اس کے پچھلے سال منظور صاحب کی نگرانی میں انشا کی شخصیت اور زندگی کے بارے میں انتہائی دلچسپ اور پر اثر ڈراما کالج میں ہوا تھا۔انشا، سعادت علی خاں اور جرأت کے کردار لڑکوں نے ادا کیے تھے ان کے نام بھول گیا ہوں، لیکن ان کے ادا کیے ہوئے مکالمے، ان کا طرز گفتار و رفتار، اب بھی مجھے یاد ہیں۔میں بے کھٹکے کہتا ہوں کہ اتنے عمدہ ڈرامے میں نے کم دیکھے ہیں۔اس سال ایک بڑا مشاعرہ بھی ہوا تھا، جس کے شعرا میں سید حامد اور ان کے شعر مجھے خوب یاد ہیں۔سید حامد ان دنوں آئی۔اے۔ایس۔میں کامیاب ہو کر گورکھپور میں ریجنل فوڈ کنٹرولر کے عہدے پر تھے اور ہمارے لیے ہیرو کا مرتبہ رکھتے تھے۔

منظور صاحب نے مجھے معتمد بزم ادب بنا تو دیا تھا لیکن جلد ہی انھیں اور مجھے معلوم ہوا کہ اس کام کے لیے جتنی محنت، ذمہ داری اور طالب علموں سے ملتے جلتے رہنے کی ضرورت ہے۔وہ میری بساط کے باہر ہے۔ لہٰذا میں نے استعفیٰ دے دیا جو بہ خوشی قبول کر لیا گیا۔

اردو کے ایک استاد مولوی صدیق صاحب تھے، منظور صاحب اور شمس الآفاق صاحب کے مقابلے میں وہ بالکل مولوی لگتے تھے، شاید جماعت اسلامی سے بھی منسلک تھے۔میں بزعم خود اردو میں مہارت رکھتا تھا اور خیال کرتا تھا کہ اردو کا کوئی شعر یا کلام ایسا نہیں جسے میں نہ سمجھ سکوں۔پھر ایک دن اونٹ پہاڑ کے نیچے آ گیا۔ ایک ساتھی نے مجھ سے کہا کہ مجھے سودا کا قصیدہ پڑھا دو:

سنگ کو اتنے لیے کرتا ہے پانی آسماں

میں نے کہا، لاؤ جھٹ پڑھا دیں گے۔لیکن جب کتاب کھلی تو میری زبان بند ہو گئی۔بھلا ایک شعر تو سمجھ میں آیا ہو۔میں کوئی بہانہ کر کے بھاگا بھاگ مولوی صدیق صاحب کے یہاں گیا۔وہ فرشتہ صفت شاید کسی کام میں مصروف رہے ہوں، لیکن انھوں نے نہایت خندہ پیشانی سے، اور مزے لے لے کر وہ قصیدہ مجھے پڑھایا۔میں اس وقت ان کا شکر گذار ہوا اور ہمیشہ کے لیے احسان مند بھی ہوں کہ ان کی پڑھائی سے مجھے معلوم ہوا کہ کلاسیکی ادب کی کیا خوبصورتیاں ہیں اور یہ کہ یہ سب اتنا آسان نہیں جتنا میں سمجھ رہا تھا۔

جارج اسلامیہ کی لائبریری اس زمانے میں اعلیٰ درجے کی انگریزی کتابوں، خاص کر یورپی فکشن کے انگریزی تراجم پر مبنی موٹی موٹی جلدوں سے بھری ہوئی تھی۔ میں نے کئی کتابیں وہاں سے نکال کر پڑھیں، گھر لے جانے کی اجازت نہ تھی۔ موجودہ زمانے کا حال نہیں کہہ سکتا۔ لیکن اس زمانے میں کالج لائبریری کا دارالمطالعہ تقریباً ہمیشہ لڑکوں سے بھرا رہتا تھا۔ غلام مصطفی صاحب اور شمس الآفاق صاحب بھی اکثر وہاں بیٹھتے تھے۔ کیا مجال کہ کسی طالب علم یا استاد کی آواز بلند ہوجائے، یا کرسی ہی کھینچنے کی آواز اونچی سنائی دے۔ میں فرسٹ ایر میں تھا تو سکنڈ ایر کے ایک مقبول اور اچھے طالب علم نے (افسوس کہ ان کا نام اب یاد نہیں) میری طرف اشارہ کر کے شاید کورئین صاحب سے، یا کسی اور سے مسکراتے ہوئے مجھے This little chap کہا۔ میری عمر کم تو تھی ہی، لیکن میں کچھ دبلا پتلا اور متوسط قد بھی تھا اور وہ صاحب تنومند اور بلند و بالا تھے۔ مجھے یاد ہے کہ This little chap کا خطاب مجھے کچھ برا نہ لگا، بلکہ اچھا ہی لگا کہ ان کی انگریزی با محاورہ تھی۔ اس وقت تک میری انگریزی کے چرچے بہت نہ تھے، لیکن واقف کار لوگ جانتے تھے۔ فرسٹ ایر کے شش ماہی امتحان میں انگریزی کے کسی پرچے میں ہمیں ''کتب بینی'' پر مضمون لکھنا تھا۔ میں لکھنے میں منہمک تھا اور ایک استاد سید تسنیم احمد میری پشت پر کھڑے دیکھ رہے تھے کہ میں کیا لکھ رہا ہوں۔ معاً ان کے منھ سے نکلا، ''اجی تم تو بہت اچھی انگریزی لکھتے ہو!'' پندرہ بیس لڑکے رہے ہوں گے، لیکن کوئی متوجہ نہ ہوا، کیونکہ اس وقت میرے ساتھی سبھی جان گئے تھے کہ میری انگریزی بہت اچھی ہے۔

شہر میں ایک اور لائبریری سے میرا رابطہ مدتوں رہا۔ یہ واحد لائبریری تھی، اور اس کے کرتا دھرتا، مالک، منیجر، سب کچھ واحد بھائی (واحد علی ہاشمی) تھے۔ اللہ بخشے واحد بھائی مرحوم سے میری اچھی نہ بنتی تھی، کیونکہ میں الماری سے بے تکلف کتاب نکال لینے کا عادی تھا، لیکن لائبریری کا ممبر نہ تھا۔ میری مالی حالت ہی ایسی نہ تھی کہ لائبریری کی بہت حقیر فیس ادا کر سکتا اور واحد بھائی کا خیال تھا کہ دارالمطالعہ میں بیٹھ کر پڑھنے کا استحقاق بھی انھیں کو ہے جو باضابطہ رکن کتب ہوں۔ دوسری بات یہ کہ طالب علم کی حیثیت سے میری سنجیدگی شاید واحد بھائی کی نظر میں بہت مشکوک تھی، کیونکہ میں افسانے، ناول، اور خاص کر جاسوسی ناول بہت پڑھتا تھا۔ ایک بار جب میں نے ان سے اختر حسین رائے پوری کی مترجمہ قاضی نذرالاسلام کی نظموں کے مجموعے ''پیغام شباب'' کی فرمائش کی تو انھوں نے سمجھا کہ میں عنوان سے دھوکا کھا کر اسے کوئی عشقیہ ناول سمجھا ہوں۔ انھوں نے کتاب مجھے دے تو دی لیکن کئی بار کہا کہ یہ آپ کے مطلب کی نہیں ہے۔

www.urduchannel.in

میں نے واحد بھائی جیسا فنافی الکتاب شخص نہیں دیکھا۔ انھوں نے اپنا تن من دھن سب لائبریری میں لگا دیا۔ خدا جانے ان کی روٹی کس طرح چلتی تھی اور کتابیں وہ کہاں سے خریدتے تھے۔ افسوس کہ وہ بھی راہی ملک عدم ہوئے اور ان کی لائبریری سب بکھر گئی۔

مجھ سے اوپر کے طالب علموں میں نجات اللہ صدیقی نے مجھے بہت متاثر کیا۔ وہ مجھ سے دو سال آگے تھے لہٰذا جب میں پہنچا تو وہ کالج چھوڑ چکے تھے۔ لیکن تمام کالج میں ان کی شہرت تھی، اور ہم لوگوں سے کچھ ان کی عزیزداری بھی تھی۔ انھوں نے انٹرمیڈیٹ میں سارے یو۔ پی۔ میں نواں مقام حاصل کیا تھا۔ یہ آج بھی بہت بڑی بات ہے، اور اس زمانے میں تو اور بھی بڑی بات تھی، کہ اس زمانے میں طالب علم نسبتاً کم تھے لیکن امتحان بہت سخت ہوتا تھا۔ انٹرمیڈیٹ میں فرسٹ کلاس لانا گویا چاند پر اترنا تھا۔ سکنڈ کلاس بھی بہت باعزت نتیجہ تھا۔ اکثریت تھرڈ کلاس والوں کی ہوتی تھی۔ پھر نجات اللہ صاحب نے نویں پوزیشن اس وقت حاصل کی تھی جب سارے ملک میں مسلمانوں کے دل مایوسی سے بھرے ہوئے تھے کہ ان کے ساتھ ایمان دارانہ سلوک بہت کم ہوتا تھا، اکثر حالات میں تو ہوتا ہی نہ تھا۔ نجات اللہ صاحب کی شاندار کامیابی سے کچھ ہی کم بڑی بات یہ تھی کہ انھوں نے انگریزی تعلیم جاری رکھنے کے بجائے رام پور میں جماعتِ اسلامی ان کے مدرسہ عالیہ میں اسلام اور عربی پڑھنے کا فیصلہ کیا۔

نجات اللہ صاحب ایک بار مجھے اسلامیہ کالج میں پرنسپل صاحب کے دفتر کے سامنے ملے تو میں نے پوچھا کہ آپ یہاں کیسے، تو انھوں نے اپنے ہاتھ میں ایک کاغذ کی طرف اشارہ کر کے جواب دیا:

''پرنسپل صاحب سے اپنے بارے میں ایک Testimonial (تصدیق نامہ) لینا ہے، اسی کا ڈرافٹ لایا ہوں۔''

میں اس وقت لفظ ''ڈرافٹ'' سے ناواقف تھا، کچھ غور کرنے پر سمجھ میں آیا کہ اس طرح کے مسودے کو، جس پر کسی اور کی منظوری یا دستخط ہونے ہوں، انگریزی میں ڈرافٹ کہتے ہیں۔ اور یہ بات بھی مجھے متاثر کن لگی کہ اپنے تصدیق نامے کا مسودہ نجات اللہ صاحب خود لائے تھے، یعنی انھیں اپنے اوپر اس قدر اعتماد ہے اور پرنسپل صاحب بھی ان پر اس قدر اعتبار کرتے ہیں کہ انھیں سے ان کا تصدیق نامہ لکھواتے ہیں۔ چونکہ یہ لفظ ''ڈرافٹ'' میں نے ان سے گویا حاصل کیا تھا اس لیے میں انھیں اپنا استاد سمجھتا ہوں۔ نجات اللہ صاحب موٹے شیشوں کی نیلگونی عینک لگاتے تھے، اس کا بھی ہم لوگوں پر بڑا رعب تھا۔ بعد میں جب میں جماعت

اسلامی سے متاثر ہوا اور نجات اللہ صاحب کبھی کبھی رام پور سے آتے تو ہم لوگوں کا محاسبہ کرتے کہ جماعت کی کتابیں ہم نے کتنی پڑھیں اور ان پر کس حد تک عمل پیرا ہوئے۔ یہ سلسلہ جلد ہی ختم ہو گیا۔

میرے ساتھیوں میں سب سے تیز اور لائق لڑکا اظہار عثمانی تھا۔ افسوس کہ وہ پاکستان چلا گیا۔ پاکستان سے اس کے خط کبھی کبھی آئے، پھر بند ہو گئے۔ اس کا ایک خط واحد بھائی کے پاس آیا تھا جس میں میری بڑی تعریف تھی کہ ان کا مطالعہ ''وسیع اور ہمہ گیر'' ہے۔ واحد بھائی کی رائے میرے بارے میں ایسی نہ تھی اس لیے انھیں یقین کرنے میں مشکل ہو رہی تھی کہ اظہار کی مراد مجھی سے ہے۔ انھوں نے اس کا خط مجھے دکھایا اور پوچھا، یہ کون صاحب ہیں جن کا ذکر اظہار صاحب نے کیا ہے۔ پاکستان جانے کے بعد اظہار نے کچھ بہت زیادہ ترقی نہ کی۔ شاید وہ کسی کالج میں لکچرر ہو گیا اور پھر بہت جلد اللہ کو پیارا ہو گیا۔ میرا اس کا رابطہ اس وقت سے بالکل ٹوٹ گیا تھا جب میں نے گورکھپور چھوڑا (1953)۔ اس کے مرنے کی خبر مجھے بہت بعد میں ملی۔ پھر اس کے بعد اظہار کا ذکر میں نے پاکستان میں تب سنا جب مظفر علی سید سے میری ملاقات ہوئی۔ دریغا کہ اب مظفر علی سید بھی اب ہمارے درمیان نہیں ہیں۔ انھوں نے میرا مضمون ''غبار کارواں'' پڑھا تھا جس میں اظہار کا ذکر تھا۔ انھوں نے بتایا کہ اظہار سے ان کی اچھی ملاقات تھی اور اس کی موت کار حادثے میں ہوئی تھی۔

اظہار کے ساتھ میرے دوسرے لائق دوست عبدالحی خاں، یامین اور ابرار حسین خاں تھے۔ عبدالحی خاں ڈاکٹر بنے اور تھوڑا بہت تصنیف و تالیف کا شوق انھوں نے کالج کے بعد برقرار رکھا لیکن موت نے انھیں بھی بہت جلد تاک لیا۔ یامین کو شعر گوئی کا ذوق تھا، ترنم بھی اس کا اچھا تھا۔ بھاری بھر کم، بذلہ سنج، کم جاننے والا لیکن زیادہ مرعوب کرنے والا، وہ بھی پاکستان چلا گیا۔ خدا جانے اس پر کیا بیتی۔ ابرار حسین خاں خود کو بہت لیے دیے رہنے والے، نہایت ذہین اور شعر فہم، لیکن بہت جلد پریشان ہو جانے والے، میرے قریب ترین دوست تھے۔ وہ گورکھپور سے علی گڑھ گئے، پھر انھوں نے تعلیمات میں پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری لی، شاعری میں ابرار اعظمی کے نام سے نام کمایا۔ اب وظیفہ یاب ہو کر اپنے گاؤں خالص پور، ضلع اعظم گڑھ میں رہتے ہیں۔ ان کے ساتھ ہمارا گھر کا سا آنا جانا اب بھی ہے۔

اقبال انصاری ہم لوگوں سے ایک سال پیچھے تھے لیکن ذہانت اور خوش مزاجی اور خوش صورتی کے سبب سے ہم لوگوں میں بہت مقبول تھے۔ انھوں نے بنارس میں انجینئرنگ میں داخلہ لیا، لیکن پھر انگریزی میں آ گئے اور اقبال اے۔ انصاری کے نام سے علی گڑھ میں انگریزی کے سر برآوردہ پروفیسر

www.urduchannel.in

بنے۔ اب بھی وہ علی گڑھ میں ہیں اور اقلیتوں اور انسانی حقوق کے لیے نبرد آزما کئی اداروں سے منسلک یا ان کے سربراہ ہیں۔

ہم سب پر جماعت اسلامی کا تھوڑا، یا بہت اثر پڑا۔ اظہار تو بہت جلد کمیونزم کی طرف مائل ہو گیا۔ اس نے تھوڑے ہی عرصے میں مارکس اور لینن کی تصنیفات پڑھ ڈالی تھیں۔ لیکن اس میں کٹرپن کا شائبہ نہ تھا، بڑا عالی دماغ شخص تھا۔ عبدالحی خاں بھی اشتراکیت کی طرف جھکے ہوئے تھے، لیکن ان کا رنگ ہلکا تھا۔ ابرار اعظمی اور اقبال انصاری دیر تک جماعت کی سرگرمیوں میں شریک رہے۔ دونوں کی مذہبیت اب بھی باقی ہے۔ لیکن جماعت سے وہ تعلق شاید اب نہیں رہ گیا، جماعت کے بارے میں خوش عقیدگی ابرار اعظمی میں بے شک اب تک ہے۔ بی۔ اے کا دوسرا سال ختم ہوتے ہوتے (1953) میں جماعت اسلامی سے منحرف، اور پھر بہت جلد متنفر ہو گیا۔ جماعت سے لگاؤ کے ساتھ ساتھ، یا اس کے باوجود، میں گورکھپور کی انجمن ترقی پسند مصنفین کے بھی جلسوں میں شریک ہوتا تھا۔ وہاں، اور بعض دوسرے جلسوں میں فراق صاحب کو دیکھنے اور سننے کا موقع کئی بار ملا۔ نامی گرامی ترقی پسندوں کا مداح ہونے کے باوجود مجھے ترقی پسندی کو گلے سے اتارنے (یا کم از کم گلے سے لگا لینے) کی توفیق کبھی نہ ہوئی۔ اس کی ایک وجہ شاید یہ تھی روس، اور پھر سوویٹ یونین نے وسط ایشیا کے مسلمان ممالک پر جو ظلم کیے تھے اور جس طرح اسلامی تہذیب کی بیخ کنی کی تھی، اس سے میں واقف تھا۔ انسانی حقوق کے احترام کے سلسلے میں بھی مجھے اسٹالن کے بارے میں کوئی خوش فہمی نہ تھی۔

ممکن ہے امتداد زمانہ کے سبب پرانی کہانیاں اب زیادہ رنگین معلوم ہوتی ہوں، لیکن مجھے تو یہی لگتا ہے کہ میری طالب علمی کے سب سے اچھے دن وہی تھے جو میں نے میاں صاحب جارج اسلامیہ کالج گورکھپور میں گذارے۔ انھیں کو یاد کر کے خوش ہو لیتا ہوں، ظفر خاں احسن کیا خوب کہہ گئے ہیں:

زبہر مستیم کے کا ربا جام و شراب افتد
مرا از گفتگوے بادہ سرخوش می تواں کردن

◆◆◆

باب دو

تصانیفِ فاروقی

www.urduchannel.in

I: تنقید و تحقیق:

1 **لفظ و معنی**

ناشر: شب خون کتاب گھر الہ آباد پہلا ایڈیشن 1968

مشمولات: ادب پر چند مبتدیانہ باتیں، شخصیت سے فرار ممکن نہیں، شعر کی ظاہری ہیئت، اردو وزن اور آہنگ کے کچھ مسائل، ترسیل کی ناکامی کا المیہ، شعر کا ابلاغ، شعر کی داخلی ہیئت، نئی شاعری: ایک امتحان، مغرب میں جدیدیت کی روایت، ٹی ایس ایلیٹ، سید خواجہ میر درد، ہندوستان میں نئی غزل۔

2 **فاروقی کے تبصرے**

ناشر: شب خون کتاب گھر الہ آباد پہلا ایڈیشن 1968

مشمولات: آبگینے/ حسن فرخ، اوراق مصور/ سکندر علی وجد، باز دید/ منیب الرحمن، بساطِ رقص/ مخدوم محی الدین، پیراہن شرر اور ایک خواب اور/ سردار جعفری، چاندنی اساڑھ کی/ راج نارائن راز، خالی مکان /محمد علوی، زخم تمنا/ مظہر امام، چراغوں کا سفر/ رام لعل، زمزمہ/ رشید کوثر فاروقی، لہر لہر ندیاں گہری/ زبیر رضوی، نارسیدہ/ وراث کرمانی، داراشکوہ/ قاضی عبدالستار، شب گزیدہ/ قاضی عبدالستار، ادب کا مطالعہ/ اطہر پرویز، ادبی قدریں اور نفسیات/ شکیل الرحمن، یہ باتیں ہماریاں/ شکیل الرحمن، آگہی اور بے باکی/ باقر مہدی، تنقید وتخلیق/ اسلوب احمد انصاری، زاویۂ نگاہ/ خلیل الرحمن، مجاز: حیات وشاعری/ منظر سلیم، چوری سے یاری تک/ وزیر آغا، دودھ کے دھلے/ وجاہت علی سندیلوی، ہم کہاں کے دانا ہیں/ محبوب بڑائی۔

3 **شعر، غیر شعر اور نثر**

ناشر: شب خون کتاب گھر الہ آباد پہلا ایڈیشن 1973، دوسرا ایڈیشن 1998

مشمولات: غبار کارواں، شعر غیر شعر اور نثر، ادب کے غیر ادبی معیار، علامت کی پہچان، صاحبِ ذوق قاری اور شعر کی سمجھ، نظم اور غزل کا امتیاز، مطالعہ اسلوب کا ایک سبق، افسانے کی حمایت میں۔1، افسانے کی حمایت میں۔2، آج کا مغربی ناول، تبصرہ نگاری کا فن، جدید ادب کا تنہا آدمی: نئے معاشرے کے ویرانے میں، پانچ ہم عصر، ن م راشد، غالب اور جدید ذہن، اردو شاعری پر غالب کا اثر، غالب کی مشکل پسندی، غالب کی ایک غزل کا تجزیہ،

www.urduchannel.in

برف اور سنگ مرمر، میر انیس کے مرثیے میں استعارے کا نظام، یے ٹس، اقبال اور الیٹ، غبار سرمہ آواز ست امروز۔

4 **افسانے کی حمایت میں**

ناشر: مکتبہ جامعہ لمیٹڈ نئی دہلی

پہلا ایڈیشن 1982، دوسرا ایڈیشن 2004، تیسرا ایڈیشن 2006

مشمولات: افسانے کی حمایت میں 1، افسانے کی حمایت میں 2، افسانے کی حمایت میں 3، افسانے کی تنقید سے متعلق چند مباحث، پلاٹ کا قصہ، افسانے میں کہانی پن کا مسئلہ، پریم چند کی تکنیک کا ایک پہلو، انور سجاد: انہدام یا تعمیر نو، قمر احسن: اثبات وافکار کی کشمکش، بلراج کومل کے افسانے، یلدرم کی بعض تحریروں میں جنسی اظہار، باز گوئی اور تازہ گوئی، دوسرے آدمی کا ڈرائنگ روم، چند کلمے بیانیہ کے بیان میں، نقد افسانہ اور افسانۂ نقد: ببیں تفاوت رہ۔

5 **تنقیدی افکار**

ناشر: پہلا ایڈیشن: 2014 رائٹرس گلڈ، الہ آباد، دوسرا ایڈیشن: 2004 قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی، تیسرا اضافہ ایڈیشن: 2014 بیکن بکس لاہور

مشمولات: پہلے ایڈیشن میں: کیا نظریاتی تنقید ممکن ہے؟ جدید شعری جمالیات، ارسطو کا نظریہ ادب، ''ہماری شاعری'' پر ایک نظر ثانی، نثری نظم یا نثر میں شاعری، نظم کیا ہے، اردو لغات اور لغت نگاری، شاعری کا ابتدائی سبق۔

دوسرے ایڈیشن میں: ادبی تخلیق اور ادبی تنقید، تعبیر کی شرح، اواخر صدی میں تنقید پر غور وخوض۔

تیسرے ایڈیشن میں اضافہ: داستان اور ناول۔ بعض بنیادی مباحث، اصنافِ سخن۔

6 **اثبات ونفی**

ناشر پہلا ایڈیشن: 1986 مکتبہ جامعہ لمیٹڈ نئی دہلی، دوسرا ایڈیشن: 2011 مکتبہ جامعہ لمیٹڈ نئی دہلی بہ اشتراک قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی۔

مشمولات: اقبال کا لفظیاتی نظام، اقبال کا عروضی نظام، اقبال کے حق میں ایک ردعمل، نظیر اکبر آبادی کی کائنات، اردو شاعری پر انیس کا اثر، 'دستور الاصلاح' اور اصلاح الاصلاح، محمد علی جوہر کی سیاسی غزل، جاں نثار اختر اور نیا استعارہ، اریب: جدید نظم کا شاعر، ناظر کاظمی: برگِ نے کے بعد، محمد علوی: دوسرا ورق اور

www.urduchannel.in

تیسری کتاب، سکوت سنگ اور صدائے درد، لوحِ بدن، بانی: نئے انوکھے موڑ بدلنے والا میں۔

7 **تفہیم غالب**

ناشر: غالب انسٹی ٹیوٹ نئی دہلی 1989

مشمولات: قدیم وجدید شعریات کی روشنی میں غالب کے منتخب اشعار کی تشریح

8 **شعرِ شور انگیز (جلد اول)**

ناشر: ترقی اردو بیورو، نئی دہلی 1990

مشمولات

باب اول	:	خدائے سخن میر کہ غالب
باب دوم	:	غالب کی میری
باب سوم	:	میر کی زبان میں روزمرہ یا استعارہ۔1
باب چہارم	:	میر کی زبان میں روزمرہ یا استعارہ۔2
باب پنجم	:	انسانی تعلقات کی شاعری
باب ششم	:	چوں خمیر آمد بدست نانبا
باب ہفتم	:	دریائے اعظم
باب ہشتم	:	بحرِ میر
باب نہم	:	شعرِ شور انگیز

غزلیاتِ میر کا انتخاب، مفصل اور سیر حاصل مطالعے کے ساتھ: ردیف 'الف'

9 **شعرِ شور انگیز (جلد دوم)**

ناشر: ترقی اردو بیورو، نئی دہلی پہلا ایڈیشن 1991

مشمولات: غزلیاتِ میر کا انتخاب، مفصل اور سیر حاصل مطالعے کے ساتھ: ردیف 'ب' تا 'م'

10 **شعرِ شور انگیز (جلد سوم)**

ناشر: ترقی اردو بیورو، نئی دہلی پہلا ایڈیشن 1992

مشمولات: غزلیات میر کا انتخاب، مفصل اور سیر حاصل مطالعے کے ساتھ: ردیف 'ن' تا 'ہ'

11 **شعرِ شور انگیز (جلد چہارم)**

ناشر: ترقی اردو بیورو، نئی دہلی پہلا ایڈیشن 1994

مشمولات: غزلیات میر کا انتخاب، مفصل اور سیر حاصل مطالعے کے ساتھ: ردیف 'ی'

12 **انداز گفتگو کیا ھے**

ناشر: مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ، نئی دہلی پہلا ایڈیشن 1993

مشمولات: اردو غزل کی روایت اور اقبال، انداز گفتگو کیا ہے، اردو غزل کی روایت اور فراق، اردو غزل کی روایت اور فراق: پسِ نوشت، جس کا دیوان کم از گلشنِ کشمیر نہیں، ذوق کی غزل، خلیل الرحمن اعظمی کی غزل، منیب الرحمن کی شاعری، گرد باد کی نشو ونما، شاخِ اظہار کا نیا پھول: زیب غوری، مصور سبزواری: نئی راہوں کا مسافر، کلاسیکی غزل کی شعریات کا خاکہ، سادگی، اصلیت اور جوش۔

13 **اردو غزل کے اہم موڑ**

ناشر: غالب اکاڈمی نئی دہلی پہلا ایڈیشن 1997 اور دوسرا ایڈیشن: 2000، تیسرا اضافہ شدہ ایڈیشن: 2006، چوتھا ایڈیشن : 2015

مشمولات: 1996 میں غالب اکاڈمی نئی دہلی کے زیر اہتمام دیا گیا غالب یادگاری خطبہ جس میں اٹھارویں صدی میں رائج ادبی نظریات اور ان کی عملی صورت کے چند پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا ہے۔

14 **داستان امیر حمزہ: زبانی بیانیہ، بیان کنندہ اور سامعین**

ناشر: مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ، نئی دہلی پہلا ایڈیشن 1999

مشمولات: دہلی یونیورسٹی میں دیا گیا نظام لکچر، جس میں اردو کی اس اہم داستان کی جانچ و پرکھ، زبانی بیانیہ، قصہ گوئی کی روایت اور اختراع کے حوالے سے کی گئی ہے۔

15 **اردو کا ابتدائی زمانہ: ادبی تہذیب اور تاریخ کے پہلو**

ناشر: آج کی کتابیں، کراچی

پہلا ایڈیشن 1999، دوسرا ایڈیشن 2010، تیسرا ایڈیشن 2011

مشمولات:

باب اول : تاریخ، عقیدہ اور سیاست

www.urduchannel.in

باب دوم : تاریخ کی تعمیر نو، تہذیب کی تشکیل نو

باب سوم : شروعات، وقفے، قیاسات

باب چہارم : نظری تنقید اور شعریات کا طلوع

باب پنجم : وقفے اور پھر حقیقی آغاز، شمال میں

باب ششم : ولی نام کا ایک شخص

باب ہفتم : نئے زمانے، نئی ادبی تہذیب، تحریریں، جن کا حوالہ دیا گیا

16 **ساحری، شاہی، صاحبِ قرانی، داستانِ امیر حمزہ (جلد اول)**

ناشر: قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی پہلا ایڈیشن 2000

مشمولات: (نظری مباحث) تمہید، داستان کی شعریات، زبانی بیانیہ، اس کا میدان ہے جدا، زبانی بیانیہ: موت وحیات توفیق، زبانی بیانیہ: حرکیات، داستان اور علم انسانی کی حدیں، بیان کنندہ، سامعین، داستان کی تشکیل، حافظہ، بازیافت، تشکیل نو، داستان کے نقاد۔

17 **غالب پر چار تحریریں**

ناشر: غالب انسٹی ٹیوٹ نئی دہلی پہلا ایڈیشن 2001

مشمولات: مطالعاتِ غالب، سبک ہندی اور پیرویِ مغربی، سوانح غالب کا ایک پہلو اور مالک رام، دیباچۂ انتخاب کلیاتِ غالب (اردو)، خیال بند غالب۔

18 **غالب کے چند پہلو**

ناشر: انجمن ترقی اردو پاکستان پہلا ایڈیشن 2001

مشمولات: حرفِ چند (جمیل الدین عالی) تمہید، غالب: زمانہ حال کا مقبول ترین شاعر، مطالعاتِ غالب، سبک ہندی اور پیرویِ مغربی، سوانح غالب کا ایک پہلو اور مالک رام، غالب افسانہ

19 **اکبر الٰہ آبادی: نئی تہذیبی سیاست اور بدلتے ہوئے اقدار**

ناشر: ذاکر حسین کالج، نئی دہلی پہلا ایڈیشن 2003

مشمولات: جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی اور بنگلور یونیورسٹی بنگلور میں پیش کیا گیا خطبہ

20 **تعبیر کی شرح**

ناشر: پہلا ایڈیشن: بازیافت اکاڈمی، کراچی (2004)، دوسرا ایڈیشن: مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ، نئی دہلی (2006)، تیسرا ایڈیشن: مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ نئی دہلی بہ اشتراک قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی (2012)

مشمولات: ہماری کلاسیکی غزل کی شعریات، مرثیے کی معنویت، ادبی تخلیق اور ادبی تنقید، شعریات اور نئی شعریات، نظم کیا ہے، نظم کا اسلوب، دریافت و بازیافت، ترجمے کا معاملہ، تعبیر کی شرح، پس نوشت۔

21 **ساحری، شاہی، صاحبِ قرانی: داستانِ امیر حمزہ (جلد دوم)**

ناشر: قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان نئی دہلی　　پہلا ایڈیشن: 2006

مشمولات: (عملی مباحث)

22 **ساحری، شاہی، صاحبِ قرانی: داستانِ امیر حمزہ (جلد سوم)**

ناشر: قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان نئی دہلی　　پہلا ایڈیشن: 2006

مشمولات: (جہانِ حمزہ)

23 **ساحری، شاہی، صاحبِ قرانی: داستانِ امیر حمزہ (جلد چہارم)**

ناشر: قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان نئی دہلی　　پہلا ایڈیشن: 2011

مشمولات: (داستان دنیا)

24 **خورشید کا سامانِ سفر**

ناشر: ایم آر پبلی کیشنز، نئی دہلی

پہلا پاکستانی ایڈیشن 2007، دوسرا ہندوستانی ایڈیشن 2012،

مشمولات: ییٹس اقبال اور ایلیٹ، آسمان کے بدلتے ہوئے رنگ، غالب اور اقبال، اقبال کا لفظیاتی نظام، اقبال کا عروضی نظام، تفہیم غالب، اقبال کے حق میں ردعمل، اردو غزل کی روایت اور اقبال۔

www.urduchannel.in

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن کراچی پاکستان سے شائع ہوا تھا۔

25 **جدیدیت: کل اور آج**

ناشر: نئی کتاب پبلی کیشنز، نئی دہلی　　پہلا ایڈیشن 2007

مشمولات: جدیدیت: کل اور آج، جدیدیت آج کے تناظر میں، امیر خسرو اور ہم، دیباچہ ’غرۃ الکمال‘ کا اردو ترجمہ، میر کا معاملہ، غالب کا محبوب، تصور اور پیکر، آسمان کے بدلتے ہوئے رنگ غالب اور اقبال، داغ دہلوی، اکبرالہ آبادی پر ایک اور نظر، اکبرالہ آبادی: نئی تہذیبی سیاست اور بدلتے ہوئے اقدار، محمد علی جوہر کی نظم و نثر، حسرت موہانی اور ’معائب سخن‘، ایرانی فارسی، ہندوستانی فارسی اور اردو: مراتب کا معاملہ، اردو، سائنس اور مسلمان، میرا ذہنی سفر۔

26 **صورت و معنی سخن**

ناشر: ایم آر پبلی کیشنز، نئی دہلی　پہلا ایڈیشن 2010

مشمولات: کیا نقاد کا وجود ضروری ہے، تنقید میں مغرب کے حوالے یا اردو ادب مغرب کے حوالے، قرأت، تعبیر، تنقید، بدلتا ہوا عالمی منظر نامہ اور افسانہ، افسانے کی حمایت میں 4، افسانے کی حمایت میں۔ 5، افسانے کی حمایت میں۔6، دیباچہ غرۃ الکمال کا ترجمہ، میر صاحب کا زندہ عجائب گھر: کچھ تعجب نہیں خدائی ہے، نقدِ غالب کی بوالعجبیاں: بجنوری، عبدالطیف اور حسن عسکری پلکھنوی، اردو خطوطِ غالب پر ایک نظر، اکبرالہ آبادی: نو آبادیاتی نظام اور عصر حاضر، مولانا محمد علی جوہر کی نظم و نثر، علامہ دیوان چرکن، مقدمہ کلیات حفیظ جونپوری، پطرس بخاری کے مضامین، ایک بھاشا دولکھاوٹ دو ادب از گیان چند جین، ممالک غیر میں اردو یا اردو کی نئی (؟) بستیاں (؟)، میرا ابتدائی ماحول اور اور تخلیقی سفر۔

27 **معرفت شعر نو**

ناشر: الانصار پبلی کیشنز، حیدرآباد　　پہلا ایڈیشن 2010

مشمولات: اردو غزل کی روایت اور فراق، اردو غزل کی روایت اور فراق: پس نوشت، ن م راشد: صورت و معنی کی کشاکش، ’لا‘=انسان کے آئینے میں، ن م راشد اور غزالِ شب، فیض اور کلاسیکی غزل، کچھ نشور واحدی اور مسعود اختر جمال کے بارے میں، جاں نثار اختر اور نیا استعارہ، پانچ ہم عصر، مجروح سلطانپوری: ترقی پسند غزل گو؟، اریب: جدید نظم کا شاعر، منیب الرحمن کی شاعری، ناصر کاظمی: ’برگ

نے' کے بعد، شاخ اظہار کا نیا پھول: زیب غوری کی غزل، خانہ دل سے بام فلک تک: زیب غوری، خلیل الرحمن کی غزل: گذشتگان سے آئندہ گاں تک، قاضی سلیم: کہ دل بہ کاوو درد سخنوری داند، محمد علوی: دوسرا ورق اور تیسری کتاب، عزیز قیسی: گرد باد کی نشوونما، بانی: نئے انوکھے موڑ بدلنے والا میں، نئی راہوں میں ایک مختصر سفر: مصور سبزواری، سید امین اشرف کی غزل: کنج احساس میں کھو جاؤں تو کیا کیا نہ ملے، اوم پربھاکر: ہوا سرگوشیاں کرتی ہیں، ظفر اقبال: طبع رواں، منظر معنی اور بے شمار امکان، شکیب جلالی: مشعل درد اب بھی روشن ہے، ظفر گورکھپوری: ہلکی ٹھنڈی، تازہ ہوا، مضطر مجاز: تلاش و تسلسل، بیرون ملک میں اپنا شاعر: ساقی فاروقی، سکوت سنگ اور صدائے درد: شہریار، شہریار: نیند کی کرچیں، زبان کے فریم کو توڑتا پیکر: عادل منصوری کی غزل، قمر جمیل: شعری تہذیب کا بنایا ہوا وجود، پریم کمار نظر کی 'لوح بدن'، آزاد گلاٹی: نور کا بوسہ اور برہنی رات کے رخسار، سلطان اختر کی غزلیں، انتسلسلہ، تہ دار شعروں والا: مدحت الاختر، پرتپال سنگھ بیتاب کا 'پیش خیمہ'، پرتپال سنگھ بیتاب: کچھ نئی حسیت کی باتیں، راہی فدائی کی 'تصنیف'، راہی فدائی، ٹیڑھی زمینیں: اجنبی لہجہ، جمیل الرحمن کی غزل، شارق کیفی کی کچھ نظمیں، خواجہ جاوید اختر: الہ آباد کا ایک نیا غزل گو، مہمان سرائے غزل میں نیا مسافر: انعام ندیم۔

28 **تنقید، تخلیق اور نئے تصورات**

مرتب: محمد حمید شاہد، ناشر: پورب اکیڈمی، اسلام آباد پاکستان   پہلا ایڈیشن 2011

مشمولات: الف۔ دیباچہ از محمد حنیف شاہد، ہماری کلاسیکی غزل، شعریات اور نئی شعریات، جدید شعری جمالیات، ارسطو کا نظریہ ادب، قرأت، تعبیر، تعبیر کی شرح، ادبی تنقید اور ادبی تخلیق، کیا نظریاتی تنقید ممکن ہے؟، ادب کے غیر ادبی معیار، نئی تخلیق کی الجھنیں اور تخلیقی عمل، جدیدیت: آج اور کل، آج کا مغربی ناول، افسانے میں کہانی پن کا مسئلہ، افسانے کی حمایت میں۔1، افسانے کی حمایت میں۔2، افسانے کی حمایت میں۔3، ییٹس، اقبال اور ایلیٹ، ن م راشد: صورت و معنی کی کشاکش

29 **ہمارے لیے منٹو صاحب**

ناشر: شہزاد کراچی اور ایم آر پبلی کیشنز، نئی دہلی   پہلا ایڈیشن 2013

مشمولات: منٹو کے فکر و فن پر اشعر نجمی مدیر سہ ماہی 'اثبات' ممبئی کے قائم کئے گئے سوالات کے جواب پر مبنی اشعر نجمی کے نام لکھا گیا طویل خط۔

www.urduchannel.in

30 **عجب سحر بیان تھا**

ناشر: ایم۔آر پبلی کیشنز، نئی دہلی، پہلا ایڈیشن: 2018

مشمولات: میر کا زندہ عجائب گھر: کچھ تعجب نہیں خدائی ہے، میر شناسی اور غالب، میر: ہمارے میر، میر کی بات، میر کا معاملہ

II عروض/فرہنگ نویسی:

31 **عروض آہنگ اور بیان**

ناشر: کتاب نگر لکھنو   پہلا ایڈیشن 1977

مشمولات: شعری آہنگ میں نئی فکر اور تنوع کی ضرورت، شکستہ بحر اور شکستِ ناروا، شعر اردو میں آوازوں کی تخفیف اور سقوط کا مسئلہ، نقدِ معائب، غلطی عیب نہیں ہے، تسکینِ وسط کے اسرار، کچھ عروضی اصطلاحات۔

32 **لغاتِ روزمرہ**

ناشر: پہلا اور تیسرا اضافہ شدہ ایڈیشن: انجمن ترقی اردو ہند نئی دہلی (2003 اور 2011) دوسرا ایڈیشن: آج کی کتابیں، کراچی (2009)

مشمولات: اس کتاب میں زیادہ تر بحث ان ناپسندیدہ الفاظ، فقروں اور لسانی اختراعات سے متعلق کی گئی ہے جو غیر ضروری طور پر لکھنے یا بولنے والوں کے غیر ذمہ دارانہ رویے کے باعث ہماری زبان میں دراندازہو رہے ہیں۔ علاوہ بریں بہت سے لغات کے مختلف فیہ تلفظ یا جنس کو زیر بحث لایا گیا ہے۔

III شعری مجموعے:

33 **گنج سوختہ**

ناشر: شب خون کتاب گھر، الہ آباد   پہلا ایڈیشن 1969

مشمولات: 1959 تا 1969 کی شاعری کا انتخاب

34 **سبز اندر سبز**

ناشر: شب خون کتاب گھر، الہ آباد   پہلا ایڈیشن 1974

مشمولات: 1969 تا 1974 تک کی شاعری کا انتخاب

35 **چار سمت کا دریا**

ناشر: کتاب گھر لکھنو　　پہلا ایڈیشن 1977

مشمولات: مجموعہ رباعیات، جس کی تمام رباعیاں تمام 24 بحروں میں کہی گئی ہیں۔

36 **آسمان محراب**

ناشر: شب خون کتاب گھر، الہ آباد　　پہلا ایڈیشن 1996

مشمولات: 1976 تا 1996 تک کا منتخبہ کلام، کچھ فارسی شاعری کے ساتھ

37 **مجلسِ آفاق میں پروانہ ساں (کلیات نظم)**

ناشر: ایم۔آر پبلی کیشنز، نئی دہلی　　پہلا ایڈیشن 2018

مشمولات: چاروں مجموعہ ہائے کلام کے علاوہ وہ کلام جو کتابی صورت میں شائع نہیں ہوا تھا، بہ ترتیب اصناف شامل کلیات ہے۔

IV فکشن:

38 **سوار اور دوسرے افسانے**

ناشر: پہلا ایڈیشن: آج کی کتابیں، کراچی 2001

دوسرا ایڈیشن: شب خون کتاب گھر الہ آباد 2003

مشمولات: اٹھارویں اور انیسویں صدی کے ہندوستان کی ادبی زندگی اور اردو و فارسی تہذیب و ثقافت پر مبنی پانچ طویل مختصر افسانے (1) غالب افسانہ (2) سوار (3) ان محبتوں میں آخر (4) آفتاب زمین (5) لاہور کا ایک واقعہ۔

39 **کئی چاند تھے سرِ آسمان (ناول)**

ناشر: پہلا ایڈیشن: شہزاد کراچی 2006

دوسرا ایڈیشن: پنگوین انڈیا، نئی دہلی 2007

ہندوستان اور پاکستان میں اس ناول کا ایک ایک اور ایڈیشن شائع ہوا۔

www.urduchannel.in

40 **قبضِ زماں (ناولٹ)**

ناشر: ایم آر پبلی کیشنز، نئی دہلی: 2014

پاکستانی ایڈیشن نئے دیباچے کے ساتھ: شہزاد کراچی: 2014

V تراجم:

41 **شعریات**

ناشر: ترقی اردو بیورو نئی دہلی　　پہلا ایڈیشن 1980

مشمولات: ارسطو کی کتاب Poetics کا ترجمہ مع تفصیلی تعارف اور متونی حواشی، اس کتاب کے پانچ سے زائد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

42 **تحقیق آثار سے سماجی انقلاب پسندی تک: سید احمد خان اور نوآبادیاتی تجربہ**

ناشر: سرسید اکاڈمی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ　　پہلا ایڈیشن 2007

مشمولات: انگریزی میں دیے گئے سرسید میموریل لیکچر کا اردو ترجمہ: مترجم ایم عبدالمنان

VI مرتبہ کتابیں:

43 **نئے نام**

ناشر: شب خون کتاب گھر لکھنؤ　　پہلا ایڈیشن 1967

مشمولات: جدید شعری تخلیقات کا پہلا نمائندہ انتخاب، جس میں (57) شعرا کی کل (88) نظمیں اور (24) غزلیں شامل ہیں۔ شعرا: ابرار اعظمی، احمد وصی، احمد ہمیش، افتخار جالب، اکمل حیدرآبادی، باقر مہدی، بشر نواز، بشیر بدر، بلراج کومل، بمل کشن اشک، پرکاش فکری، تاج مہجور، حسن فرخ، حسن کمال، حمدون عثمانی، حمید الماس، راج نارائن راز، رؤف خلش، زبیر رضوی، سلطان اختر، شاذ تمکنت، شفیق تنویر، شمیم حنفی، شہاب جعفری، شہریار، شہزاد احمد، صادق مولیٰ، صبا جائسی، صہبا وحید، عادل منصوری، عتیق تابش، عزیز تمنائی، عمیق حنفی، فضل تابش، فضیل جعفری، قاضی سلیم، قمر اقبال، کامل اختر، کفیل آزر، کمار پاشی، کوٹھیاوی راہی ایم، کیف احمد صدیقی، مدحت الاختر، محمد علوی، محمود ایاز، مخمور سعیدی، مشتاق علی شاہد، مصحف اقبال توصیفی، مظفر حنفی، ناہید ثانی، ندا فاضلی،

وحید اختر، وزیر آغا، وقار خلیل، وہاب دانش، یوسف اختر۔

مضمون: ترسیل کی ناکامی کا المیہ (شمس الرحمن فاروقی)، کچھ اصول انتخاب کے بارے میں (حامد حسین)۔

44 **درس بلاغت**

ناشر: قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی   پہلا ایڈیشن 1981

مشمولات: علم عروض، بلاغت، بدیع و بیان کی مبادیات پر مضامین، ان میں چھ مضامین شمس الرحمن فاروقی کے ہیں۔ بلاغت کیا ہے، عروض پر کچھ بنیادی باتیں، بحریں اور زحافات، قافیہ، کچھ عروضی اصطلاحات، اردو انگریزی کی مشترک اصطلاحات، علاوہ بریں علم بیان/ ڈاکٹر صادق، صنائع معنوی/ ابوالفیض سحر، صنائع لفظی/ ڈاکٹر یعقوب عمر، اقسام شعر/ شمیم احمد، اقسام نثر/ انوار رضوی، موجودہ عہد میں علوم بلاغت کی اہمیت/ شمیم احمد بھی شامل کتاب ہیں۔ اردو کے طلبہ اور عام قارئین کی ضرورتوں کے پیش نظر ترتیب دی گئی اس کتاب کا خاکہ شمس الرحمن فاروقی نے تیار کیا ہے۔ اس کتاب کے کئی ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔

45 **تحفۃ السرور**

ناشر: مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ، نئی دہلی پہلا ایڈیشن 1985، دوسرا ایڈیشن 2012

مشمولات: پروفیسر آل احمد سرور کے اعزاز میں لکھے گئے مضامین کا مجموعہ، جس میں اصغر عباس/ آئینہ بہ انداز گل آغوش کتنا ہے، جمیل جالبی/ نئی تنقید، چودھری محمد نعیم/ نذیر احمد کا انعامی ادب، حامدی کاشمیری/ فراق کا شعری ادراک، سید وحید الدین/ حافظ کا شعور زیست، شمس الرحمن فاروقی/ نظم کیا ہے، عمیق حنفی/ معجزۂ فن، گوپی چند نارنگ/ شعر حسرت کی سیاسی جہت، گیان چند/ سرور صاحب میری نظر میں، گیان چند/ ریختہ: تعریف و تاریخ، محمد عمر میمن/ ابن رشد کی سعی و تلاش، مسعود حسین/ فانی کا صوتی آہنگ، نیر مسعود/ میر اور خان آرزو شامل ہیں۔

46 **انتخاب اردو کلیات غالب**

ناشر: ساہتیہ اکاڈمی نئی دہلی   پہلا ایڈیشن 1993

مشمولات: کلام غالب کے انتخاب کے ساتھ 19 صفحات پر مشتمل بسیط دیباچہ

47 **نغمات حریت**

ناشر: قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی   پہلا ایڈیشن 2007

مشمولات: موضوعات کے اعتبار سے چار ابواب پر مشتمل اس کتاب میں شامل نظمیں ابتدا میں

www.urduchannel.in

خلیق انجم نے منتخب کی تھیں، پھر شمس الرحمن فاروقی نے ان میں مزید اضافہ کیا اور مفصل دیباچے کے ساتھ مرتب کیا۔ ابواب: حصہ اول: احتجاج، انعقاد، اندوہ، حصہ دوم: جنگی معرکے، حصہ سوم: قومی یک جہتی اور ملک کی آزادی، حصہ چہارم: جدوجہد آزادی اور انقلاب۔

48 **انتخاب اردو نثر**

ناشر: قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی   پہلا ایڈیشن: 2009

مشمولات: اردو ڈپلوما کورس کی نصابی کتاب

49 **اردو غزل: آزادی کے بعد**

ناشر: قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی   پہلا ایڈیشن 2010

مشمولات: آزادی کے بعد جدید اردو غزلوں کا انتخاب، شریک مدیر: مظہر مہدی

VII خطوط/انٹرویو/ڈاکیومنٹری

50 **شمس کبیر (خطوط)**

ناشر: قرطاس کراچی   پہلا ایڈیشن: 2004

مشمولات: کلاسیکل اسکالر کبیر احمد جائسی کے نام تحریر کیے گئے شمس الرحمن فاروقی کے خطوط

51 **فاروقی: محوِ گفتگو (انٹرویو)**

ناشر: رعنا پبلی کیشنز، نئی دہلی   پہلا ایڈیشن 2004

مشمولات: شمس الرحمن فاروقی سے لیے گئے انٹرویو کا انتخاب، مرتب: رحیل صدیقی

52 **سو تکلف اور اس کی سیدھی بات (انٹرویو)**

ناشر: رعنا پبلی کیشنز، نئی دہلی   پہلا ایڈیشن 2014

مشمولات: شمس الرحمن فاروقی سے لیے گئے کُل 28 انٹرویو کا مجموعہ۔ مرتبین: ڈاکٹر انیس صدیقی / ڈاکٹر رحیل صدیقی۔ یہ کتاب کرناٹک اردو اکاڈمی بنگلور کی جزوی مالی اعانت سے شائع ہوئی۔

دیگر زبانوں کی تصانیف (انگریزی)

I تنقیدوتحقیق

53 ***The Secret Mirror***
Publisher : Progressive Book Service , Delhi (1981)
Content : Essays on Modern and Urdu Literary Theory and Ghalib

54 ***Early Urdu Literary Culture and History***
Publisher : Oxford University Press, New Delhi (2001)

55 ***The Power Politics of Culture : Akbar Ilahabadi and the Changing order of Things***
Publisher : Zakir Hussain College, New Delhi (2003)
Content : 14th Zakir Hussain Memorial Lecture

56 ***How to read Iqbal ?***
Publisher : The Iqbal Academy of Pakistan, Lahore (2005)
Content : A Plea for reading Iqbal as a poet, rather than a philospher or political leader.

57 ***The Flower-Lit Road***
Publisher : Laburnum, Allahabad (2002)
Content : Selected essays and review articles, 1981-2003

58 ***How to read Iqbal ?***
Publisher : Iqbal Academy of Pakistan, Lahore (2007)
Content : Essays on Iqbal, Urdu Poetry and literary Theory

59 ***From Antiquary to Social Revolutionary : Syed Ahmed Khan and the Colonial Experience***
Publisher : Sir Syed Academy, Muslim University, Aligarh (2007)

II تراجم:

60 ***The Shadow of a Bird in Flight***

www.urduchannel.in

Publisher : Rupa and Company, New Delhi (1996)
Content : Translations of Selected persian verses with a brief introduction.

61 ***Ab-e Hayat : Shaping the Canon of Urdu Literature***
Publisher : OUP, New Delhi (2001)
Content : Substantial portions of this classic of Modern urdu prose, literary History and theory have been translated into English with an index of literary terms and Notes by Prof. Frances W. Pritchett of Columbia University in association with Shamsur Rahman Faruqi. Faruqi provided full assistance, guranteeing the translations authenticity, He also wrote an extensive introduction. Dr. Pritchett wrote her own introduction.

62 ***The Colour of Black Flowers***
Publisher : City Book , Karachi (2002)
Content : Selected Poems, 1959-2001, Chosen by Baidar Bakht, Translated in to English by Baidar Bakhat, Leslie Lavigne and Shamsur Rahman Faruqi.

63 ***The Mirror of Beauty***
Publisher : Penguin, New Delhi (2010)
Content : Translation of his own Urdu Novel "Kai Chand The Sar-e-Asman"

64 ***Dr Dread Series : Four Short Novels By : Ibne Safi***
Publisher : Blaft Publication Pvt. Ltd. Channai in association with Tranquebar Press, Channai.
Content : Translated four Novels (1) Poisoned Arrow (2) Smokewater (3) The Laughing Corpse (4) Doctor Dread from the Urdu Original

65 ***The Sun that Rose from the Earth***
Publisher: Penguin, New Delhi (2014) and Reprinted(2016)

Content: Translation of his own Four Long Urdu Stories "Savar Aur Dusre Afsane" and one additional Novella "Qabz-e-Zaman"

III مرتبہ کتابیں:

66	***The Modern Indian Literature***	Vol-1 (1992)
67	***The Modern Indian Literature***	Vol-2 (1993)
68	***The Modern Indian Literature***	Vol-3 (1994)

Publisher : Sahitya Academy, New Delhi
Content : The text pertaining to Urdu Literature in these volumes were chosen, edited with detailed introduction by Shamsur Rahman Faruqi.

69 ***A Listening Game***

Publisher : Lokmanya Press, London (1987)
Content : Poems of modern Urdu Poet Saqi Faruqi, Chosen and edited with detailed introduction by Shamsur Rahman Faruqi, Transleted in to English by Frances W. Pritchett of Columbia University.

دیگر زبانوں کی تصانیف (ہندی)

I تنقید و تحقیق:

70 **اکبر الہ آبادی اور شاہ اودھ کی دھائی**

ناشر: الہ آباد میوزیم الہ آباد — پہلا ایڈیشن 2003

مشمولات: الہ آباد میوزیم میں دیا گیا اکبر الہ آبادی یادگاری خطبہ

www.urduchannel.in

71 **اُردو کا پرارمبھک یُگ**

ناشر: راج کمل، نئی دہلی — پہلا ایڈیشن 2007

مشمولات: اردو کتاب، اردو کا ابتدائی زمانہ، ادبی تہذیب اور تاریخ کا پہلو کا ہندی ترجمہ

مترجمین: رحیل صدیقی / گووند پرساد

72 **اکبر الہ آبادی پر ایک اور نظر**

ناشر: راج کمل پبلی کیشنز، نئی دہلی — پہلا ایڈیشن 2012

مشمولات: اکبر الہ آبادی پر شمس الرحمن فاروقی کے تین اردو مضامین کا ترجمہ

مترجم: فضل حسن اور طاہرہ پروین۔

73 **میر کی کویتا اور بھارتیہ سندریہ بودھ**

ناشر: بھارتیہ گیان پیٹھ، نئی دہلی، پہلا ایڈیشن: 2014،

مشمولات: شعر شور انگیز کا ہندی ترجمہ

مترجمین: سریندر راہی، دیپک روہانی

II فکشن:

74 **کئی چاند تھے سر آسمان (ناول)**

ناشر: پنگوئین، نئی دہلی — پہلا ایڈیشن 2010

مشمولات: شمس الرحمن فاروقی کے شہرہ آفاق اُردو ناول 'کئی چاند تھے سر آسمان' کا ہندی ترجمہ

75 **سوار اور دوسرے افسانے**

ناشر: راج کمل پبلی کیشنز، نئی دہلی   پہلا ایڈیشن 2013
مشمولات: شمس الرحمن فاروقی کی کتاب کا ہندی ترجمہ: مترجم کرانتی شکلا

◆◆◆

www.urduchannel.in

باب تین

نگارشاتِ فاروقی

مضامین

[آ]

□ آج کا مغربی ناول	◆ مشمولہ: شعر غیر شعر اور نثر، (1973)	202
□ آڈن: ساٹھ برس کی عمر میں	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (15) جاوید جمیل کے نام سے	65
□ آزاد گلاٹی: نور کا بوسہ اور برہن رات کے رخسار	◆ ماہنامہ 'آئندہ' کراچی، اپریل تا جون 2008	21
	◆ مشمولہ 'معرفتِ شعرِ نو'' 2010	295
□ آرزوؤں کو سنبھل جانے دو	◆ چہارسو، راول پنڈی مئی جون 2014	26
□ آسمان کے بدلتے رنگ غالب اور اقبال	◆ شب خون الہ آباد شمارہ 248	69
	◆ 'خورشید کا سامان سفر' 2012	25
□ آل احمد سرور: دانشور، نقاد، شاعر	◆ مشمولہ: آل احمد سرور: دانشور، نقاد، شاعر، ناشر غالب انسٹی ٹیوٹ دہلی	11

[ا]

□ اختر الایمان: ایک محاکمہ	◆ آج کل نئی دہلی جلد (52) شمارہ (7) فروری 1994	30
□ اختر الایمان کی نظمیں	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (115)	03
□ اختر الایمان: مختصر انتخابِ کلام کا دیباچہ	◆ سہ ماہی اردو ادب نئی دہلی، جولائی تا ستمبر 2012	15
□ ادب پر چند متبدیانہ باتیں	◆ مشمولہ: 'لفظ و معنی' 1968	09
□ ادب کے غیر ادبی معیار	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (50)	41

www.urduchannel.in

	◆ مشمولہ 'شعر، غیر شعر اور نثر' 1973	92
□ ادبی تحقیق کے تقاضے	◆ ماہنامہ 'اردو دنیا' نئی دہلی، جلد (19)، شمارہ (1) جنوری 2017	11
□ ادبی تخلیق اور ادبی تنقید	◆ ماہنامہ آج کل نئی دہلی جلد (58)، شمارہ (7)، فروری 2000	06
	◆ مشمولہ: 'آزادی کے بعد اردو شاعری' مرتبہ شہزاد انجم ناشر ساہتیہ اکاڈمی دہلی	28
	◆ مشمولہ: 'تنقیدی افکار، 2004	234
	◆ مشمولہ: 'تعبیر کی شرح' 2012	147
□ ادبی نشستیں اور تخلیقی عمل	◆ روشنائی کراچی شمارہ (14) شمس الرحمن فاروقی نمبر	335
□ اردو ادب سے متعلق دو نادر تحریریں	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (21)	07
□ اردو پر تین نوٹ	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (107)	17
□ اردو خطوطِ غالب پر ایک اور نظر	◆ مشمولہ 'صورت و معنی سخن' 2010	172
□ اردو زبان و ادب کی صورت حال	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (20)	44
□ اردو، سائنس اور مسلمان	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (273)	45
□ اُردو شاعری پر انیس کا اثر	◆ مشمولہ 'اثبات و نفی' 2011	90
□ اُردو شاعری پر غالب کا اثر	◆ ماہنامہ آہنگ گیا، جنوری 1970	21
	◆ مشمولہ 'شعر غیر شعر اور نثر' 1973	
□ اُردو غزل کی روایت اور اقبال	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (257)	27
	◆ مشمولہ: انداز گفتگو کیا ہے، 1993	09
	◆ مشمولہ: 'خورشید کا سامان سفر' 2012	116
□ اُردو غزل کی روایت اور فراق	◆ نیا دور کراچی شمار ( )	

www.urduchannel.in

	◆ مشمولہ: 'اندازِ گفتگو کیا ہے' 1993	39
	◆ مشمولہ: 'معرفتِ شعر نو' 2010	31
□ اُردو غزل کی روایت اور فراق: پس نوشت	◆ شب خون الہ آباد شمار (135)	29
	◆ مشمولہ: اندازِ گفتگو کیا ہے، 1993	71
	◆ مشمولہ 'معرفتِ شعر نو' 2010	13
□ اُردو فکشن کی تنقید و روایت	◆ سہ ماہی ذہن جدید نئی دہلی جلد (2)، شمارہ (3)، مارچ تا مئی 1991	32
□ اُردو کی (نئی؟) بستیاں اور اردو کا پھیلاؤ	◆ ماہنامہ آج کل نئی دہلی جلد (66)، شمارہ (11) جون 2008	03
□ اُردو کے متعلق دو تاریخی تحریریں	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (21) اکتوبر تا دسمبر 2017	106
□ اُردو لغات و لغت نگاری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (124)	09
	◆ مشمولہ 'تنقیدی افکار' 2004	179
□ اُردو وزن اور آہنگ کے کچھ مسائل	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (12)	07
	◆ مشمولہ: 'لفظ و معنی' 1968	55
□ ارسطو کا نظریۂ ادب	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (118)	05
	◆ مشمولہ 'تنقیدی افکار' 2004	79
□ ارسطو کی بوطیقا کے ترجمے کا تیسرا ایڈیشن	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (217)	35
□ اریب: جدید نظم کا شاعر	◆ سب رس حیدرآباد جلد (43) شمارہ (6) ستمبر 1980	07
	◆ مشمولہ: 'اثبات و نفی' 2011	126
	◆ مشمولہ: 'معرفتِ شعر نو' 2010	115

□ استدراکات تضمین اللغات پر حنیف نقوی کے اعتراضات کا جواب	◆ شب خون، الہ آباد شمارہ (225)	29
□ استفسار، انکار اور نئی نشانیات: غالب کے چند پہلو	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (200)	33
□ اسلام، سائنس اور مسلمان	◆ اردو چینل ممبئی شمارہ (20) شمس الرحمن فاروقی نمبر	67
□ اصناف سخن	◆ مشمولہ: 'تنقیدی افکار' 2014	335
□ افسانے کی تنقید سے متعلق چند مباحث	◆ سہ ماہی جواز مالیگاؤں جلد (4) شمارہ (12) اپریل 1980	09
	◆ مشمولہ: 'افسانے کی حمایت میں' 1982	54
□ افسانے کی حمایت میں۔1	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (52)	49
	◆ مشمولہ: 'شعر، غیر شعر اور نثر' (1973)	187
	◆ مشمولہ: 'افسانے کی حمایت میں' 1982	13
□ افسانے کی حمایت میں۔2	◆ مشمولہ: 'شعر، غیر شعر اور نثر، (1973)	195
	◆ مشمولہ: 'افسانے کی حمایت میں' 1982	25
□ افسانے کی حمایت میں۔3	◆ مشمولہ: 'افسانے کی حمایت میں' 1982	34
□ افسانے کی حمایت میں۔4	◆ سہ ماہی نئی کتاب نئی دہلی، جلد (1)، شمارہ (1) اپریل۔ جون 2007	07
	◆ مشمولہ: 'صورت و معنی سخن' 2010	64
□ افسانے کی حمایت میں۔5	◆ سہ ماہی ذہن جدید نئی دہلی ستمبر تا نومبر 2006	59
	◆ مشمولہ: 'صورت و معنی سخن' 2010	78
□ افسانے کی حمایت میں۔6	◆ آئندہ کراچی جولائی تا دسمبر 2006	21
	◆ مشمولہ: 'صورت و معنی سخن' 2010	97

www.urduchannel.in

□ افسانہ میں بیانیہ اور کردار کی کشمکش	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (141)	16
	◆ ماہنامہ ایوان اردو نئی دہلی جلد (1) شمارہ (4) اگست 1978	05
	◆ فنون لاہور نومبر ڈسمبر 1986	197
	◆ مشمولہ: نیا اردو افسانہ، مرتبہ گوپی چند نارنگ	27
□ افسانے میں کہانی پن کا مسئلہ	◆ مشمولہ: 'اردو افسانہ، روایت و مسائل، مرتبہ گوپی چند نارنگ	700
	◆ مشمولہ: 'افسانے کی حمایت میں' 1982	74
□ اقبال کا اقبال	◆ سہ ماہی نئی کتاب نئی دہلی شمارہ (22-21) اپریل تا ستمبر 2012	13
□ اقبال کا عروضی نظام	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (134)	11
	◆ مشمولہ: 'اثبات و نفی' 2011	36
	◆ مشمولہ: 'خورشید کا سامان سفر' 2012	64
□ اقبال کا لفظیاتی نظام	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (136)	11
	◆ مشمولہ: 'اثبات و نفی' 2011	09
	◆ مشمولہ: 'خورشید کا سامان سفر' 2012	38
□ اقبال کی شاعری	◆ اقبال ریویو حیدر آباد نومبر 2014	90
□ اقبال کے حق میں رد عمل	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (109)	33
	◆ مشمولہ: 'اثبات و نفی' 2011	49
	◆ مشمولہ: 'خورشید کا سامان سفر' 2012	99
□ اقبالیات کے سب سے بڑے ماہر: جگن ناتھ آزاد	◆ سہ ماہی چہار سو راولپنڈی مارچ اپریل 1999	49
□ اکبر الہ آبادی: نو آبادیاتی نظام اور عصر حاضر	◆ سہ ماہی اثبات ممبئی شمارہ (4-5)	19
	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (258)	27

عنوان	ماخذ	صفحہ
	◆ مشمولہ: 'صورت و معنیٔ سخن' 2010	181
□ اکبرالہ آبادی: نئی تہذیبی ریاست اور بدلتے ہوئے اقدار	◆ ماہنامہ اردو دنیا نئی دہلی جلد (6) شمارہ (9) ستمبر 2004	17
□ امداد امام اثر	◆ سہ ماہی اردو ادب نئی دہلی شمارہ (243) جولائی تا ستمبر 2017، گوشہ فاروقی	102
□ اموجان والی: تعارف و انتخاب	◆ سہ ماہی اثبات ممبئی شمارہ (15-14) اکتوبر 2012 تا مارچ 2013	437
□ امیر خسرو اور ہم	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (288)	71
□ انتسللہ	◆ مشمولہ: 'معرفتِ شعر نو' 2010	303
□ اندازِ گفتگو کیا ہے؟	◆ مشمولہ: 'انداز گفتگو کیا ہے' 1993	23
□ انور خان: دریا بکنار دگر افتاد و گہر ماند	◆ سہ ماہی ترسیل ممبئی جنوری تا جون 2002	16
□ انور سجاد: انہدام یا تعمیر نو	◆ مشمولہ: 'افسانے کی حمایت میں' 1982	100
□ اواخر صدی میں تنقید پر غور و خوض	◆ سہ ماہی اثبات ممبئی شمارہ (1) جون تا اگست 2008	76
	◆ مشمولہ: 'تنقیدی افکار' 2004	297
□ اوم پربھاکر: ہوا سرگوشیاں کرتی ہیں	◆ مشمولہ: 'معرفتِ شعر نو' 2010	215
□ ایک بھاشا، دو لکھاوٹ دو ادب/ گیان چند جین	◆ سبق اردو الہ آباد فروری مارچ 2006	04
	◆ کتاب نما نئی دہلی جلد (46) شمارہ (4) اپریل 2006	13
	◆ مشمولہ: 'صورت و معنیٔ سخن' 2010	229
□ ایک تھا شاعر/ مظفر حنفی	◆ جدید ادب جرمنی شمارہ (12)	75
□ ایرانی فارسی، ہندوستانی فارسی اور اردو: مراتب کا معاملہ	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (210)	13

www.urduchannel.in

عنوان	ماخذ	صفحہ
□ ایران میں اجنبی: ن م راشد کی تین نظمیں	◆ سہ ماہی اردو ادب نئی دہلی اکتوبر تا دسمبر 2010	16
[ب]		
□ بارت نے کیا کہا؟ ایک خط اور اس کا جواب	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (161)	27
□ باز گوئی اور تازہ گوئی	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (149)	35
□ بانی: نئے انوکھے موڑ بدلنے والا میں	◆ مشمولہ: 'اثبات و نفی' 2011	192
	◆ مشمولہ: 'معرفتِ شعر نو' 2010	191
□ بدلتا ہوا عالمی منظر نامہ اور اردو افسانہ	◆ سہ ماہی نئی کتاب نئی دہلی شمارہ (10) جولائی تا ستمبر 2009	07
□ برف اور سنگ مرمر	◆ مشمولہ: 'شعر، غیر شعر اور نثر' (1973)	323
□ بقا اکبر آبادی: تعارف اور انتخاب	◆ سہ ماہی اثبات ممبئی شمارہ (7)	303
□ بلراج کومل کے افسانے	◆ ماہنامہ چہار سو راولپنڈی نومبر دسمبر 2008 بلراج کومل نمبر	22
	◆ سہ ماہی توازن مالیگاؤں شمارہ (17) 1989	57
	◆ مشمولہ: 'افسانے کی حمایت میں' 1982	129
□ بلونت سنگھ کے کچھ افسانے	◆ ماہنامہ آج کل نئی دہلی جلد (53)، شمارہ (6) جنوری 1995	26
□ 'بے در و دیوار' سید شمیم احمد کا تازہ کلام	◆ ماہنامہ اردو دنیا نئی دہلی جلد (9) شمارہ (7) جولائی 2007	17
□ بیرون ملک میں اپنا شاعر: ساقی فاروقی	◆ مشمولہ: 'معرفتِ شعر نو' 2010	259
□ بیلے: مختصر تعارف	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (14) جاوید جمیل کے نام سے	71
[پ]		

□ پانچ ہم عصر شاعر	◆مشمولہ: 'شعر، غیر اور نثر' (1973)	237
	◆مشمولہ: 'معرفتِ شعر نو' 2010	99
□ پرتپال سنگھ بیتاب کا 'پیش خیمہ'	◆مشمولہ: 'معرفتِ شعر نو' 2010	311
□ پرتپال سنگھ بیتاب: کچھ نئی حسیت کی باتیں	◆مشمولہ: 'معرفتِ شعر نو' 2010	317
□ پرکاش فکری کی غزل	◆الانصار حیدر آباد کتاب (6-5) 08-2007	76
□ پریم چند کی تکنیک کا ایک پہلو	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (115)	11
	◆مشمولہ: 'افسانے کی حمایت میں' 1982	85
□ پریم کمار نظر کی 'لوحِ بدن'	◆مشمولہ: 'معرفتِ شعر نو' 2010	289
□ پس نوشت: آج یہ کتاب 1998	◆ماہنامہ آج کل نئی دہلی جلد (57) شمارہ (6) جنوری 1999	13
	◆مشمولہ: 'تعبیر کی شرح' 2012	184
□ پطرس بخاری کے مضامین	◆مشمولہ: 'صورت و معنی سخن' 2010	222
□ پلاٹ کا قصہ/ افسانے میں پلاٹ	◆ششماہی افکار علی گڑھ جولائی 1983	46
	◆مشمولہ: 'افسانے کی حمایت میں' 1982	62

[ت]

□ تانیثیت کی تفہیم	◆الانصار حیدر آباد جلد (2) شمارہ (12) 2004	25
	◆مشمولہ: 'جدید شاعرات اردو' / ڈاکٹر طاہرہ پروین	23
□ تبصرہ نگاری کا فن	◆ماہنامہ آج کل نئی دہلی مئی 1971	18
	◆سہ ماہی اردو امراوتی جولائی تا ستمبر 2014	08
	◆مشمولہ: 'شعر، غیر شعر اور نثر' (1973)	221
□ تخلیقی زبان کا مسئلہ	◆الانصار حیدر آباد جلد (3) شمارہ (3) 2005	41
□ تخلیقی عمل کیا ہے	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (25)	05

www.urduchannel.in

□ تدبیر الدولہ، مدبر الملک منشی مظفر علی اسیر	◆سہ ماہی اردو ادب نئی دہلی جولائی تا ستمبر 2016	17
□ تذکیر و تانیث کے بارے میں	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (162)	25
	◆اوراق لاہور جنوری فروری 1990	46
□ ترسیل کی ناکامی کا المیہ	◆مشمولہ: 'نئے نام' 1967	06
	◆مشمولہ: 'لفظ و معنی' 1968	78
□ تسکین وسط کے اسرار	◆مشمولہ: 'عروض، آہنگ اور بیان' 1977	231
□ تصویر کی پرکھ	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (19) جاوید جمیل کے نام سے	68
□ تضمین اللغات۔1 (نادر اردو لغات کی فرہنگ)	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (218)	29
□ تضمین اللغات۔2 (نادر اردو لغات کی فرہنگ)	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (225)	31
□ تضمین اللغات۔3 (نادر اردو لغات کی فرہنگ)	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (226)	20
□ تعبیر کی شرح	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (175)	53
	◆مشمولہ: 'تنقیدی افکار' 2004	263
	◆مشمولہ: 'تعبیر کی شرح' 2012	147
□ تفہیم اقبال	◆مشمولہ: 'خورشید کا سامان سفر' 2012	77
□ تنقید بطور اکتشاف	◆روشنائی کراچی شمارہ (14) شمس الرحمن فاروقی نمبر	321
□ تنقید میں مغربی حوالے یا اردو ادب مغرب کے حوالے	◆سہ ماہی نئی کتاب نئی دہلی شمارہ (7) اکتوبر تا دسمبر 2008	07
	◆سہ ماہی تقریب نئی دہلی شمارہ (1) اکتوبر 2015	31
	◆مشمولہ: 'صورت و معنی سخن' 2010	18

[ث]

□ ثانی بوعلی، رازی عہد حکیم عبدالحمید ◆ سہ ماہی اردو دنیا نئی دہلی جلد(1) شمارہ(4) اکتوبر تا دسمبر 1999 — 41

[ٹ]

□ ٹی ایس ایلیٹ ◆ مشمولہ: 'لفظ و معنی' 1968 — 166

[ج]

□ جاں نثار اختر اور نیا استعارہ ◆ مشمولہ: 'اثبات و نفی' 2011 — 117
◆ مشمولہ: 'معرفتِ شعرنو' 2010 — 93

□ جب سے دیکھی ابوالکلام کی نثر ◆ شب خون الٰہ آباد شمارہ(160) — 45
◆ شب خون الٰہ آباد شمارہ(249) — 63

□ جدید ادب کا تنہا آدمی: نئے معاشرے کے ویرانے میں ◆ شب خون الٰہ آباد شمارہ(30) — 13
◆ مشمولہ: 'شعر غیر شعر اور نثر' (1973) — 228

□ جدید ادبی تنقید ◆ ماہنامہ شاعر ممبئی جلد(48) شمارہ(5,6,7) 1977 — 50

□ جدید شعری جمالیات ◆ شب خون الٰہ آباد شمارہ(102) — 13
◆ مشمولہ: 'تنقیدی افکار' 2004 — 43

□ جدیدیت: آج کے تناظر میں ◆ اردو چینل ممبئی شمارہ(20) شمس الرحمن فاروقی نمبر — 77
◆ شب خون الٰہ آباد شمارہ(176) — 03

□ جدیدیت: کل اور آج ◆ شب خون الٰہ آباد شمارہ(290) — 44

□ جس کا دیوان کم از گلشنِ کشمیر نہیں ◆ مشمولہ: 'انداز گفتگو کیا ہے' 1993 — 86

□ جسم کی تہ میں چھپے رنگ (باقر نقوی کی شاعری) ◆ ماہنامہ چہار سو راولپنڈی نومبر ڈسمبر 2012 — 28

□ جمیل الرحمن کی غزل ◆ مشمولہ: 'معرفت شعرنو' 2010 — 333

[چ]

www.urduchannel.in

□ چند کلمے بیانیہ کے بیان میں ◆ شب خون الٰہ آباد شمارہ(252) — 65
◆ ماہنامہ آج کل نئی دہلی جلد(49) شمارہ(1) — 21
◆ شش ماہی تنقید علی گڑھ 2011 — 52
◆ روشنائی کراچی شمارہ(14) شمس الرحمن فاروقی نمبر — 301
◆ مشمولہ: 'افسانے کی حمایت میں' 1982 — 194

□ چوں خمیر آمد بہ دست نانبا ◆ سہ ماہی اثبات ممبئی شمارہ(12,13) اپریل تا ستمبر 2012 — 66

[ح]

□ حسرت موہانی اور معائب سخن ◆ شب خون الٰہ آباد شمارہ(167) — 15
◆ شب خون الٰہ آباد شمارہ(214) — 33

□ حسین کی مصوری ◆ شب خون الٰہ آباد شمارہ(02) محمد احمد فاروقی کے نام سے — 67

□ حضرت مولانا محمد فضل الرحمن صاحب فاروقی ◆ روشنائی کراچی شمارہ(14) شمس الرحمن فاروقی نمبر — 295

□ حنیف نقوی کی جاسوسیاں ◆ سہ ماہی نئی کتاب، نئی دہلی جولائی تا ستمبر 2010 — 07

[خ]

□ خاموشی کا شاعر: حمید الماس ◆ شب خون الٰہ آباد شمارہ(95) — 44
◆ ماہنامہ سب رس حیدرآباد جلد(65) شمارہ(1) جنوری 2003 — 52

□ خانۂ دل سے بامِ فلک تک: زیب غوری کی غزل ◆ سہ ماہی نئی کتاب نئی دہلی شمارہ(8) جنوری تا مارچ 2009 — 07
◆ مشمولہ: 'معرفت شعرنو' 2010 — 149

□ خلیل الرحمن اعظمی اور طرز میر ◆ شب خون الٰہ آباد شمارہ(133) — 13

□ خلیل الرحمن اعظمی کی غزل: گذشتگان سے آئندہ گاں تک	◆ مشمولہ: 'انداز گفتگو کیا ہے' 1993	126
	◆ سہ ماہی اردو ادب نئی دہلی شمارہ (243) گوشہ فاروقی	126
	◆ مشمولہ: 'معرفت شعر نو' 2010	157
□ 'خمار خواب' از ابھے کمار بے باک	◆ سہ ماہی اثبات ممبئی شمارہ (15-14) اکتوبر 2012 تا مارچ 2013	369
□ خواجہ جاوید اختر: الٰہ آباد کا ایک نیا غزل گو	◆ مشمولہ: 'معرفت شعر نو' 2010	343
□ خواجہ حسن نظامی کا روزنامچہ	◆ شب خون الٰہ آباد شمارہ (204)	51
	◆ مکالمہ کراچی کتاب سلسلہ (4) اپریل تا اکتوبر 1999	68
□ خوشبیر سنگھ شاد: تعارف اور انتخابِ کلام	◆ سہ ماہی اثبات ممبئی شمارہ (7)	207
□ خیال بند غالب	◆ شب خون الٰہ آباد شمارہ (246)	79
	◆ مشمولہ: 'غالب پر چار تحریریں' 2001	13

[د]

□ داستانِ امیر حمزہ: بعض ابتدائی باتیں	◆ ماہنامہ نیا دور لکھنو جلد (49) شمارہ (8-7) اکتوبر نومبر 1994	04
□ داستانِ امیر حمزہ: کتنے دفتر کتنی جلدیں	◆ شب خون الٰہ آباد شمارہ (252)	17
□ داستان اور ناول: بعض بنیادی مباحث	◆ مشمولہ: 'تنقیدی افکار' 2014	318
□ داستان، حافظہ، بازیافت، تشکیل نو	◆ شب خون الٰہ آباد شمارہ (229)	50
□ داستان سرائی کا آغازِ نو	◆ سہ ماہی نئی کتاب نئی دہلی شمارہ (9) اپریل تا جون 2009	07
□ داغ دہلوی	◆ شب خون الٰہ آباد شمارہ (240)	61
□ دبیر کے مرثیوں میں بیانیہ	◆ شب خون الٰہ آباد شمارہ (147)	29

www.urduchannel.in

	◆ ماہنامہ نیا دور لکھنو جلد (65) شمارہ (9) دسمبر 2010	03
□ دریافت و بازیافت: ترجمے کا معاملہ	◆ شب خون الٰہ آباد شمارہ (154)	47
	◆ مشمولہ: 'تعبیر کی شرح' 2012	132
	◆ مشمولہ: 'فنِ ترجمہ نگاری' مرتب خلیق انجم 1996	121
□ دستِ خود، دہانِ خود	◆ شب خون الٰہ آباد شمارہ (205)	19
	◆ مکالمہ کراچی کتابی سلسلہ (4) اپریل تا اکتوبر 1999	68
□ 'دستور الاصلاح' اور اصلاح الاصلاح	◆ شب خون الٰہ آباد شمارہ (126)	07
	◆ مشمولہ: 'اثبات و نفی' 2011	99
□ دکنی نہیں قدیم اُردو	◆ شب خون الٰہ آباد شمارہ (150)	17
□ دکھ کا دیباچہ (محمد حمید شاہد کا ناول)	◆ ماہنامہ سبق اردو، بدوہی یو پی جولائی اگست 2007	12
□ دوسرے آدمی کا ڈرائنگ روم	◆ مشمولہ: 'افسانے کی حمایت میں' 1982	152
□ دیباچہ 'افلاک' (گلبرگہ کے قلمکاروں کا انتخاب)	◆ روشنائی کراچی شمارہ (14) شمس الرحمن فاروقی نمبر	339
□ دیباچہ انتخاب کلیاتِ غالب (اردو)	◆ مشمولہ: غالب پر چار تحریریں، 2001	55
	◆ مشمولہ: غالب کے چند پہلو، 2001	
□ دیباچہ دیوان قیس الفاروقی	◆ ماہنامہ تحریر نو ممبئی دسمبر 2010	15
□ دیباچہ غرۃ الکمال کا ترجمہ	◆ قسط اول: ہفتہ وار ہماری زبان نئی دہلی 7 تا 14 اپریل 2006	01
	◆ قسط دوم: ہفتہ وار ہماری زبان نئی دہلی 8 تا 28 اپریل 2006	01
	◆ مشمولہ: 'صورت و معنی سخن' 2010	110

عنوان	ماخذ	صفحہ
□ دیباچہ کلیات حفیظ جون پوری	◆ سہ ماہی اثبات ممبئی شمارہ (3) دسمبر 2008 تا فروری 2009	203
	◆ مشمولہ: 'صورت و معنیٰ سخن' 2010	212
□ دیباچہ نغمات حریت	◆ ماہنامہ اردو دنیا نئی دہلی جلد (10) شمارہ (6) جون 2008	47
[ذ]		
□ ذکر داستان گویاں	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (276)	09
	◆ سہ ماہی فکر و تحقیق نئی دہلی جولائی تا ستمبر 2005	07
□ ذوق کی غزل	◆ مشمولہ: 'انداز گفتگو کیا ہے' 1993	93
[ر]		
□ راہی فدائی: ٹیڑھی زمینیں، اجنبی لہجہ	◆ مشمولہ: معرفت شعر نو' 2010	329
□ راہی فدائی کی 'تصنیف'	◆ مشمولہ: معرفتِ شعر نو' 2010	325
□ روپے کی تخفیف	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (06) جاوید جمیل کے نام سے	55
□ ریڈکلف: ماونٹ بیٹن اور آڈن کی نظم	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (212)	11
[ز]		
□ زبان کے فریم کو توڑتا پیکر (عادل منصوری پر مضمون)	◆ سہ ماہی اثبات ممبئی دسمبر 2008 تا فروری 2009	07
	◆ مشمولہ: 'معرفت شعر نو' 2010	275
□ زبانی معاملات	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (249)	25
□ زرد پتے نحیف شاخوں پر (شہریار پر مضمون)	◆ چہار سو راولپنڈی ستمبر اکتوبر 2007 شہریار نمبر	33
	◆ عالمی اردو ادب دسمبر 2013	252
□ زمین و آسمان (کرشن کمار طور پر مضمون)	◆ چہار سو راولپنڈی جنوری فروری 2012 کرشن کمار طور نمبر	20

www.urduchannel.in

عنوان	ماخذ	صفحہ
□ زوال کے سائے	◆ ہفت روزہ ہماری زبان نئی دہلی جلد (54) شمارہ (6) 8 فروری 1995	01
□ زیب غوری کی شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (98)	24
[س]		
□ سادگی، اصلیت اور جوش	◆ مشمولہ: 'انداز گفتگو کیا ہے' 1993	185
□ ساحری، شاہی، صاحب قرانی	◆ سہ ماہی اردو ادب نئی دہلی جولائی اگست 2010	38
(چہارم)	◆ سہ ماہی اثبات ممبئی شمارہ (9)	19
□ سخن فہمی علامی اور شاگردانِ علامی	◆ ماہنامہ کتاب نما نئی دہلی جلد (33) شمارہ (10) اکتوبر 1993	29
□ سکوتِ سنگ اور صدائے درد (شہریار پر مضمون)	◆ شعر و حکمت حیدرآباد دور سوم کتاب (5) جنوری 2003	275
	◆ مشمولہ: 'اثبات و نفی' 2011	175
	◆ مشمولہ: 'معرفت شعر نو' 2010	263
□ سلطان اختر کی غزلیں	◆ ماہنامہ سبق اردو بدوہی یوپی شمارہ (24) اکتوبر تا دسمبر 2010	05
	◆ مشمولہ: 'معرفت شعر نو' 2010	299
□ سوار اور دوسرے افسانے	◆ رسالہ جامعہ نئی دہلی جولائی تا ستمبر 2000	112
□ سوانح غالب کا ایک پہلو اور مالک رام	◆ ماہنامہ شاعر ممبئی جلد (58) شمارہ (3-2)	30
	◆ مشمولہ: 'غالب پر چار تحریریں' 2001	39
	◆ مشمولہ: 'غالب کے چند پہلو' 2001	55
□ 'سوگ نگر کے لوگ': ایک نوٹ	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (133)	17
□ سید امین اشرف کی غزل: کنج احساس میں کھو جاؤں......	◆ مشمولہ: 'معرفت شعر نو' 2010	209

سید خواجہ میر درد	◆ مشمولہ: 'لفظ و معنی' 1968	204
سید احمد شمیم: کئی دہائیوں کا قصہ	◆ سہ ماہی وقت، دھنباد	
سید فضل المتین کی غزلیں	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (117)	40
[ش]		
شاخِ اظہار کا نیا پھول: زیب غوری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (255)	43
	◆ جواز مالیگاؤں جلد (11) شمارہ (28) نومبر تا اگست	89
	◆ مشمولہ: 'انداز گفتگو کیا ہے' 1993	155
	◆ مشمولہ: 'معرفت شعر نو' 2010	143
شاد عظیم آبادی	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (240)	68
شارق کیفی کی کچھ نظمیں	◆ مشمولہ: 'معرفتِ شعر نو' 2010	337
شاعری کا ابتدائی سبق	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (130)	09
	◆ اردو کیمپس ممبئی جلد (1) شمارہ (2)، جولائی تا ستمبر 2011	40
	◆ مشمولہ: تنقیدی افکار، 2004	319
شبلی کی فارسی غزل	◆ سہ ماہی اردو ادب نئی دہلی اپریل تا جون 2011	56
شخصیت سے فرار ممکن نہیں	◆ مشمولہ: 'لفظ و معنی' 1968	32
شعر اردو میں آوازوں کی تخفیف اور سکوت کا مسئلہ	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (99)	49
	◆ مشمولہ: 'عروض، آہنگ اور بیان' 1977	35
شعر شور انگیز	◆ ماہنامہ آج کل نئی دہلی، جلد (49) شمارہ (3) اکتوبر 1990	03
شعر شور انگیز (ایک حصہ)	◆ ششماہی ارتکاز علی گڑھ شمارہ (2) جون 1983	66
شعر شور انگیز (تمہید جلد چہارم)	◆ ماہنامہ آج کل نئی دہلی جلد (52) شمارہ (3) اکتوبر 1993	03
شعر، غیر شعر اور نثر	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (51)	25
	◆ مشمولہ: 'شعر، غیر شعر اور نثر' (1973)	19

www.urduchannel.in

شعر کا ابلاغ	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (24)	05
	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (234)	19
	◆ مشمولہ 'لفظ و معنی' 1968	96
شعر کی داخلی ہیئت	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (14)	35
	◆ مشمولہ: 'لفظ و معنی' 1968	112
شعر کی ظاہری ہیئت	◆ مشمولہ: 'لفظ و معنی' 1968	43
شعری آہنگ میں نئی فکر اور تنوع کی ضرورت	◆ مشمولہ: عروض آہنگ اور بیان 1977	11
شعریات اور نئی شعریات	◆ مشمولہ: 'تعبیر کا شرح' 2012	86
شفیع جاوید کے افسانے	◆ سہ ماہی اثبات ممبئی شمارہ (11) اکتوبر تا دسمبر 2012	17
شکستہ بحر اور شکست نا روا	◆ مشمولہ: 'عروض، آہنگ اور بیان' 1977	98
شکیب جلالی: مشعل درداب بھی روشن ہے	◆ الانصار حیدر آباد جلد (2) شمارہ (2) 2004	59
	◆ مشمولہ: 'معرفت شعر نو' 2010	237
شمشاد لکھنوی: تعارف انتخاب	◆ سہ ماہی اثبات ممبئی شمارہ (11) اکتوبر تا دسمبر 2012	211
شوق یا مشغلہ نہیں محبت ہے شاعری	◆ ماہنامہ شاعر ممبئی جلد (5-12) مئی تا دسمبر 1997 ہم عصر ادب نمبر	263
شہناز نبی کی نظمیں	◆ سہ ماہی اثبات ممبئی جولائی تا ستمبر 2011	211
	◆ سہ ماہی کاروانِ ادب بھوپال جلد (17) شمارہ (53) اکٹوبر تا ڈسمبر 2017 گوشہ شہناز نبی	106
شہریار کی نئی شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (96)	63
	◆ سہ ماہی ارتکاز کراچی جلد (1) شمارہ (1-2) اکتوبر تا دسمبر 1994	259

□ شہریار: نیند کی کرچیں ◆ مشمولہ: 'معرفت شعر نو' 2010 — 269

[ص]

□ صاحب ذوق قاری اور شعر کی سمجھ ◆ شب خون الٰہ آباد شمارہ (90) — 21

◆ مشمولہ: 'شعر، غیر شعر اور نثر' (1973) — 123

[ط]

□ طنز و مزاح نگاری ◆ اردو چینل ممبئی شمارہ (20) شمس الرحمن فاروقی نمبر — 90

□ طوطا رام عاصی کی گالیاں ◆ سہ ماہی اثبات ممبئی، جولائی تا ستمبر 2011 — 203

[ظ]

□ ظفر اقبال: طبع رواں، منظر معنی اور بے شمار امکان ◆ سہ ماہی تشکیل کراچی شمارہ (39) جنوری تا دسمبر 2000 — 194

◆ مشمولہ: 'معرفت شعر نو' 2010 — 219

□ ظفر گورکھپوری: ہلکی ٹھنڈی، تازہ ہوا ◆ ماہنامہ سبق اردو بدوہی یوپی جلد (2) شمارہ (16) جنوری تا مارچ 2007 — 09

◆ مشمولہ: 'معرفت شعر نو' 2010 — 243

[ع]

□ عتیق اللہ کی شاعری ◆ شب خون الٰہ آباد شمارہ (97) — 24

□ عزیز قیسی: گرد باد کی نشو و نما ◆ مشمولہ: 'انداز گفتگو کیا ہے' 1993 — 143

◆ مشمولہ: 'معرفت شعر نو' 2010

□ عرفان صدیقی کی غزل ◆ ماہنامہ نیا دور لکھنؤ، جلد 65، شمارہ (7،8) اکتوبر تا دسمبر 2010، عرفان صدیقی نمبر — 57

□ عشقیہ شاعری اور شاعری کا عشق ◆ سہ ماہی نئی کتاب نئی دہلی شمارہ (2) جولائی تا ستمبر 2007 — 07

□ علامت کی پہچان ◆ شب خون الٰہ آباد شمارہ (47) — 17

◆ مشمولہ: 'شعر، غیر شعر اور نثر' (1973) — 108

www.urduchannel.in

[غ]

□ غالب اور جدید ذہن ◆ ماہنامہ آج کل نئی دہلی فروری 1973 — 18

◆ مشمولہ: 'شعر، غیر اور نثر' (1973) — 274

□ غالب اور میر کے مطالعے کے چند پہلو ◆ ماہنامہ آج کل نئی دہلی جلد (42)، شمارہ (8) مارچ 1948، میر نمبر — 39

□ غالب زمانۂ حال کا مقبول ترین شاعر ◆ مشمولہ: 'غالب کے چند پہلو' (2001) — 13

□ غالب کا محبوب: تصور اور پیکر ◆ شب خون الٰہ آباد شمارہ (254) — 25

◆ روشنائی کراچی شمارہ (14) شمس الرحمن فاروقی — 309

□ غالب کی ایک غزل کا تجزیہ ◆ مشمولہ: 'شعر، غیر شعر اور نثر (1973) — 310

□ غالب کی مشکل پسندی ◆ مشمولہ: 'شعر، غیر شعر اور نثر (1973) — 298

□ غالب کے دو شعر ◆ شب خون الٰہ آباد شمارہ (245) — 66

□ غبار کارواں (خود نوشت حالات زندگی) ◆ آج کل نئی دہلی جلد (30) شمارہ (11) جون 1972 — 14

◆ سہ ماہی اُردو ادب نئی دہلی، شمارہ (243)، گوشہ فاروقی — 11

◆ شعر، غیر شعر اور نثر، مشمولہ 1973 — 09

□ غزل آباد ◆ سہ ماہی اثبات ممبئی شمارہ (15-14) اکتوبر تا مارچ 2013 — 375

□ غزل در غزل کے بارے میں ◆ شب خون الٰہ آباد شمارہ (180) — 05

□ غلام مرتضیٰ راہی: نکتہ چند ز پیچیدہ بیانے ◆ سہ ماہی انتساب عالمی سرونج جلد (5) شمارہ (2) اپریل تا جون 2017 — 30

□ غلطی عیب نہیں ◆ شب خون الٰہ آباد شمارہ (101) — 03

◆ مشمولہ: عروض، آہنگ اور بیان، 1977 — 204

[ف]

□ فارسی میں ہندی الفاظ ◆ ماہنامہ کتاب نما، نئی دہلی، جلد (37)، شمارہ (9) ستمبر 1997 — 63

□ فرخ جعفری اور عبدالحمید کی غزل گوئی ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (148) 60

□ فصلے از حقیقت اشیا ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (17)، جاوید جمیل کے نام سے 55

□ فیض اور کلاسیکی غزل ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (137) 21

◆ مشمولہ: 'معرفت شعر نو' 2010 81

[ق]

□ قاضی سلیم: کہ دل بہ وود ورد سخنوری داند ◆ شعر و حکمت حیدرآباد) دور سوم (کتاب (6) مارچ 2004 181

◆ مشمولہ: 'معرفت شعر نو': 2010 163

□ قدیم کلاسیکی اردو ادبی تہذیب اور تاریخ کے پہلو ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (223) 03

◆ رسالہ جامعہ نئی دہلی جنوری تا مارچ 1999 56

□ قرأت، تعبیر، تنقید/قرأت، تعبیر، شرح ◆ نئی کتاب، نئی دہلی جنوری تا مارچ 2008 07

◆ مشمولہ: 'صورت و معنی سخن' 2010 32

□ قمر احسن: اثبات اور انکار کی کشمکش ◆ مشمولہ: افسانے کی حمایت میں 1982 111

□ قمر جمیل: شعری تہذیب کا بنایا ہوا وجود ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (245) 51

□ قمر جمیل کی شاعری ◆ تسطیر لاہور جلد (3) شمارہ (10-9) جولائی اگست 1999 225

[ک]

□ کارگاہِ نیرنگ: داستان امیر حمزہ کا مطالعہ ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (184) 45

◆ رسالہ جامعہ نئی دہلی اکتوبر دسمبر 1994 47

□ کارگاہِ نیرنگ: ساحری، شاہی، صاحب قرانی ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (182) 19

□ کچھ اردو رسم الخط کے بارے میں ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (250) 35

◆ شب خون الہ آباد شمارہ (293) 536

◆ ماہنامہ اردو دنیا نئی دہلی جلد (10) شمارہ (9) ستمبر 2008 04

◆ آج کراچی شمارہ (39) جنوری تا مارچ 2003 163

□ کچھ سجاد ظہیر کی یاد میں، کچھ منظر سلیم کے بارے میں ◆ انتخاب پٹنہ شمارہ (32) 07

□ کچھ عروضی اصطلاحات ◆ مشمولہ: 'عروض، آہنگ اور بیان' 1977 250

□ کچھ نشور واحدی اور مسعود اختر جمال کے بارے میں ◆ مشمولہ: 'معرفت شعر نو' 2010 87

□ کچھ نئے شاعر ◆ سہ ماہی اثبات ممبئی شمارہ (1) اکتوبر تا دسمبر 2012 179

□ کردار کے خدوخال (انل ٹھکر کی ڈرامانگاری) ◆ چہار سو راولپنڈی جولائی اگست 2011 18

□ کشمیری لال ذاکر اور فیض کی دنیا ◆ مشمولہ: 'فیض کی دنیا' مرتبہ کشمیری لال ذاکر 2015 09

□ کلاسیکی غزل کی شعریات کا خاکہ ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (171) 13

□ کلیاتِ کاشف ◆ سہ ماہی اردو چینل ممبئی شمارہ (36) 11

□ کیا نظریاتی تنقید ممکن ہے ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (110) 07

◆ مشمولہ: 'تنقیدی افکار' 2014 17

□ کیا نقاد کا وجود ضروری ہے ◆ سہ ماہی نئی کتاب نئی دہلی شمارہ (6) جولائی تا ستمبر 2008 07

[گ]

□ گنگادھر ناتھ فرحت: تعارف و انتخابِ کلام ◆ خبر نامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (15) اگست تا اکتوبر 2001 35

[ل]

www.urduchannel.in

□ لسانی لغزشیں	◆ اردو کیمپس ممبئی جلد(1) شمارہ(3) جولائی تا ستمبر 2011	17
□ لندن یونیورسٹی میں اردو: ڈیویڈ میتھوز سے ایک ملاقات	◆ ماہنامہ آج کل نئی دہلی جلد(37) شمارہ(7) فروری 1977	
□ لوحِ بدن	◆ مشمولہ: 'اثبات ونفی' 2011	184
[م]		
□ ماہنامہ شاعر: ایک تاثر	◆ ہفت روزہ ہماری زبان نئی دہلی 8 تا 28 مارچ 2006	2
□ مبارک ہو! ہر ہر اچھے دن آگئے	◆ خبرنامہ شب خون الٰہ آباد شمارہ(25)	28
□ مجتبیٰ حسین اور طنز و مزاح	◆ چہار سو راولپنڈی جنوری فروری 2015 مجتبیٰ حسین نمبر	41
□ مجروح سلطانپوری: ترقی پسند غزل گو؟	◆ سہ ماہی نئی کتاب نئی دہلی شمارہ(13) اپریل جون 2010	07
	◆ سہ ماہی تسطیر لاہور جولائی تا دسمبر 2010	298
	◆ مشمولہ: 'معرفت شعر نو' 2010	111
□ مجھے کن لوگوں سے چڑھ ہے	◆ اردو چینل ممبئی شمارہ(20) شمس الرحمن فاروقی نمبر	83
□ محبوب میاں کی یاد میں	◆ ماہنامہ آج کل نئی دہلی جلد(74) شمارہ(07) فروری 2016	05
□ محمد حسن عسکری: کل اور آج ایک گفتگو	◆ شب خون الٰہ آباد شمارہ(261)	05
□ محمد حفظ الکبیر قریشی	◆ الانصار حیدرآباد جلد(5) کتاب(5-6) 2007-08	79
□ محمد علوی: دوسرا ورق اور تیسری کتاب	◆ مشمولہ: 'اثبات ونفی' 2011	160
	◆ مشمولہ: 'معرفت شعر نو' 2010	175
□ محمد علی جوہر کی سیاسی غزل	◆ شب خون الٰہ آباد شمارہ(112)	73
	◆ مشمولہ: 'اثبات ونفی' 2011	108

www.urduchannel.in

□ محمد علی جوہر کی نظم و نثر	◆ ماہنامہ نیا دور لکھنؤ فروری مارچ اپریل 2005 جوہر نمبر	15
	◆ مشمولہ: 'صورت و معنی سخن' 2010	195
□ مدحت الاختر: تہ دار شعروں والا	◆ مشمولہ: 'معرفت شعر نو' 2010	305
□ مرافقۃ النور فی ذکر السرور	◆ ماہنامہ آج کل نئی دہلی جلد(49) شمارہ(9) اپریل 1991	06
	◆ ماہنامہ آج کل نئی دہلی جلد(60) شمارہ(11) جون 2002	34
□ مرثیے کی معنویت	◆ سہ ماہی تسطیر لاہور شمارہ(8-7) اکتوبر 1998 تا مارچ 1999	195
□ مسلسل سفر (بانی کی غزل گوئی)	◆ شب خون الٰہ آباد شمارہ(102)	80
□ مصنوعی ذہانت یا اے آئی	◆ سہ ماہی نئی کتاب نئی دہلی شمارہ(23) اکتوبر تا دسمبر 2012	09
□ مصور سبزواری: نئی راہوں کا مسافر	◆ شب خون الٰہ آباد شمارہ(104)	46
	◆ مشمولہ: 'انداز گفتگو کیا ہے' 1993	167
□ مظہر مجاز: تلاش و تسلسل	◆ مشمولہ: 'معرفت شعر نو' 2010	247
□ مطالعات غالب، سبک ہندی اور پیروی مغربی	◆ مشمولہ: 'غالب پر چار تحریریں' 2001	09
	◆ مشمولہ: 'غالب کے چند پہلو' 2001	29
□ مطالعہ اسلوب کا ایک سبق	◆ شب خون الٰہ آباد شمارہ(76)	07
	◆ مشمولہ: 'شعر غیر شعر اور نثر' 1973	158
□ معنی آفرینی	◆ سہ ماہی الفاظ علی گڑھ جولائی اگست ستمبر 2000	26
□ مغرب میں جدیدیت کی روایت	◆ مشمولہ: 'لفظ و معنی' 1968	136
□ مقدمہ دیوان چرکین	◆ سہ ماہی نئی کتاب نئی دہلی شمارہ(31) اکتوبر تا دسمبر 2007	07

	◆ مشمولہ: 'صورت و معنی سخن' 2010	202
□ ملارمے کی دوسری صدی	◆ شب خون الہ آباد شمارہ 231	67
□ ممالک غیر میں اردو؟ اردو کی بستیاں؟	◆ سہ ماہی اثبات ممبئی شمارہ (2) ستمبر 2008 تا نومبر 2008	23
	◆ مشمولہ: 'صورت و معنی سخن' 2010	248
□ منشی امیر اللہ تسلیم لکھنوی: تعارف وانتخاب	◆ سہ ماہی اثبات ممبئی شمارہ (11) اکتوبر تا دسمبر 2012	229
□ منظر سلیم کی بازیافت	◆ سہ ماہی نئی کتاب نئی دہلی شمارہ (15) اکتوبر تا دسمبر 2010	09
□ منظر کاظمی کے افسانے	◆ الانصار حیدرآباد جلد (3) شمارہ (3) 2005	45
	◆ ماہنامہ اردو دنیا نئی دہلی جلد (9) شمارہ (12) دسمبر 2007	19
□ منیب الرحمن کی شاعری	◆ مشمولہ: 'انداز گفتگو کیا ہے' 1993	133
	◆ مشمولہ: معرفت شعر نو، 210	121
□ منیب الرحمن کی نظم 'اس کی آواز' کا تجزیہ	◆ سوغات بنگلور، شمارہ (7) ستمبر 1994	161
□ موت اور موت کی کتاب	◆ سہ ماہی اثبات ممبئی شمارہ (10) جولائی تا ستمبر 2011	165
□ موجودہ ادبی صورت حال	◆ سہ ماہی پیش رو دہلی جلد (1) شمارہ (2) دسمبر 1988	76
□ مہمان سرائے غزل میں نیا مسافر: انعام ندیم	◆ مشمولہ: 'معرفت شعر نو' 2010	347
□ میاں صاحب جارج اسلامیہ کالج گورکھپور کی کچھ یادیں	◆ اردو چینل ممبئی، شمارہ (20) شمس الرحمن فاروقی نمبر	59
□ میراجی کے سو برس	◆ سہ ماہی اثبات ممبئی شمارہ (11) اکتوبر تا دسمبر 2012	229
□ میرا ذہنی سفر	◆ آج کراچی شمارہ (39) جنوری تا مارچ 2003	141
	◆ ماہنامہ اردو دنیا نئی دہلی جلد (6) شمارہ (6) جون 2014	28
	◆ اردو چینل ممبئی شمارہ (20) شمس الرحمن فاروقی نمبر	42

www.urduchannel.in

	◆ پہلی قسط ہماری زبان نئی دہلی یکم تا 7 اگست 2004	01
	◆ دوسری قسط ہماری زبان نئی دہلی 8 تا 14 اگست 2004	01
□ میرا ماحول اور میرا تخلیقی سفر	◆ سہ ماہی نئی کتاب نئی دہلی شمارہ (5) اپریل تا جون 2008	07
	◆ مشمولہ: 'صورت و معنی سخن' 2010	263
□ میر، اردو اور میں	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (209)	03
□ میر انیس کے مرثیے میں استعارے کا نظام	◆ مشمولہ: 'شعر، غیر شعر اور نثر' 1973	324
□ میر شناسی اور غالب پرستی	◆ سہ ماہی نئی کتاب نئی دہلی شمارہ (19-18) جولائی تا دسمبر 2011	09
	◆ مشمولہ: 'عجب سحر بیان تھا' 2018	52
□ میر صاحب کا زندہ عجائب گھر: کچھ تعجب نہیں خدائی ہے	◆ سہ ماہی فکر و تحقیق نئی دہلی جولائی اگست ستمبر 2005	07
	◆ مشمولہ: 'صورت و معنی سخن' 2010	121
	◆ مشمولہ: 'عجب سحر بیان تھا' 2018	09
□ میر کا لسانی کارنامہ	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (138)	55
□ میر کا معاملہ	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (264)	09
	◆ مشمولہ: 'عجب سحر بیان تھا' 2018	102
□ میر کی بات	◆ مشمولہ: 'عجب سحر بیان تھا' 2018	92
□ میر کے کلام میں عاشق کا کردار	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (139)	55
□ میر، ہمارے میر	◆ مشمولہ: 'عجب سحر بیان تھا' 2018	62
□ میں کون ہوں اے ہم نفساں	◆ روشنائی کراچی شمارہ (14) شمس الرحمن فاروقی نمبر	271
	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (205)	21

[ن]

□ ن م راشد	◆ مشمولہ: شعر، غیر شعر اور نثر' 1973	254

ن م راشد اور غزال شب	◆ سہ ماہی اثبات ممبئی شمارہ (7)	16
	◆ مشمولہ: 'معرفت شعر نو' 2010	71
ن م راشد صورت و معنی کی کشمکش	◆ مشمولہ: 'معرفت شعر نو' 2010	57
ناصر کاظمی: برگِ نے کے بعد	◆ مشمولہ: 'اثبات و نفی' 2011	135
	◆ مشمولہ: 'معرفت شعر نو' 2010	127
نثری نظم یا نثر میں شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (123)	03
	◆ ماہنامہ شاعر ممبئی جلد (54) شمارہ (6,7,8) 1983	26
	◆ مشمولہ: 'تنقیدی افکار' 2014	137
نظری تنقید اور شعریات کا طلوع	◆ سہ ماہی جہات کشمیر جلد (2) شمارہ (6) جون 1999	11
نظم اور غزل میں امتیاز	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (58)	49
	◆ مشمولہ: 'شعر، غیر شعر اور نثر' 1973	143
نظم کا اسلوب	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (190)	19
	◆ مشمولہ: 'تعبیر کی شرح' 2012	117
نظم کیا ہے	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (236)	37
	◆ مشمولہ: 'تنقیدی افکار' (2004)	159
	◆ مشمولہ: 'تعبیر کی شرح' 2012	96
	◆ مشمولہ: 'تحفۃ السرور' 2012	
نظم و نثر کا بنیادی فرق	◆ اوراق لاہور شمارہ خاص (4) 1966	149
نظیر اکبرآبادی کی کائنات	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (114)	03
	◆ مشمولہ: 'اثبات و نفی' 2011	67
نقدِ افسانہ اور افسانہ کا نقد: بین تفاوت رہ	◆ مشمولہ: 'افسانے کی حمایت میں' 1982	203
نقدِ داستان	◆ جواز مالیگاؤں شمارہ (28) نومبر 88 تا اگست 1989	14

www.urduchannel.in

نقد داستان کی تمہید	◆ آئندہ کراچی اگست ستمبر اکتوبر 1999	11
نقد داستان: گیان چند اور طلسم فصاحت	◆ سہ ماہی نیا ورق ممبئی شمارہ (28) اکتوبر تا دسمبر 2007	25
نقد غالب بو العجبیاں: بجنوری، عبداللطیف اور حسن عسکری پلکھنوی	◆ مشمولہ: 'صورت و معنی سخن' 2010	158
نقد معائب	◆ شب خون شمارہ (214)	05
	◆ مشمولہ: 'عروض آہنگ اور بیان' 1977	115
نوآبادیاتی شعریات اور ہم	◆ سہ ماہی نئی کتاب نئی دہلی شمارہ (16) جنوری تا مارچ 2011	09
نئی اصطلاحیں	◆ ماہنامہ کتاب نئی دہلی، جون 1990	13
نئی راہوں میں ایک مختصر سفر: مصور سبزواری	◆ مشمولہ: 'معرفت شعر نو' 2010	205
نئی شاعری: ایک امتحان	◆ مشمولہ: 'لفظ و معنی' 1968	125
نیاز بے نیاز	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (4)	03
[و]		
وحید اختر کے مرثیے پر ایک تحریر	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (112)	16
ولی نام کا ایک شخص	◆ سہ ماہی الفاظ علی گڑھ جولائی، اگست ستمبر 2000	11
[ہ]		
ہماری صورت حال	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (164)	57
'ہماری شاعری' پر ایک نظر	◆ مشمولہ: 'تنقیدی افکار' 2004	113
ہماری کلاسیکی غزل کی شعریات: کچھ تنقیدی کچھ تاریخی باتیں	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (208)	09
	◆ مشمولہ 'تعبیر کی شرح' 2012	09
ہمارے لیے منٹو صاحب (کلیدی تحریر)	◆ سہ ماہی اثبات ممبئی شمارہ (15-14) اکتوبر تا مارچ 2013	63

□ ہندوستان میں نئی غزل ◆ فنون لاہور جنوری 1969 جدید غزل نمبر (جلد اول) 13
◆ مشمولہ: 'لفظ و معنی' 1968 225

(ے)

□ یلدرم کی بعض تحریروں میں جنسی اظہار ◆ مشمولہ: 'افسانے کی حمایت میں' 1982 137
□ یہ نظمیں (نئی نظم نئے دستخط کے زیر عنوان جدید شعرا کی نظموں پر مضمون) ◆ معیار دہلی شمارہ (3) 159
□ یےٹس، اقبال اور ایلیٹ ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (84) 19
◆ مشمولہ: 'شعر، غیر شعر اور نثر' 1973 345
◆ مشمولہ: 'خورشید کا سامان سفر' 2012 01

◆◆◆

www.urduchannel.in

سوانحی/تعزیتی تحریریں/سوانحی گوشے

[آ]

□ آزاد بلگرامی (1704-1785) اور سیال کوٹی مل وراستہ ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (229) 75
□ آسکر وائلڈ (1854-1900) ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (224) 79
□ آفتاب رائے سودا (وفات 1747) ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (218) 79

[ا]

□ ابوالطیب احمد ابن حسیل المتنبی (915-965) کا لمحہ آخریں ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (256) 68
□ اٹھ گئی ہیں سامنے سے کیسی کیسی صورتیں (مرزا جمیل الدین عالی، محبوب الرحمن فاروقی، سید ارشاد حیدر) ◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (30) 72
□ احتشام کے انتقال پر ◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (18) 22
□ اسٹیفن اسپنڈر، ٹی ایس ایلیٹ، اور کام شاعر کا ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (293) 471

□ اس کی ہر بات دل نشین اس کا ہر تیر دلکشا: سید حامد ◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (27) 05

□ اشبلیہ (اندلس) کے بادشاہ معتمد بن عباد (وفات 1095) کے اچھے اور برے دن ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (290) 72

□ الگزنڈر پشکن (1837-1799) ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (228) 79

□ الیٹ، آئی اے رچرڈس (1979-1893) اور بینک کی نوکری ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (237) 79

□ الیٹ، آئی اے رچرڈس (1979-1893) اور بینک کی نوکری ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (241) 79

□ امیر اللہ تسلیم (1911-1819) ایک پیسہ روز تیل کا خرچ اور سہی ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (243) 79

□ ایلیونزا دوزے، سارا برنہارٹ اور گبرئیل وائیسو ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (278) 75

□ اینا اخماتوا (1996-1889) اور آئسا برلن (1909-1999) ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (242) 79

[ب]

□ بالمکند شہود (تقریباً 1750) ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (222) 79

□ بدھ سنگھ قلندر (وفات 1780 اور 1790 کے مابین) ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (219) 79

□ برناڈ شا اور برٹش میوزیم ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (234) 79

□ بشار بن برد کا موٹاپا، غرور اور میر کی نفاست ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (289) 75

□ بودلیئر کا لمحۂ مسرت ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (248) 76

□ بوعلی سینا اور عرضِ عمر ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (263) 71

□ بوجوئی، دوستی، عیار شاعری ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (279) 75

□ بیچہ مہستی، معشوقۂ عالم اور شاعر بے مثال ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (263) 71

□ بیچہ مہستی ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (285) 70

www.urduchannel.in

□ بیرم خان، ملا گدائی اور عاشق صادق ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (251) 69

[پ]

□ پریمولیوی کی پیچیدہ زندگی ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (261) 70

□ پکاسو اور مائنطور ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (235) 79

□ پول سیزان کا دیہاتی انداز ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (248) 76

□ پھر اس کے بعد کوئی صاحب پر چم نہیں ملتا (ڈاکٹر سید اعجاز حسین اور ڈاکٹر مسیح الزماں کے انتقال پر تاثراتی نوٹ) ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (95) 74

[ت]

□ تصور نارنولی (وفات 1781) ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (225) 79

□ تمام دہر میں ہے ماتم جمیلہ آج ◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (4) 25

[ٹ]

□ ٹالسٹائی کے نشیب وفرازِ حیات ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (257) 73

□ ٹوٹا ہوا پر (بانی پر سوانحی و تاثراتی نوٹ) ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (122) 03

□ ٹی ایس ایلیٹ (1965-1888) کی سخاوت ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (236) 79

□ ٹینی سن (1892-1809) کے آخری دن ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (245) 71

[ج]

□ جارج آرویل کی مالکہ مکان ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (249) 74

□ جانسن، ڈاکٹر (1784-1709) اور جیمس بوزویل (1740-1789) ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (216) 79

□ جانسن، ڈاکٹر کی ظرافت ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (247) 74

□ جان رسکن اور روز لاتوش ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (246) 72

□ جان رسکن (1900-1819) کی شادی اور عشق ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (239) 79

□ جگت استاد، اعجاز صاحب ◆ ماہنامہ آج کل نئی دہلی جلد(74) شمارہ(1) اگست 2015 05

□ جگر مرادآبادی کی سخن شناسی ◆ شب خون الہ آباد شمارہ(291) 73

□ جیمس جوائس اور ڈبلیو بی یےٹس(1939-1865) ◆ شب خون الہ آباد شمارہ(217) 79

□ جیمس جوائس اور ڈبلیو۔بی یےٹس ◆ شب خون الہ آباد شمارہ(224) 79

□ جیمس جوائس(1941-1882) اور سیموئل بیکٹ (1906-1989) ◆ شب خون الہ آباد شمارہ(217) 79

□ جیمس جوائس کی 'یولی سیز' بطور مالیاتی شے ◆ شب خون الہ آباد شمارہ(232) 79

[چ]

□ چارلس لیم(1834-1775) اور ولیم ورڈز ورتھ (1770-1850) ◆ شب خون الہ آباد شمارہ(225) 79

□ چارلس لیم، میری لیم، کولرج، بھائی بہن اور دوست ◆ شب خون الہ آباد شمارہ(272) 72

□ چندر بھان برہمن اور حسن کی قدرداں ساقن ◆ شب خون الہ آباد شمارہ(268) 72

[ح]

□ حاکم لاہوری اور نور العین واقف: ایک سفر کامیاب، ایک ناکام ◆ شب خون الہ آباد شمارہ(275) 75

□ حضرت شیخ اکبر اور ابن الشعار ◆ شب خون الہ آباد شمارہ(254) 73

□ بے باک حق پرست قاضی عدیل عباسی ◆ مشمولہ: 'تحریر بے عدیل، مرتب: مسعود الحسن عثمانی 97

□ حکیم احسن اللہ خان(98/1797-1771) اور مہاراجہ بڑودہ ◆ شب خون الہ آباد شمارہ(281) 70

[خ]

www.urduchannel.in

□ خورشید الاسلام کی یاد میں ◆ ماہنامہ سبق اردو بدوہی یوپی جلد(9) شمارہ(15) جولائی تا دسمبر 2006 06
◆ ماہنامہ اردو دنیا دہلی جلد(8)، شمارہ(10)، اکتوبر 2006 09

[د]

□ داغ(1905-1831) کے دو شاگرد سید محمد نوح ناروی (1962-1879) سید شبیر حسن نسیم بھرت پوری ◆ شب خون الہ آباد شمارہ(240) 79

□ دست سخا اور پائے قناعت ◆ شب خون الہ آباد شمارہ(274) 72

□ دوفو کی زندگی کے نشیب و فراز ◆ شب خون الہ آباد شمارہ(277) 75

□ دیار غیر میں مقبول فدا حسین کی موت ◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ(14) 06

[ڈ]

□ ڈانٹے کی آخری آرام گاہ ◆ شب خون الہ آباد شمارہ(252) 73

□ ڈکسن کی زندگی میں اہم عورتیں ◆ شب خون الہ آباد شمارہ(256) 68

□ ڈینٹے گیبرئیل روزیٹی(1882-1828) ◆ شب خون الہ آباد شمارہ(220) 79

[ر]

□ راہے کہ بے رفیق است دشواری نماید: عادل منصوری ◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ(6) 09

[ز]

□ زیب غوری کی یاد میں ◆ سب رس حیدرآباد جلد(45) شمارہ(9) ستمبر 1985 16

[س]

□ سارا برنہارٹ کا جانورستان، شان اور ساز و سامان ◆ شب خون الہ آباد شمارہ(269) 68

□ سرٹامس مور کی حاضر جوابی: زندگی اور موت ◆ شب خون الہ آباد شمارہ(280) 71

□ سکندر احمد کی یاد میں ◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ(23) 23

□ سہیل احمد زیدی: یہ رستہ زندگی کرنے کا کتنا مختصر نکلا	◆ ماہنامہ سبق اردو بدوہی یوپی جلد(2) شمارہ(15)، جولائی تا دسمبر 2006	03
	◆ روشنائی کراچی شمارہ(26) جولائی تا دسمبر 2006	13
□ سیموئل جانسن (1784-1709)	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (215)	79
□ سید سراج الدین کی یاد میں	◆ ماہنامہ اقبال ریویو حیدرآباد نومبر 2006	15
[ش]		
□ شارلٹ برانٹی کی غریب وسادہ زندگی	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (262)	72
□ شاہ نورالعین واقف (وفات 1781)	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (258)	72
□ شوکت بخاری: موسم زمستان میں	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (288)	75
□ شجاع الدین نوری (زمانہ وفات تقریباً 1680)	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (221)	79
□ شیخ امام بخش ناسخ (1838-1776) اور میر علی اوسط رشک	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (230)	79
□ شیخ مجدالدین شریف بغدادی: تقصیر، جزا اور مہاراجہ بڑودہ	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (282)	73
□ شیریڈن اور اس کا آتش داں	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (247)	74
[ض]		
□ ضیاء الدین ابن الاثیر اور ابن الشعار	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (254)	73
[ظ]		
□ ظہوراللہ نوا (1830/31 - 1763/64)	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (244)	79
[ع]		

www.urduchannel.in

□ عادل منصوری: رنگوں اور ہیئتوں کا تصور ساز	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (6)	03
□ عہد شاہ جہانی کی ایک حسینہ	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (285)	70
□ عہد محمد شاہی کے تین شاعر	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (287)	72
[غ]		
□ غالب کی سخن فہمی	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (291)	73
[ف]		
□ فانی کی سخن فہمی	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (291)	73
□ فانی، یگانہ اور جگر کے اخلاق	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (291)	73
□ فراق گورکھپوری (1982-1896)	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (258)	72
□ فرینک ہیرس اور آسکر وائلڈ	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (247)	74
[ق]		
□ قاسمی صاحب	◆ سہ ماہی ادب ساز نئی دہلی اکتوبر تا دسمبر 2006	33
	◆ ہفت روزہ ہماری زبان نئی دہلی 8 دسمبر تا 14 جنوری 2008	02
□ قرۃ العین حیدر کی یاد میں: دریا بکنار دگر افتاد و گہر ماند	◆ ماہنامہ اردو دنیا نئی دہلی جلد (9) شمارہ (10) اکتوبر 2007	07
	◆ ماہنامہ نیا دور لکھنو جلد (60) شمارہ (12-11) فروری مارچ 2009، قرۃ العین حیدر نمبر	04
□ قرون وسطیٰ کی تین شاعرات	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (286)	73
□ قطعات تاریخ انتقال حضرت محمد احمدؒ صاحب (سوانحی نوٹ)	◆ ماہنامہ کتاب نما نئی دہلی جلد (32) شمارہ (1) جنوری 1992	20

[ک]
□ کارل پاپر اور وٹگن شٹائن ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (253) 71
□ کبیر جائسی: مرغ خوش خواں عزیز کوئی تھا ◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (20) 26
□ گرامی کشمیری (وفات 1743) ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (230) 79
□ کلیم کاشانی، عہد شاہ جہانی کا طور مغنی ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (273) 72
□ کمال احمد صدیقی ◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (23) 22
◆ سہ ماہی اردو امراوتی جلد (2) شمارہ (1) جنوری تا مارچ 2014 12
□ کن حرفوں میں جان ہے میری (سلیمان اریب پر سوانحی مضمون) ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (54) 79
[گ]
□ گنا بیگم (وفات 1773) ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (218) 79
□ گہر بہ قعر یم و خس بہ ساحل افتادست (عبدالستار صدیقی پر سوانحی مضمون) ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (76) 75
[م]
□ ماہ لقا چندا کی شان اور بدیہہ گوئی ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (284) 73
□ مجروح سلطان پوری (1920 تا 2000) ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (238) 65
□ مائیکل انجلو اور مجسمہ حضرت داؤدؑ ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (238) 79
□ محمد اسحٰق شوکت بخاری (وفات 1757) ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (222) 79
□ محمد علی حشمت (وفات 1749) ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (223) 79
□ مرزا جلال اسیر کی مبہم گوئی ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (270) 74
□ مرزا علی مہلت (وفات تقریباً 1791) اور مرزا علی نقی محشر (وفات 1793) ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (232) 79

www.urduchannel.in

□ مرزا محمد حسین قتیل (1757-58-1817) اور نواب سعادت علی خان (زمانہ حکومت 1797-1814) ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (227) 79
□ مرزا منشی اور نادر شاہ ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (264) 73
□ مرینا تسوتیا کی درد بھری زندگی اور موت ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (267) 73
□ مسعود بک، سکر و صحو اور وحدت و کثرت کے اسرار ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (292) 72
□ مشفق خواجہ کے بارے میں ◆ سہ ماہی اردو ادب، نئی دہلی، اکتوبر تا ڈسمبر 2017، جنوری تا مارچ 2018 113
□ ملّا حسن شاہ اور آقائے علی شیر نوائی ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (255) 71
□ ملّا سابق بنارسی (1720-1810) اور شیخ علی حزیں (1691-1766) ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (221) 79
□ موت کے معاملے: سقراط، چینی مورخ اعلیٰ سماجیان اور گلیلو ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (265) 71
□ مولانا روم کا وقتِ آخر ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (283) 71
□ مولانا روم کی ہوائی سیر ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (283) 71
□ میر عبدالحئی تاباں (1715-1749) ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (223) 79
□ میر عطا بانکہ (وفات اٹھارویں صدی کا نصف اول) ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (226) 79
□ میر مہدی علی داغ (وفات تقریباً 1780) ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (233) 79
□ میکس بیر بوم اور کپلنگ سے نفرت کی مجبوری ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (270) 74
[ل]
□ لی پو کی زندگی اور موت ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (270) 75
[ن]
□ ناصر علی سرہندی (وفات 1696) ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (225) 79
□ ناصر علی سرہندی (وفات 1696) ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (231) 79

□ نثار احمد فاروقی کی یاد میں	◆ سہ ماہی اردو ادب نئی دہلی جنوری تا مارچ 2005	05
	◆ ہفت وار ہماری زبان نئی دہلی 22 مئی تا 7 جون 2005	01
□ نکولائی گوگل (1852-1809)	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (231)	79
[و]		
□ والہ داغستان اور خدیجہ سلطان	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (259)	70
[ہ]		
□ ہس ای چون اور اس کا شوہر	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (276)	75
□ ہلالی استر آبادی	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (266)	73
□ ہیوم کا لمحۂ آخریں	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (249)	74

◆◆◆

www.urduchannel.in

فکشن

□ آفتاب زمین (افسانہ)	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (235)	27
	(یہ افسانہ عمر شیخ مرزا کے نام سے شائع ہوا)	
	◆ مشمولہ: 'سوار اور دوسرے افسانے' 2001	233
□ آیا تھا ایک سیلاب سا (ناول 'کئی چاند تھے سر آسماں' کا ایک باب	◆ سہ ماہی ذہن جدید، نئی دہلی، ڈسمبر 2004 تا فروری 2005	155
□ ان صحبتوں میں آخر (افسانہ)	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (227)	19
	(یہ افسانہ عمر شیخ مرزا کے نام سے شائع ہوا)	
	◆ مشمولہ: سوار اور دوسرے افسانے 2001	113
□ دریائے خواب (افسانہ)	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (250)	29
	(یہ افسانہ جاوید جمیل کے نام سے شائع ہوا ہے)	
□ سوار (افسانہ)	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (222)	35
	◆ مشمولہ: سوار اور دوسرے افسانے 2001	
	(یہ افسانہ عمر شیخ مرزا کے نام سے شائع ہوا)	
□ قبضِ زماں (ناولٹ)	◆ سہ ماہی اثبات ممبئی شمارہ (10) جولائی تا ستمبر 2011	37
	◆ یہ ناولٹ 2014 میں کتابی صورت میں شائع ہوا	

□ غالب افسانہ (افسانہ)	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (220)	07
	(یہ افسانہ بینی مادھو رسوا کے نام سے شائع ہوا)	
	◆ مشمولہ: 'سوار اور دوسرے افسانے' 2001	29
	◆ مشمولہ: 'غالب کے چند پہلو' 2001	69
□ کئی چاند تھے سرآسماں (ناول کا ایک باب)	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (278)	10
□ کئی چاند تھے سرآسماں (ناول کا ایک باب)	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (280)	10
□ کئی چاند تھے سرآسماں (ناول کا ایک باب)	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (285)	11
□ گردش خامہ نقاش (ناول 'کئی چاند تھے سرآسماں' کا ایک باب	◆ سہ ماہی ذہن جدید نئی دہلی، جون تا نومبر 2004	07
□ لاہور کا ایک واقعہ (افسانہ	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (221)	03
	◆ مشمولہ: 'سوار اور دوسرے افسانے' 2001	333
	(یہ افسانہ عمر شیخ مرزا کے نام سے شائع ہوا)	
□ منزل ہے کہاں (افسانہ)	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (05)	51
	(یہ افسانہ جاوید جمیل کے نام سے شائع ہوا ہے)	
□ ہر ایک راہ رو کے ساتھ (افسانہ)	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (01)	23
	(یہ افسانہ شہزاد کے نام سے شائع ہوا ہے)	

◆◆◆

www.urduchannel.in

تبصرے/تعارف نامے

[آ]

□ آبگینے	م: حسن فرخ	13 شعرا کا انتخاب	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (9)	79
□ آتش دان	قمر جمالی	ناول	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (24)	55
□ آتش سیال	زاہدہ زیدی	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (89)	74
□ آثارِ شبلی	محمد الیاس اعظمی	تحقیق	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (25)	31
□ آثارِ محروم	م: گوپی چند نارنگ	مضامین	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (58)	78
□ آخری دستاں گو	مظہر الزماں خان	ناول	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (186)	72
□ آخری درویش	عشرت ظفر	ناول	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (186)	72
□ آدھی رات کا سورج	اعجاز فاروقی	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (25)	78
□ آگہی و بے باکی	باقر مہدی	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (11)	77
□ آواز کا جسم	مخمور سعیدی	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (89)	75
□ آواز کا رنگ	غیاث صدیقی	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (88)	77

[ا]

□ اپنی دانست میں	انتظار حسین	تنقید	◆خبر نامہ شب خون الہ آباد شمارہ (25)	32
□ اجنتا	جگن ناتھ آزاد	نظم	◆شب خون الہ آباد شمارہ (16)	76
□ ادب کا مطالعہ	اطہر پرویز	تنقید	◆شب خون الہ آباد شمارہ (16)	76
□ ادب کی تلاش	بلراج ورما	تنقید	◆شب خون الہ آباد شمارہ (145)	68
□ ادب کے جہات	رفعت اختر	تنقید	◆شب خون الہ آباد شمارہ (182)	69
□ ادب لطیف	مدیر: ناصر زیدی	رسالہ	◆شب خون الہ آباد شمارہ (39)	78
□ ادبی قدریں اور نفسیات	شکیل الرحمن	تنقید	◆شب خون الہ آباد شمارہ (19)	74
□ ادراک	شمیم احمد	تنقید	◆شب خون الہ آباد شمارہ (90)	75
□ ارتباط	مدحت الاختر	شاعری	◆خبر نامہ شب خون الہ آباد شمارہ (24)	53
□ اردو	جگن ناتھ آزاد	نظم	◆شب خون الہ آباد شمارہ (16)	76
□ اردو کے فروغ میں ہندوستانی اکیڈمی الہ آباد کا حصہ	یونس غازی	تحقیق	◆شب خون الہ آباد شمارہ (24)	55
□ اردو افسانہ بمبئی میں 1970 کے بعد	م: الیاس شوقی	افسانے	◆شب خون الہ آباد شمارہ (180)	71
□ اردو تنقید: چند منزلیں	عزیز ابن الحسن	تنقید	◆خبر نامہ شب خون الہ آباد شمارہ (24)	56
□ اردو شاعری کا سماجی پس منظر	ڈاکٹر اعجاز حسین	تنقید	◆شب خون الہ آباد شمارہ (50)	71

□ اردو شاعری کا مزاج: معاصرین کی نظر میں	م: سجاد نقوی	تنقید	◆شب خون الہ آباد شمارہ (38)	79
□ اردو شاعری کے ارتقا میں ہندو شعرا کا حصہ	گنپت سہائے سرایواستو	تحقیق	◆شب خون الہ آباد شمارہ (74)	74
□ اردو شاعری میں سانیٹ	حنیف کیفی	تنقید	◆شب خون الہ آباد شمارہ (144)	69
□ اردو صحافت: ترجمہ وادارت	سید ضیاء اللہ	صحافت	◆شب خون الہ آباد شمارہ (182)	70
□ اردو مثنوی: شمالی ہند میں	گیان چند جین	تحقیق	◆شب خون الہ آباد شمارہ (67)	79
□ اردو محاورے	فخر الدین صدیقی اثر	زبان	◆شب خون الہ آباد شمارہ (80)	78
□ اردو میں ترقی پسند تحریک	خلیل الرحمن اعظمی	تنقید	◆شب خون الہ آباد شمارہ (88)	73
□ اردو میں نظم معریٰ اور آزاد نظم: 1947 کے بعد	حنیف کیفی	تنقید	◆شب خون الہ آباد شمارہ (144)	69
□ اعراف	عبدالرحیم نشتر	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ (91)	77
□ افکار میر	م: ایم حبیب خان	تنقید	◆شب خون الہ آباد شمارہ (38)	76
□ اقبال	شکیل الرحمن	تنقید	◆شب خون الہ آباد شمارہ (91)	75
□ اقبال اور ممبئی اور دیگر مضامین	عبدالستار دلوی	تحقیق	◆خبر نامہ شب خون الہ آباد شمارہ (24)	54

www.urduchannel.in

□ اقبال صدائے دل کشا	مضطر مجاز	تنقید	◆ خبر نامہ شب خون الہ آباد شمارہ (21)	56
□ اقبال کا حرف شیریں	عبدالحق	تنقید	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (27)	51
□ اقبال کی خامیاں	جوش ملسیانی	تنقید	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (185)	62
□ انتخاب اردو ادب (وادی کشمیر)	م: نور شاہ	انتخاب	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (96)	78
□ انتخاب نثر اردو	م: گوپی چند نارنگ	انتخاب	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (27)	74
□ اندوختہ	اکرام باگ	افسانے	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (27)	53
□ انجمن ترقی اردو ہند تاریخ اور خدمات	محمد یونس غازی	تحقیق	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (81)	76
□ انگریزی ادب کی مختصر تاریخ	محمد یٰسین	تحقیق	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (81)	76
□ اوراق مصور	سکندر علی وجد	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (18)	75
□ ایران صدیوں کے آئینے میں	امرت لال عشرت	تحقیق	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (40)	77
□ ایرانی تصوف	کبیر احمد جائسی	مذہب	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (182)	67
□ ایک بھاشا دو لکھاوٹ دو ادب	گیان چند جین	تحقیق	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (293)	567
□ ایک تھا شاعر: شاد عارفی	مظفر حنفی	تنقید	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (27)	76

www.urduchannel.in

□ ایک تھی انیتا/ امرتیا پریتم	ظفر ادیب	تنقید	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (8)	78
□ ایک خواب اور	سردار جعفری	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (9)	74
□ ایک دانشور، ایک مفکر: دیوندر اسر	م: نند کشور وکرم	شخصیت	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (25)	37
□ ایک سوغزلیں	عتیق اللہ	شاعر	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (80)	76
□ 1966 کی بہترین نظمیں	م: سبط نبی صمیم	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (20)	78
□ 1967 کی بہترین شاعری	م: راج نرائن راز، کمار پاشی	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (28)	77
□ 1967 کی منتخب شاعری	م: سبط نبی صمیم	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (31)	93
□ 1968 کا بہترین ادب	م: غلام جیلانی اصغر، انور غلام سدید	انتخاب	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (65)	76
□ 1969 کی منتخب شاعری	م: کمار پاشی، گوپال متل	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (65)	76

[ب]

□ بابا لوگ	غیاث احمد گدی	افسانے	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (45)	76
□ بادہ و جام	شارق میرٹھی	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (15)	76
□ بازار میں طالب	رضوان الحق	افسانے	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (28)	43
□ باز دید	منیب الرحمن	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (12)	72
□ بازیافت	محمود الٰہی زخمی	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (22)	77
□ بازیافت	مغنی تبسم	تبصرے	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (38)	77

باغ و بہار کا تنقیدی و تحقیقی مطالعہ	م:سلیم اختر	تحقیق	◆شب خون الہ آباد شمارہ(39)	79
برزخ کا مشاعرہ	غلام مرتضیٰ راہی	ڈراما	◆شب خون الہ آباد شمارہ(91)	74
برف شجر آواز	حمید الماس	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ(156)	64
برگ آوارہ	خورشید احمد جامی	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ(37)	70
بساط رقص	مخدوم محی الدین	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ(17)	75
بند مٹھی میں ریت	نسیم بن آسی	افسانے	◆خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ(24)	51
بنت لمحات	اختر الایمان	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ(40)	70
بولتی کنکریاں	سہیل احمد زیدی	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ(156)	66
بہت دیر کردی	علیم سرور	ناول	◆شب خون الہ آباد شمارہ(89)	74
بھوپال میں غالب	م:عبدالقوی دسنوی	تحقیق	◆شب خون الہ آباد شمارہ(39)	76
بھول ہی بھول	اظہر افسر	ڈرامے	◆شب خون الہ آباد شمارہ(56)	79
بیان میر	احمد محفوظ	تنقید	◆خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ(24)	49
بیاض	بدیع الزماں خاور	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ(91)	77
بیاض غالب کا تحقیقی جائزہ	کمال احمد صدیقی	تحقیق	◆شب خون الہ آباد شمارہ(97)	78
بے بات کی بات	سیدہ نسیم چشتی	ریڈیائی مضامین	◆شب خون الہ آباد شمارہ(19)	78
بیٹے سے خطاب	محمد ادریس	اخلاقیات	◆شب خون الہ آباد شمارہ(63)	79
بیسویں صدی میں مغربی بنگال کے اردو شعرا	مشتاق احمد	تحقیق	◆شب خون الہ آباد شمارہ(80)	78

www.urduchannel.in

[پ]

پریم چند: کہانی کا رہنما	جعفر رضا	تنقید	◆شب خون الہ آباد شمارہ(48)	69
پس پردہ	مرزا ادیب	ڈراما	◆شب خون الہ آباد شمارہ(43)	76
پہلے آسمان کا زوال	کمار پاشی	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ(90)	76
پیام تعلیم (ڈاکٹر ذاکر حسین نمبر)		رسالہ	◆شب خون الہ آباد شمارہ(19)	79
پیراہن شرر	سردار جعفری	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ(9)	74
پیکرِ حیات	اختر بستوی	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ(75)	76

[ت]

تپسوی کون	آنند لہر	ناول	◆شب خون الہ آباد شمارہ(110)	77
تذکرہ بے چارگان گیا	قسیم سورج گڑھوی	خاکے	◆شب خون الہ آباد شمارہ(63)	78
تذکرہ شعرا (تذکرہ حسرت موہانی)	م:احمد لاوری	تحقیق	◆شب خون الہ آباد شمارہ(88)	77
تذکرہ شعرائے گیا	مختار احمد عاصی داناپوری	تذکرہ	◆شب خون الہ آباد شمارہ(14)	71
تصورات عشق و خرد :اقبال کی نظر میں	وزیر آغا	تنقید	◆شب خون الہ آباد شمارہ(110)	75
تعارف و تحقیق	حنیف نقوی	تحقیق	◆خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ(27)	53
تعبیر غالب	نیر مسعود	تنقید	◆شب خون الہ آباد شمارہ(119)	72

□ تعصّبات اور تنقید	ندیم احمد	تنقید	◆خبرنامہ شب خون الٰہ آباد شمارہ (24)	51
□ تعلیم کے مقاصد و وسائل/تھیوڈو براملڈ	ترجمہ: خلیل الرب	تعلیم	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (185)	69
□ تفسیرِ غالب	گیان چند جین	تنقید	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (91)	78
□ تفہیم شبلی	ارشاد نیازی	تنقید	◆خبرنامہ شب خون الٰہ آباد شمارہ (24)	53
□ تکلف برطرف	مجتبیٰ حسین	مزاح	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (57)	79
□ تمنا کا دوسرا قدم	صہبا وحید	شاعری	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (88)	76
□ تنقید و تجربہ	جمیل جالبی	تنقید	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (28)	75
□ تنقید و تخلیق	اسلوب احمد انصاری	تنقید	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (9)	76
□ تیکھی غزلیں	مظفر حنفی	شاعری	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (45)	75
[ٹ]				
□ ٹوٹے شیشے کی آخری نظمیں	باقر مہدی	شاعری	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (89)	77
[ج]				
□ جادۂ اعتدال	عبد المغنی	شاعری	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (96)	76
□ جام جم	مضطر حیدری	شاعری	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (23)	79
□ جامعہ (غالب نمبر)	مدیر: عبد اللطیف اعظمی	رسالہ	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (38)	78
□ جب لہو پگھلتا ہے	ہربنس دوست	شاعری	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (14)	71
□ جدید اردو نظم اور یوروپی اثرات	حامدی کاشمیری	تنقید	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (48)	71

www.urduchannel.in

□ جدیدیت اور ادب	م: آل احمد سرور	تنقید	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (62)	79
□ جذبہ و آواز	من موہن تلخ	شاعری	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (59)	70
□ جرسِ کاروانِ دل	فرحت قمر	شاعری	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (97)	79
□ جسموں کا بن باس	آزاد گلاٹی	شاعری	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (81)	74
□ جواب	اقبال خسرو قادری	شاعری	◆خبرنامہ شب خون الٰہ آباد شمارہ (26)	40
□ جوئے کہکشاں	امجد نجمی	شاعری	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (43)	76
□ جھارکھنڈ میں اردو نثر کی سمت و رفتار	احمد سجاد	تنقید	◆خبرنامہ شب خون الٰہ آباد شمارہ (24)	57
□ جہانِ اسلام	خلیل طوق	مذہب	◆خبرنامہ شب خون الٰہ آباد شمارہ (24)	52
[چ]				
□ چاندنی اساڑھ کی	راج نارائن راز	شاعری	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (24)	77
□ چاندی کی پتیاں	ناصر شہزاد	شاعری	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (31)	98
□ چراغ اور کنول	اختر حمید خان	شاعری	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (25)	79
□ چراغوں کا سفر	رام لعل	افسانے	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (16)	78
□ چشمِ نگراں	محمود علی بن صلاح	شاعری	◆خبرنامہ شب خون الٰہ آباد شمارہ (24)	50
□ چند سیپیاں سمندروں سے	پروین شیر	شاعری	◆خبرنامہ شب خون الٰہ آباد شمارہ (25)	37
7 چوری سے یاری تک	وزیر آغا	انشائیے	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (15)	76
□ چین کا بدلتا مزاج/ چوپائی	مترجم: محمد سلیم خان، گوپال متل	سیاست	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (14)	71

[ح]

حرفِ معتبر	بانی	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (75)	73
حسنِ غزل (انگریزی، ہندی)	ایلزبیتھ کورین مونا	شاعری	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (27)	52

[خ]

خاطر معصوم	ضمیرالدین احمد		◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (24)	50
جالی پنجرے کی ہنس/ وسنت دیشکھ	نور پرکار	افسانے	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (39)	76
خالی مکان	محمد علوی	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (12)	74
خدابخش لائبریری جرنل	شمارہ 1,2,3,4	رسالہ	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (119)	69
خرابہ	من موہن تلخ	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (90)	74
خواب تماشا	کمار پاشی	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (43)	76
خواجہ بندہ نوازؒ سے منسوب دکنی رسائل	م ن سعید	تحقیق	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (24)	51
خواجہ میر درد: تصور اور شاعری	وحید اختر	تنقید	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (74)	71

[د]

داراشکوہ	قاضی عبدالستار	ناول	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (23)	76
دانائے راز: حیات وخدمات	سردار احمد	تحقیق	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (96)	79

www.urduchannel.in

دبستانِ رام پور	سلیم عنایتی، اظہر عنایتی	تحقیق	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (24)	55
درد کی قندیل	فراست رضوی	شاعری	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (26)	34
درس تاریخ	خلیل الرب	تعلیم	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (185)	69
دریافت	م: کرشن کمار طور	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (91)	75
دریا کے کنارے	احتشام اختر	شاعری	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (24)	50
دستاویز	مدیر: مین را	رسالہ	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (40)	77
دشتِ خواب	شمشیر حیدر	شاعری	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (28)	41
دشت عجب حیرانی کا	عین تابش	شاعری	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (24)	49
دشمنوں کے درمیان	منیر نیازی	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (34)	73
دعا کی واپسی	احمد عظیم آبادی	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (96)	79
دکھیارے	انیس اشفاق	افسانے	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (24)	52
دلچسپ نظمیں	کیف احمد صدیقی	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (75)	76
دن کا زرد پہاڑ	وزیر آغا	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (42)	70
دنیا کہیں جسے	عشرت حسن انور	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (62)	78
دو ادبی اسکول	علی جواد زیدی	تنقید	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (81)	74
دودھ کے دھلے	وجاہت علی سندیلوی	مزاح	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (15)	75
دوسرا شجر	شجاع خاور	نظم	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (75)	76
دو قدم ایک منزل	شایان قدوائی	نظم	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (91)	75
دہلی کی جامع مسجد	جگن ناتھ آزاد	نظم	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (16)	76
دیدۂ حیران	مظفر حنفی	افسانے	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (74)	75
دیریاب	خورشید رضوی	شاعری	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (24)	52

□ دیوار ودر کے درمیان	مخمور سعیدی	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ (185)	67
□ دیوانِ امداد امام اثر	م: سرور الہدیٰ	شاعری	◆خبر نامہ شب خون الہ آباد شمارہ (25)	36
□ دیوانِ حافظ	مترجم: مولانا قاضی سجاد حسین	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ (91)	76
□ دیوانِ شاکر ناجی	م: فضل الحق	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ (38)	76

[ر]

□ رام محمد ڈیسوزا	علی رضا	ناول	◆شب خون الہ آباد شمارہ (39)	76
□ رائیگاں	بشر نواز	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ (90)	77
□ رباعی	فیروز، تفصیل احمد	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ (91)	78
□ رسائی	جوگندر پال	افسانے	◆شب خون الہ آباد شمارہ (45)	76
□ رفیع صاحب کی مزار پر	جگن ناتھ آزاد	نظم	◆شب خون الہ آباد شمارہ (16)	76
□ رگ ساز	شاہین غازی پوری	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ (27)	77
□ روپیئے کی موت	نور پرکار	افسانے	◆شب خون الہ آباد شمارہ (16)	77
□ روشنی سے روشنی کی طرف	نازش پرتاب گڈھی	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ (27)	77
□ رووس ڈکشنری	ڈونل بیکر	زبان	◆شب خون الہ آباد شمارہ (119)	72
□ رہبر اخبار نویسی	سید اقبال قادری	صحافت	◆شب خون الہ آباد شمارہ (19)	72
□ ریزہ ریزہ	شاہد شیدائی	شاعری	◆خبر نامہ شب خون الہ آباد شمارہ (24)	50
□ ریگستان میں جھیل	نجمہ محمود	شاعری	◆خبر نامہ شب خون الہ آباد شمارہ (24)	53

[ز]

□ زاویہ نگاہ	خلیل الرحمن اعظمی	تنقید	◆شب خون الہ آباد شمارہ (16)	75
□ زخم تمنا	مظہر امام	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ (14)	69
□ زمزمہ	رشید کوثر فاروقی	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ (19)	77
□ زہر حیات	زاہدہ زیدی	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ (59)	69
□ زہر عشق (مثنوی نواب مرزا شوق)	مترجم: شاہ عبدالسلام	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ (144)	72

[ژ]

□ ژاژ	صلاح الدین پرویز	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ (91اور96)	78

[س]

□ سات سموات	عرفان صدیقی	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ (184)	71
□ ساتواں در	شہریار	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ (69)	72
□ سارے موسم اس کے ہاتھ	عبدالرحیم نشتر	شاعری	◆خبر نامہ شب خون الہ آباد شمارہ (26)	38
□ سجاد ظہیر کا دور اسیری	اندر بھان بھسین	تحقیق	◆خبر نامہ شب خون الہ آباد شمارہ (25)	36
□ سرسید اور ان کا عہد	ثریا حسن	تنقید	◆شب خون الہ آباد شمارہ (173)	76
□ سرسید اور جدیدیت	افتخار عالم خان	تنقید	◆خبر نامہ شب خون الہ آباد شمارہ (24)	51
□ سرسید اور ہندوستانی نظام زراعت	افتخار عالم خان	تحقیق	◆خبر نامہ شب خون الہ آباد شمارہ (24)	55

www.urduchannel.in

□ سعادت حسن منٹو عصر حاضر کے آئینے میں	م: محمد حسین پرکار	تنقید	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (25)	36
□ سفر گزار	جمنا پرشاد راہی	شاعری	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (24)	52
□ سفر مدام سفر	بلراج کومل	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (42)	70
□ سفینۂ زرگل	فضا ابن فیضی	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (110)	77
□ سنگم	قادر صدیقی	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (43)	76
□ سورج کا شہر	شہاب جعفری	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (31)	94
□ سوغات	شوق سالکی لکھنوی	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (57)	79
□ سہراب	فخر زماں	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (39)	76
□ سید احمد خان	خلیل احمد نظامی، اصغر عباس	سوانح	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (96)	75
□ سیر اردو	م: وہاب اشرفی	نصاب	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (89)	72
□ سیم بہار	اے سی بہار	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (80)	78
□ سیمیا گر	سلمان انصاری	شاعری	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (28)	40
□ سیہ بر سفید	مخمور سعیدی	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (45)	74
[ش]				
□ شاخِ زریاب	تحسین فراقی	شاعری	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (26)	37
□ شاعر (سالنامہ)	مدیر: اعجاز صدیقی	رسالہ	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (88)	73
□ شاعر (غالب نمبر)	مدیر: اعجاز صدیقی	رسالہ	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (38)	78
□ شاعر کی آواز	جگن ناتھ آزاد	نظم	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (16)	76
□ شاہ کار (ناولٹ نمبر)	مدیر: محمود احمد ہنر	رسالہ	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (27)	78
□ شبستان (غالب نمبر)	مدیر: ادریس دہلوی	رسالہ	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (38)	78

www.urduchannel.in

□ شب گشت	عمیق حنفی	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (42)	72
□ شب گزیدہ	قاضی عبدالستار	ناول	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (14)	17
□ شرح دیوان اردوئے غالب: نظم طباطبائی	م: ظفر احمد صدیقی	تنقید	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (25)	32
□ شریعت یا جہالت	محمد پالن حقانی	مذہب	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (97)	78
□ شعاعوں کی صلیب	کرامت علی کرامت	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (80)	74
□ شعر و حکمت (شمارہ 6_7)	مدیر: اختر جہاں	رسالہ	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (88)	73
□ شعری لسانیات	انیس ناگی	تنقید	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (58)	76
□ شعلۂ جاوید	موہن لال سنگھی	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (20)	79
□ شعلۂ نیم سوز	فضا ابن فیضی	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (1143)	71
□ شعور زبان	فہمیدہ بیگم	زبان	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (164)	70
□ شوخی تحریر	شاد عارفی	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (81)	75
□ شہرت غالب بہ گیتی	م: حیدر عباس رضوی	مضامین	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (96)	75
□ شہر صنم	احمد ضیا	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (39)	78
□ شیرازۂ مژگاں	کرشن موہن	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (63)	78
□ شیکسپیئر کی کہانیاں / چارلس لیم	ترجمہ: سردار احمد	افسانے	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (96)	79
[ص]				

□ صبح کرنا شام کا	جلیس نجیب آبادی	شاعری	◆خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (24)	56
□ صبوحی	مہر چند کوثر	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ (39)	77
□ صحرا صحرا	صبا جائسی	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ (44)	77
□ صحرا میں اذاں	گوپال متل	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ (53)	78
□ صحیفہ (غالب نمبر)	مدیر: وحید قریشی	رسالہ	◆شب خون الہ آباد شمارہ (36)	78
□ صدائے تیشہ	راشد آذر	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ (89)	73
[ط]				
□ طلسم مجاز	مضطر مجاز	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ (24)	55
□ طورِ طلسم	کرشن کمار طور	شاعری	◆خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (28)	41
[ع]				
□ عالمی اردو ادب 2013:	م: نند کشور وکرم	رسالہ	◆خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (25)	37
□ عربک اینڈ پرشین ریسرچ جرنل (انگریزی)	مدیر: عبدالقادر جعفری	رسالہ	◆خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (28)	42
□ عرفان جمیل	علامہ جمیل مظہری	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ (143)	70
□ عکس دل	آمر سورتی	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ (124)	67
□ عکس ریز	مظفر حنفی	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ (38)	79
□ علامتوں کا زوال	انتظار حسین	تنقید	◆شب خون الہ آباد شمارہ (145)	66
□ علی گڑھ میگزین	مدیر: مرزا خلیل احمد بیگ	رسالہ	◆شب خون الہ آباد شمارہ (88)	71

www.urduchannel.in

□ علم و فن (غالب نمبر)	مدیر: انیس الرحمن دہلوی	رسالہ	◆شب خون الہ آباد شمارہ (38)	78
□ عیار غالب	م: مالک رام	مضامین	◆شب خون الہ آباد شمارہ (81)	76
[غ]				
□ غالب	نذیر محمد خان	ڈراما	◆شب خون الہ آباد شمارہ (39)	78
□ غالب بانشرادنو	م: عمر حیات خان غوری	مضامین	◆شب خون الہ آباد شمارہ (96)	75
□ غالب کے پچیس شعر	مترجم: چودھری محمد نعیم	ترجمہ	◆شب خون الہ آباد شمارہ (81)	73
□ غالب کے تخلیقی سرچشمے	حامدی کاشمیری	تنقید	◆شب خون الہ آباد شمارہ (59)	67
□ غزال	کرشن موہن	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ (31)	95
[ف]				
□ فاصلے	ہوش بلگرامی	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ (62)	79
□ فانی بدایونی: فن اور شخصیت	مغنی تبسم	تنقید	◆شب خون الہ آباد شمارہ (144)	75
□ فانی کی نادر تحریریں	مرتب: مغنی تبسم	تحقیق	◆شب خون الہ آباد شمارہ (39)	77
□ فائر ایریا	الیاس احمد گدّی	ناول	◆شب خون الہ آباد شمارہ (183)	70
□ فن اور تنقید	م: انور کمال حسینی، محمد سلیمان صابر	مضامین	◆شب خون الہ آباد شمارہ (14)	72
[ق]				

□ قادرنامہ غالب (مثنوی)	م: عبدالقوی دسنوی	تحقیق	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (96)	75
□ قطار شیشہ	خلش بڑودوی	شاعری	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (22)	79
□ قلم کی کاشت	محمد عثمان عارف نقشبندی	شاعری	◆ماہنامہ آج کل دہلی نومبر 1982	46
[ک]				
□ کچھ مشرق کچھ مغرب سے	سید تقی حسین جعفری	تنقید	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (180)	70
□ کل کی باتیں	رام لال	افسانے	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (28)	76
□ کل من علیہا فان	علام ہندی	سائنس	◆خبرنامہ شب خون الٰہ آباد شمارہ (24)	50
□ کلیات راجہ مہدی علی خان (جلد اول)	م: عبدالقدیر مقدر	نظمیں	◆خبرنامہ شب خون الٰہ آباد شمارہ (26)	35
□ کلیات مصحفی (جلد اول)	م: نورالحسنین	شاعری	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (43)	76
□ کلیم الدین احمد کی شاعری پر ایک نظر	ڈاکٹر مختار احمد	تنقید	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (20)	79
□ کونپل کونپل	کرشن موہن	شاعری	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (38)	79
□ کہانی انکل	غضنفر	افسانے	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (183)	69
□ کہکشاں/محبت کے سائے	ایلزبتھ کورین مونا	شاعری	◆خبرنامہ شب خون الٰہ آباد شمارہ (27)	52
[گ]				
□ گرد کا رشتہ	کیف احمد صدیقی	شاعری	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (59)	68

□ گرمی اندیشہ	صوفی صغیر احمد	شاعری	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (44)	77
□ گلِ رعنا (غالب)	م: مالک رام	غالبیات	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (81)	76
□ گلِ نو	واحد پریمی	شاعری	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (24)	78
□ گلوب	م: شمس فریدی، سید احمد شمیم	انتخاب	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (65)	77
□ گنجینۂ غالب	پبلی کیشن ڈویژن دہلی	تنقید	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (39)	78
□ گنگا بہے نہ رات	کرشن چندر	ناول	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (13)	77
[ل]				
□ لاریب	غلام مرتضیٰ راہی	شاعری	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (91)	74
□ لامکان	غلام مرتضیٰ راہی	شاعری	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (66)	77
□ لاوے کا سمندر	شکیل الرحمن	تنقید	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (48)	69
□ لغزش رفتار خامہ	بیدار بخت	تنقید	◆خبرنامہ شب خون الٰہ آباد شمارہ (26)	36
□ لفظوں کے پل	ندا فاضلی	شاعری	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (42)	70
□ لکیریں	نازش پرتاب گڈھی	شاعری	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (52)	75
□ لہر لہر ندیاں	زبیر رضوی	شاعری	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (06)	76
□ لہو کے پھول	حیات اللہ انصاری	ناول	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (45)	72
□ لیکن کتاب اچھی ہے	جاوید حبیب	مزاح	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (57)	79
□ لیمپ پوسٹ کی حکایت	محمد یحییٰ جمیل	افسانے	◆خبرنامہ شب خون الٰہ آباد شمارہ (24)	54
[م]				
□ ماتم سالک	جگن ناتھ آزاد	نظم	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (16)	76
□ ماخذ	افتخار جالب	شاعری	◆شب خون الٰہ آباد شمارہ (31)	81

www.urduchannel.in

□ مالویکا گن متر/ کالیداس	ترجمہ: منور لکھنو	ڈراما	◆شب خون الہ آباد شمارہ(96)	75
□ مانجھی دھیرے چل	مصور سبزواری	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ(47)	78
□ ماہِ عریاں	سرمد صہبائی	شاعری	◆خبر نامہ شب خون الہ آباد شمارہ(28)	42
□ ماہنامہ آج کل (فلم نمبر)	مدیر شہباز حسین	رسالہ	◆شب خون الہ آباد شمارہ(70)	74
□ ماہنامہ شیرازہ (ثقافت نمبر)	مدیر: محمد یوسف ٹینگ	رسالہ	◆شب خون الہ آباد شمارہ(13)	78
□ ماہنامہ صبا (مخدوم نمبر)	مدیر: سلیمان اریب	رسالہ	◆شب خون الہ آباد شمارہ(13)	78
□ ماہنامہ کتاب (سالنامہ)	مدیر عابد سہیل	رسالہ	◆شب خون الہ آباد شمارہ(13)	78
□ متاعِ شکستہ	علام ہندی	شاعری	◆خبر نامہ شب خون الہ آباد شمارہ(24)	55
□ متنی تنقید	خلیق انجم	تنقید	◆شب خون الہ آباد شمارہ(20)	78
□ مٹھی بھر دھوپ	رام لعل	ناولٹ	◆شب خون الہ آباد شمارہ(89)	72
□ مٹی کو ہنسانا ہے	ظفر گورکھپوری	شاعری	◆خبر نامہ شب خون الہ آباد شمارہ(24)	56
□ مجاز: حیات وشاعری	منظر سلیم	تنقید	◆شب خون الہ آباد شمارہ(24)	75
□ مجلہ سیفیہ	مدیر: عبدالقوی دسنوی	رسالہ	◆شب خون الہ آباد شمارہ(19)	79
□ مجلہ سیفیہ	مدیر: عبدالقوی دسنوی	رسالہ	◆شب خون الہ آباد شمارہ(67)	79

www.urduchannel.in

□ مجلہ عثمانیہ	مدیر: زاہد عبدالحسن	رسالہ	◆شب خون الہ آباد شمارہ(19)	79
□ محمد بن حسن خان رومی	اسلم مرزا	تاریخ	◆خبر نامہ شب خون الہ آباد شمارہ(26)	34
□ مختصر تاریخ بنگلہ ادب (حصہ دوم)	شانتی رنجن بھٹا چاریہ	تحقیق	◆شب خون الہ آباد شمارہ(96)	75
□ مدح وقدحِ دکن	م: عمر خالد معین الدین عقیل	تاریخ	◆شب خون الہ آباد شمارہ(182)	68
□ مراثی فائق	م: سید ارتضیٰ عباس نقوی	شاعری	◆خبر نامہ شب خون الہ آباد شمارہ(25)	37
□ مزاج آب وگل	حسن سہیر	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ(62)	79
□ مسافران لندن (سمیع اللہ خان کا سفرنامہ لندن)	م: اصغر عباس	سفرنامہ	◆خبر نامہ شب خون الہ آباد شمارہ(24)	54
□ معرضِ اظہار	محمد رضا کاظمی	تنقید	◆خبر نامہ شب خون الہ آباد شمارہ(28)	40
□ مقالات نجیب اشرف ندوی	م: عبدالستار دلوی	مضامین	◆خبر نامہ شب خون الہ آباد شمارہ(26)	39
□ مولانا آزاد کا قیام رانچی	جمشید قمر	تاریخ	◆شب خون الہ آباد شمارہ(182)	71
□ میرے خیال میں	نظیر صدیقی	تنقید	◆شب خون الہ آباد شمارہ(34)	75
□ میورل	جمیل الرحمن	شاعری	◆خبر نامہ شب خون الہ آباد شمارہ(26)	38
[ن]				
□ نارسا	ضیا جالندھری	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ(29)	97
□ نارسیدہ	وارث کرمانی	شاعری	◆شب خون الہ آباد شمارہ(19)	77

□ نثاراحمد فاروقی: پہلا کہاں......	م: ثاقب عمران	شخصیت	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (25)	37
□ نثر پارے	ابرار اعظمی	تنقید	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (28)	43
□ نثر کی اہمیت	حسین الحق	تنقید	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (24)	49
□ نثر و غزل دستہ	م: مظفر حنفی	انتخاب	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (38)	77
□ نجات سے پہلے	قاضی سلیم	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (78)	73
□ نچا ہوا البم	اقبال متین	افسانے	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (89)	72
□ نذر غالب	م: غلام جیلانی اصغر	تنقید	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (39)	77
□ نشاطِ کرب	اسلم آزاد	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (38)	76
□ نشتر و مرہم	رضا نقوی واہی	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (29)	99
□ نظر اور نظریے	آل احمد سرور	تنقید	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (90)	78
□ نغمۂ عرفان/ ترجمہ بھگوت گیتا	مترجم: رئیس پٹھاری	مذہب	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (10)	19
□ نقد و نظر از عطارد	مرتب: نورالدین خان	مضامین	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (26)	39
□ نقشِ ثانی	قسیم الحق گیاوی	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (63)	79
□ نقش غالب	اسلوب احمد انصاری	تنقید	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (88)	75
□ نگار، پاکستان (غالب نمبر)	مدیر: فرمان فتح پوری	رسالہ	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (38)	78
□ نگاہ اور نقطے	سلیم اختر	تنقید	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (34)	77
□ نہرو نامہ	ساغر نظامی	نظم	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (31)	101
□ نئی حسیت اور جدید شاعری	حامدی کاشمیری	تنقید	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (111)	75
□ نئی شاعری	م: افتخار جالب	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (31)	92

□ نئی نظم کا سفر	م: خلیل الرحمن اعظمی	انتخاب	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (88)	75
□ نئی نظمیں	م: سید سجاد	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (25)	78
□ نے ناشندہ غالب	اکبر رضا جمشید	تنقید	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (45)	74
□ نے نوازی	سید الظفر چغتائی	شاعری	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (26)	37
□ نہ اب ہم ساتھ سیر گل کریں گے	کشمیری لال ذاکر	تنقید	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (24)	51
□ نیلم کے پنکھ (تیلگو شاعری: شیشندر شرما)	مترجم: غیاث صدیقی	ترجمہ	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (91)	76

[و]

□ والٹ وٹمن کی اکیس نظمیں	مترجم: عبدالرؤف	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (45)	78
□ ولاس یاترا	کمار پاشی	نظم	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (90)	76
□ ویرانیاں	دور آفریدی	شاعری	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (62)	78

[ہ]

□ ہائیکو تنقیدی جائزہ	رفعت اختر	تنقید	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (182)	69
□ ہمارا ادب 1970	م: محمد یوسف ٹینگ	انتخاب	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (91)	78
□ ہماری تہذیبی میراث	سفارش حسین رضوی	تہذیب	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (75)	76
□ ہم کہاں کے دانا ہیں	محبوب بڑائی	مزاح	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (15)	75

[ی]

www.urduchannel.in

□ یادگار شخصیتیں: جواہر لال نہرو — مترجم: رفیق محمد شاستری — شخصیت — ◆شب خون الہ آباد شمارہ (09) — 78

□ یاس یگانہ چنگیزی — ڈاکٹر راہی معصوم رضا — تنقید — ◆شب خون الہ آباد شمارہ (26) — 77

□ یہ باتیں ہماریاں — شکیل الرحمن — تنقید — ◆شب خون الہ آباد شمارہ (19) — 75

◆◆◆

www.urduchannel.in

دیگر تحریریں

ا: پیش لفظ/دیباچے/تقاریظ:

□ آزاد گلاٹی : مجموعہ کلام

□ آصف رضا : آئینے کی زندانی

□ آل احمد سرور : جدیدیت اور ادب

□ آل احمد سرور : لفظ (شاعری)

□ ابھے کمار بے باک : خمار خواب (شاعری)

□ احمد محفوظ : کلیاتِ میر

□ احمد ہمیش : ہمیش نظمیں

□ اختر یوسف : جلتا ہوا سیارہ (افسانے)

□ اقبال اشہر : مجموعہ کلام

□ اکبر حیدر آبادی : نمو کی آگ (شاعری)

□ اکرم نقاش/انیس صدیقی : افلاک (گلبرگہ کے ادبا و شعرا کا انتخاب)

□ انل ٹھکر : خالی خانے (ڈرامے)

□ انیس انصاری : مجموعۂ کلام

□ انیس رضوی امروہوی : مجموعۂ کلام

□ انیس صدیقی : 'شب خون' کا توضیحی اشاریہ

□ اوم پربھاکر : مجموعۂ کلام

□ ایوب خاور : محبت کی کتاب (منظوم ڈراما)

- باقرنقوی : مصنوعی ذہانت
- بانی، راجیند رمنچندہ : شفق شجر (شاعری)
- بشریٰ رحمان : احمد صدیق مجنوں: فن وشخصیت
- بی بی رضا خاتون : اردو طنز ومزاح کا یوسفِ لاثانی
- بلراج کومل : آنکھیں اور پاؤں (افسانے)
- پرتپال سنگھ بیتاب : پیش خیمہ (نظمیں)
- پریم کمار نظر : مجموعۂ کلام
- پریم کمار نظر : ایک اور مجموعۂ کلام
- پطرس بخاری : مضامین پطرس
- جمیل الرحمن : مجموعہ کلام
- حامدی کاشمیری : نئی حسیت اور عصری اردو شاعری
- حمید سہروردی : ریت ریت لفظ
- خلیل الرحمن اعظمی : کلیاتِ کلام
- خواجہ جاوید اختر : نیند شرط نہیں (شاعری)
- ذکاء الدین شایاں : ریگِ سیاہ (شاعری)
- راشد طراز : جہاں تک روشنی ہوگی (شاعری)
- راہی فدائی : استیعاب (شاعری)
- رشید امجد : پت جھڑ میں خود کلامی (افسانے)
- روشن لال روشن : لبِ اظہار (شاعری)
- ریاض لطیف : ہندسہ بے خواب راتوں کا (شاعری)
- ساقی فاروقی : حاجی بھائی پانی والا اور دوسری نظمیں اور غزلیں
- ساقی نارنگ : آؤ ساقی کہ بزم عشرت ہے
- ساقی نارنگ : خوش کلامیاں قلم کاروں کی

www.urduchannel.in

- سکندر احمد : مضامین سکندر احمد
- سوامی شیامانند سرسوتی : رباعیوں کا مجموعہ
- سید ابوالحسنات حقی : مجموعۂ کلام
- سید ارشاد حیدر : اظہار خیال (تبصرے)
- سید امین اشرف : بہار ایجاد (شاعری)
- سید رضوان احمد : جنگِ آزادی میں اردو شعرا
- شام بارک پوری : سورج مکھی (افسانے)
- شاہد ماہلی : شہر خاموش ہے (شاعری)
- شرجیل احمد خان : فلسفہ اپنے آئینے میں
- شفیع مشہدی : سبز پرندوں کا سفر (افسانے)
- شفق سوپوری : اُردو غزل اور ہندوستانی موسیقی
- شفیق جون پوری : کلیاتِ کلام
- شہریار : نیند کی کرچیں
- شیخ باقی علی چرکین : دیوانِ چرکین
- شیدا رومانی : مجموعۂ کلام
- صبا اکرام : آئینے کا آدمی
- طلحہ رضوی برق : مجموعۂ تقاریظ
- طلسم ہوش ربا : مشرف علی فاروقی کی فرمائش پر
- ظفر اقبال : اب تک (شاعری)
- ظفر محمود : مضامینِ محمود ذکی
- عادل منصوری : باز دید (شاعری)
- عادل منصوری : حشر کی صبح درخشاں ہو (شاعری)
- عبدالرحمن صدیقی : غازی پور کا ادبی پیش منظر

□ قدیر زماں : تلاشِ اقبال

□ قمر احسن : شیر آہو خانہ (افسانے)

□ قمر گونڈوی : مجروح سلطان پوری: فن اور شخصیت

□ قیسی الفاروقی : حیاتِ جگر

□ قیسی الفاروقی : مجموعۂ کلام

□ کبیر اجمل : منتشر لمحوں کا نور (شاعری)

□ کشمیری لال ذاکر : تجھے ہم ولی سمجھتے (افسانے)

□ کوثر پروین : رحل (افسانے)

□ کوثر صدیقی : مجموعۂ کلام

□ لال جی ترپاٹھی صنم سلطانپوری: مجموعۂ کلام

□ محسن زیدی : دیباچہ کلیات

□ محمد حمید شاہد : مٹی آدم کھاتی ہے (ناول)

□ محمد ذکریا ورک : جارج سارٹن کی کتاب کے منتخب ابواب 'حکمائے اسلام'

□ محمد شیث خان : 'رموزِ بےخودی' کا ہندی ترجمہ

□ محمد منشا یاد : خوشیوں کا باغ

□ محمد منصور عالم : کتابوں سے آگے

□ محمود فاروقی اور ساتھی : داستان سرائی کا آغاز

□ مصطفی شہاب : آندھی سر شام (شاعری)

□ مظفر حنفی : دیباچۂ کلیات

□ معین نظامی : مجموعۂ کلام

□ منظر سلیم : دیباچہ بر کلیات

□ منیب الرحمن : باز دید

□ موسیٰ رضا : مجموعۂ کلام

www.urduchannel.in

□ نذیر فتح پوری : میخانہ اُردو کا پیر مغاں: نارنگ ساقی

□ واحد نظام حیدر آبادی : صفی اورنگ آبادی کی اصلاحیں اور ان کی توجیہیں

II: فلیپ / تعارفی نوٹ :

□ آصفہ زمانی : خود نوشت سوانح

□ اختر ریاض : مجموعۂ کلام

□ اسلم انصاری : غالب کا جہانِ معنی

□ اظہار وارثی : سوچ کی آنچ

□ اکرم نقاش : حشر سی برسات (مجموعۂ رباعیات)

□ اکرام باگ : اندوختہ (افسانے)

□ پریتا باچپئی : مجموعۂ کلام

□ پریم کمار نظر : دیوناگری میں غزلیں

□ تنویر سامانی : مجموعۂ کلام

□ توقیر راہی : ہندوستانی مدارس

□ حافظ صفوان محمد چوہان : اردو انگریزی لغت

□ حنیف ترین : زمیں لاپتہ رہی (شاعری)

□ ثامن عباس نقوی : مجموعۂ کلام

□ حسن فرخ : مجموعۂ کلام

□ خوشبیر سنگھ شاد : مجموعۂ کلام

□ ذاکر عثمانی : عروض خلیل مکتفی

□ راجیش ریڈی : مجموعۂ کلام

□ رؤف خیر : شہداب (شاعری)

□ زمرد مغل : ساقی فاروقی (حیات و خدمات)

□ ساغر جیدی : مجموعۂ کلام

- □ سردار زیدی : مجموعۂ کلام
- □ سہیل عباس خان : 'باغ و بہار' کی نئی تدوین
- □ سہیل عباس خان : اردو شاعری میں اصلاحِ سخن کی روایت
- □ سید شمیم گوہر : ایک نئی صنعت میں کلام
- □ صغرا مسرور : واجدہ تبسم، تنقیدی مطالعہ
- □ ظہیر محمد : سید حرمت الاکرام: حیات و شاعری
- □ شاہد ماہلی : اقبال اور ایلیٹ
- □ شمیم فاروقی : مجموعۂ کلام
- □ صوفیہ انجم تاج : خودنوشت
- □ صوفیہ انجم تاج : ناول
- □ طارق عرفان : مجموعۂ کلام
- □ طاہرہ پروین : جدید شاعراتِ اردو
- □ طاہرہ خانم : مجموعۂ مضامین
- □ عبدالحق امام : مجموعۂ رباعیات
- □ عرفان جاوید : دروازے (افسانے/خاکے)
- □ علی اکبر ناطق : بے یقین بستیوں میں
- □ غالب عرفان : مجموعۂ کلام
- □ فاروق راہب : افسانوی مجموعہ
- □ فہیم اختر : افسانوی مجموعہ
- □ فیاض فاروقی : مجموعۂ کلام
- □ قدیر زماں : کھلی کتاب
- □ محسن احمد خان : اقبال فرید اور رنگِ دیگر
- □ محمد ارشد عباسی : قاضی محمد عدیل عباس کا روزنامچہ

www.urduchannel.in

- □ محمد حفظ الکبیر قریشی : مجموعۂ کلام
- □ محمد عابد علی عابد : مجموعۂ کلام
- □ محمد عثمان کاشف الہاشمی : کلیاتِ نظم
- □ محمد علوی : تیسری کتاب
- □ محمد عمر آئی : مجموعۂ کلام
- □ محمود رائے بریلوی : مجموعۂ کلام
- □ مختار مشرقی : مجموعۂ کلام
- □ مخمور سعیدی : غالب کی پروازِ خیال، غالب کے کلام پر تضمینیں
- □ مست حفیظ رحمانی : مجموعۂ کلام
- □ مظفر ایرج : انکسار (شاعری)
- □ مظفر حنفی : کلیاتِ شاد عارفی
- □ نثار جے راج پوری : مجموعۂ کلام
- □ نصرت گوالیاری : مجموعۂ کلام
- □ نفیس صدیقی : حسرت موہانی کی نکاتِ سخن
- □ نیر عاقل : ترجمۂ 'گلستان'
- □ ہمدم کاشمیری : مجموعۂ کلام
- □ وحشی سعید : افسانوی مجموعہ
- □ وصفی اورنگ آبادی : مجموعۂ کلام

III: تبصرہ و تعارف:

- □ اشفاق احمد ورک : غزل آباد (شاعری)
- □ اکرم نقاش : خانہ تکلم (انٹرویو)

IV: تعارف و انتخاب:

- □ اموجان ولی : دیوانِ رباعیات

□ بقا اکبرآبادی	:	مجموعۂ کلام
□ حیدر نواب جعفری	:	مرثیہ خواں
□ شمشاد لکھنوی	:	مجموعۂ کلام
□ شہناز نبی	:	نظمیں
□ نیر مسعود	:	انتخاب امداد علی بحر پر اضافے اور حاشیے

V: **متفرقات:**

□ ابن صفی	:	طویل مراسلہ بنام عارف اقبال
□ طیش صدیقی	:	جشن ہفتاد سالگی کے موقع پر تحریر
□ مقصود الٰہی شیخ	:	رسالہ مخزن پر اظہارِ خیال
□ شاہد علی خان	:	سہ ماہی 'نئی کتاب' کا پہلا اداریہ
□ وہاب عندلیب	:	جشنِ وہاب عندلیب کے موقع پر تاثراتی تحریر

◆◆◆

www.urduchannel.in

انٹرویو

(الف) انفرادی انٹرویو

□ آصف فرخی	◆ مشمولہ: سو تکلف اور اس کی سیدھی بات مرتبین: انیس صدیقی / رحیل صدیقی 2015	113
□ اجمل سراج	◆ جسارت لاہور مئی 2004	
	◆ مشمولہ: سو تکلف اور اس کی سیدھی بات مرتبین: انیس صدیقی / رحیل صدیقی 2015	374
□ اختر اماں	◆ ماہنامہ کتاب نمائی دہلی جلد (26) شمارہ (5) مئی 1986	27
□ اختر سعید	◆ جنگ میڈ ویک میگزین کراچی مئی 2005	
	◆ مشمولہ: سو تکلف اور اس کی سیدھی بات مرتبین: انیس صدیقی / رحیل صدیقی 2015	384
□ اسد فیض	◆ مشمولہ: سو تکلف اور اس کی سیدھی بات مرتبین: انیس صدیقی / رحیل صدیقی 2015	343
□ اطہر فاروقی	◆ مشمولہ: فاروقی: محو گفتگو مرتب: رحیل صدیقی 2004	279
	◆ مشمولہ: سو تکلف اور اس کی سیدھی بات مرتبین: انیس صدیقی / رحیل صدیقی 2015	37
□ اطہر معز	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (7) مئی تا جولائی 2009	07

	◆ مشمولہ: سوتکلف اور اس کی سیدھی بات	417
	مرتبین: انیس صدیقی/ رحیل صدیقی 2015	
□ اکرم نقاش	◆ سہ ماہی اذکار بنگلور شمارہ (11) 2011	
	◆ مشمولہ: سوتکلف اور اس کی سیدھی بات	440
	مرتبین: انیس صدیقی/ رحیل صدیقی 2015	
□ پریم کمار نظر	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (211)	
	◆ مشمولہ: فاروقی: محو گفتگو مرتب: رحیل صدیقی 2004	215
	◆ مشمولہ: سوتکلف اور اس کی سیدھی بات	101
	مرتبین: انیس صدیقی/ رحیل صدیقی 2015	
□ ر۔نور	◆ نوائے وقت لاہور مئی 2004	
	◆ مشمولہ: سوتکلف اور اس کی سیدھی بات	347
	مرتبین: انیس صدیقی/ رحیل صدیقی 2015	
□ رحیل صدیقی	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (261)	05
	◆ مشمولہ: فاروقی: محو گفتگو مرتب: رحیل صدیقی 2004	89
	◆ مشمولہ: سوتکلف اور اس کی سیدھی بات	155
	مرتبین: انیس صدیقی/ رحیل صدیقی 2015	
□ رشید انصاری	◆ ماہنامہ کتاب نمائی دہلی جولائی 2006	
	◆ مشمولہ: سوتکلف اور اس کی سیدھی بات	395
	مرتبین: انیس صدیقی/ رحیل صدیقی 2015	
□ صفدر رشید	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد، شمارہ (27) جنوری تا مارچ 2015	
	◆ مشمولہ: سوتکلف اور اس کی سیدھی بات	586
	مرتبین: انیس صدیقی/ رحیل صدیقی 2015	
□ عزیزہ بانو	◆ ماہنامہ اردو دنیا نئی دہلی جلد (13) شمارہ (3) مارچ 2011	10

www.urduchannel.in

□ عمران نقوی	◆ نوائے وقت لاہور مئی 2004	20
	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد، شمارہ (13) فروری تا اپریل 2011	
	◆ مشمولہ: سوتکلف اور اس کی سیدھی بات	351
	مرتبین: انیس صدیقی/ رحیل صدیقی 2015	
□ قاسم ندیم	◆ سہ ماہی اردو چینل ممبئی شمارہ (20) شمس الرحمن فاروقی نمبر	
	◆ مشمولہ: فاروقی محو گفتگو مرتب: رحیل صدیقی 2004 ص 266	266
	◆ مشمولہ: سوتکلف اور اس کی سیدھی بات	307
	مرتبین: انیس صدیقی/ رحیل صدیقی 2015	
□ گلزار جاوید	◆ سہ ماہی چہار سو راولپنڈی 2002	
	◆ مشمولہ: فاروقی: محو گفتگو، مرتب: رحیل صدیقی 2004	13
	◆ مشمولہ: سوتکلف اور اس کی سیدھی بات	307
	مرتبین: انیس صدیقی/ رحیل صدیقی 2015	
□ لیاقت جعفری	◆ ماہنامہ بے لاگ سری نگر جون 2015	
	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (29) جولائی تا ستمبر 2015	
□ محمد ظفر اقبال	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (27) جنوری تا مارچ 2015	43
	◆ مشمولہ: سوتکلف اور اس کی سیدھی بات	505
	مرتبین: انیس صدیقی/ رحیل صدیقی 2015	
□ محمد مجاہد سید	◆ ہفت روزہ اردو میگزین جدہ، 17ر جولائی 2009	
	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (10) نومبر 2009 تا مئی 2010	31
	◆ مشمولہ: سوتکلف اور اس کی سیدھی بات	422
	مرتبین: انیس صدیقی/ رحیل صدیقی 2015	
□ محمود الحسن	◆ سنڈے ایکسپریس لاہور 16ر مئی 2010	

	◆ مشمولہ: سوتکلف اوراس کی سیدھی بات مرتبین: انیس صدیقی/ رحیل صدیقی 2015	486
□ مشتاق صدف	◆ عالمی سہارا نئی دہلی 15/نومبر 2003	
	◆ مشمولہ: فاروقی: محوگفتگو، مرتب رحیل صدیقی 2004	289
	◆ مشمولہ: سوتکلف اوراس کی سیدھی بات مرتبین: انیس صدیقی/ رحیل صدیقی 2015	333
□ ندیم صدیقی	◆ اردو بک ریویو نئی دہلی 2007	
	◆ مشمولہ: سوتکلف اوراس کی سیدھی بات مرتبین: انیس صدیقی/ رحیل صدیقی 2015	409
□ نیلابھ	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (266)	55
	◆ مشمولہ: فاروقی: محوگفتگو مرتب رحیل صدیقی 2004	235
	◆ مشمولہ: سوتکلف اوراس کی سیدھی بات مرتبین: انیس صدیقی/ رحیل صدیقی 2015	122

(ب) پیانل انٹرویو:

□ احمد محفوظ/سراج اجملی	◆ کتاب نما شمس الرحمن فاروقی نمبر مرتب: احمد محفوظ	50
	◆ مشمولہ: فاروقی: محوگفتگو، مرتب: رحیل صدیقی 2004	64
	◆ مشمولہ: سوتکلف اوراس کی سیدھی بات مرتبین: انیس صدیقی/ رحیل صدیقی 2015	49
□ ساقی فاروقی/افتخار قیصر/رضا علی عابدی	◆ شب خون الہ آباد شمارہ (189)	15
	◆ مشمولہ: فاروقی محوگفتگو مرتب: رحیل صدیقی 2004	192

www.urduchannel.in

/عبید صدیقی/سیما جبار/ارشد لطیف/ آغا شکیل/سردار عباس علی خان، ترتیب: مشتاق مشرقی	◆ مشمولہ: سوتکلف اوراس کی سیدھی بات مرتبین: انیس صدیقی/ رحیل صدیقی 2015ص	75
□ عارف ہندی/ جاوید انور	◆ سہ ماہی فکروتحقیق نئی دہلی مارچ 2001	
	◆ مشمولہ: فاروقی: محوگفتگو مرتب رحیل صدیقی 2004	153
	◆ مشمولہ: سوتکلف اوراس کی سیدھی بات مرتبین: انیس صدیقی/ رحیل صدیقی 2015	221
□ رحیل صدیقی/ احمد محفوظ	◆ مشمولہ: فاروقی: محوگفتگو: مرتب: رحیل صدیقی 2004ص	23
	◆ مشمولہ: سوتکلف اوراس کی سیدھی بات مرتبین: انیس صدیقی/ رحیل صدیقی 2015	263
□ وزیر آغا/ انتظار حسین/آغا سہیل/ سلیم اختر/ انور سدید /احمد ظفر/ اصغر ندیم سید/حسن رضوی	◆ مشمولہ: سوتکلف اوراس کی سیدھی بات مرتبین: انیس صدیقی/ رحیل صدیقی 2015	358
□ شمیم نوید/ آصف ملک/ اشرف میمن	◆ ڈیلی ایکسپریس اسلام آباد 29/اپریل 2004	
	◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (14) مئی تا جولائی 2011	28
	◆ مشمولہ: سوتکلف اوراس کی سیدھی بات مرتبین: انیس صدیقی/ رحیل صدیقی 2015	369

□ خالد بہزاد ہاشمی/رفیع الدین ہاشمی
◆ نوائے وقت لاہور 9 مئی 2010
◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (14) مئی تا جولائی 2011 28
◆ مشمولہ: سوتکلف اور اس کی سیدھی بات 462
مرتبین: انیس صدیقی/رحیل صدیقی 2015

□ ساقی فاروقی سے شمس الرحمن فاروقی کی گفتگو
◆ خبرنامہ شب خون الہ آباد شمارہ (19) اگست تا دسمبر 2012 10
◆ مشمولہ: روبرو (مجموعہ انٹرویو) مرتب: محمد شکیل اختر 2012

◆◆◆

www.urduchannel.in

مباحثے / مذاکرے

□ ◆ اختر الایمان اور نظم کا قاری
شرکا: شمس الرحمن فاروقی، باقر مہدی اور بلراج کومل
مشمولہ: سہ ماہی ذہن جدید نئی دہلی شمارہ (19)، جلد (6) دسمبر 1995 تا فروری 1996 17

□ ◆ اُردو افسانہ: بدلتا ہوا عالمی منظر نامہ
شرکا: وزیر آغا، شمس الرحمن فاروقی، نظام صدیقی، رشید امجد، علی حیدر ملک، مرزا حامد بیگ، صبا اکرام، احمد جاوید
مشمولہ: اردو افسانہ: مزاج و منہاج (ادبی مذاکرے) مرتب: سلیم ملک 306

□ ◆ اردو افسانے میں انحراف کی ٹیڑھی لکیر
شرکا: شمس الرحمن فاروقی، رام لعل، محبوب الرحمن فاروقی، محمود ہاشمی، کلام حیدری، خلیل الرحمن اعظمی، شہریار، بلراج مین را، زبیر رضوی، بلراج کومل
مشمولہ: شب خون الہ آباد، شمارہ (40) 06
مشمولہ: اردو افسانہ: مزاج و منہاج (ادبی مذاکرے) مرتب: سلیم ملک
165

□ ◆ اشتراکی دنیا میں ہونے والی تبدیلیوں کے پیش نظر ترقی پسندی کی معنویت

شرکا: بلراج کومل، شمس الرحمن فاروقی، ڈاکٹر قمر رئیس، دیوندر اسر، وحید اختر

مشمولہ: سہ ماہی ذہن جدید نئی دہلی شمارہ (1)، جلد (1)، ستمبر تا نومبر 1990 07

□ ◆ اردو میں افسانچہ نگاری کی روایت

شرکا: شمس الرحمن فاروقی، عظیم راہی، اشرف شاد، محمد بشیر مالیرکوٹلوی، نسیم محمد جان وغیرہ،

مشمولہ: ماہنامہ شاعر ممبئی، ڈسمبر 2009، 51

□ ◆ افسانے پر تنقیدی تحریروں کا مونتاژ (2)

شرکا: باقر مہدی، گوپی چند نارنگ، وزیر آغا، شمس الرحمن فاروقی، شہزاد منظر، اظہار اثر

مشمولہ: ماہنامہ شاعر ممبئی جلد (63) شمارہ (4) 05

□ ◆ انتظار حسین سے ایک گفتگو

شرکا: شمس الرحمن فاروقی، ضیاء الحق، اسرار گاندھی، ساجد سعید، چودھری ابن النصیر

مشمولہ: شب خون الہ آباد شمارہ (196) 09

□ ◆ ایک اور گفتگو

شرکا: فراق گورکھپوری، شمس الرحمن فاروقی، حامد حسین حامد، مشمولہ: شب خون الہ آباد شمارہ (46) 10

□ ◆ تخلیق، تخیل اور استعارہ

شرکا: شمس الرحمن فاروقی، شمیم حنفی، زبیر رضوی، ستیہ پال آنند، مرزا خلیل بیگ، عتیق اللہ، معین الدین جینابڑے، مشرف عالم ذوقی، مشمولہ: سہ ماہی اردو چینل ممبئی شمارہ (32)

187

□ ◆ تخلیق و تنقید: بالادستی کس کی

شرکا: ن م راشد، سید احتشام حسین، وارث علوی، شمس الرحمن فاروقی

مشمولہ: سہ ماہی ذہن جدید، شمارہ ( )، جلد ( ) 128

□ ◆ ترجمہ نگاری کا فن

شرکا: شمس الرحمن فاروقی، حامدی کاشمیری، افضل عباس

مشمولہ: ماہنامہ شاعر ممبئی، شمارہ (8)، جلد (75) اگست 2004 22

www.urduchannel.in

□ ◆ تضمین اللغات پر تبادلہ مراسلت

شرکا: حنیف نقوی، کبیر احمد جائسی، حبیب حق، ابراہیم اشک، شمس الرحمن فاروقی،

مشمولہ: شب خون الہ آباد، شمارہ (230) 51

□ ◆ تفہیم اقبال

شرکا: عرفان صدیقی، نیر مسعود، شمس الرحمن فاروقی، مشمولہ: شب خون الہ آباد، شمارہ (274) 21

□ ◆ تفہیم انیس

شرکا: عرفان صدیقی، نیر مسعود، شمس الرحمن فاروقی، مشمولہ: شب خون الہ آباد، شمارہ (273) 27

□ ◆ جدیدیت پر ایک مباحثہ

شرکا: گوپی چند نارنگ، شمس الرحمن فاروقی، شمیم حنفی، مظہر امام، حامدی کاشمیری، سعید سہروردی، شہپر رسول، محبوب راہی، کوثر مظہری، وغیرہم

مشمولہ: جدیدیت اور اردو افسانہ، مرتب: اسلم جمشید پوری، 98

□ ◆ سوغات (پہلی کتاب): ایک گفتگو

شرکا: شمس الرحمن فاروقی، نیر مسعود، عرفان صدیقی،

مشمولہ: سوغات بنگلور (دور اول) شمارہ (2) مارچ 1992 129

□ ◆ نثری نظم: ایک بحث

شرکا: محمد حسن، گوپی چند نارنگ، سلامت اللہ خان، شمس الرحمن فاروقی، مظفر حنفی

مشمولہ: ماہنامہ شاعر ممبئی، شمارہ (8,7,6)، جلد (54)، نثری نظر اور آزاد غزل نمبر 3191983

□ ◆ نیوکلیائی دھماکے اور ہمارا ادیب: ایک بحث (تین خطوط پر مشتمل)

شرکا: انور سجاد، شمس الرحمن فاروقی، انتظار حسین، مشمولہ: شب خون الہ آباد، شمارہ (228) 67

◆◆◆

رپورتاژ

□ دین بزرگاں خوش نہ کرد ◆ شب خون الہ آباد شمارہ (13) 57

◆◆◆

وفات نامے

ا:اُردو قلم کار:

[آ]

1	آغا خلش کاشمیری	شب خون، الہ آباد، شمارہ(57)	80
2	آغا سہیل	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ(07)	21
3	آمنہ ابوالحسن	شب خون، الہ آباد، شمارہ(291)	80
4	آنند نرائن ملّا	شب خون، الہ آباد، شمارہ(207)	80

[ا]

5	ابراہیم جلیس	شب خون، الہ آباد، شمارہ(106)	40
6	ابراہیم یوسف	شب خون، الہ آباد، شمارہ(232)	80
7	ابن انشا	شب خون الہ آباد، شمارہ(106)	40
8	ابن فرید	شب خون الہ آباد، شمارہ(268)	80
9	ابوالخیر کشفی	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ(06)	14
10	ابوالفضل صدیقی	شب خون، الہ آباد، شمارہ(148)	80
11	ابوالفیض سحر	شب خون، الہ آباد، شمارہ(270)	80

www.urduchannel.in

12	ابواللیث صدیقی	شب خون، الہ آباد، شمارہ(180)	80
13	ابو محمد سحر	شب خون، الہ آباد، شمارہ(256)	79
14	اپندر ناتھ اشک	شب خون، الہ آباد، شمارہ(190)	80
15	اجمل اجملی	شب خون، الہ آباد، شمارہ(170)	80
16	احمد جمال پاشا	شب خون، الہ آباد، شمارہ(147)	80
17	احمد داؤد	شب خون، الہ آباد، شمارہ(181)	80
18	احمد علی	شب خون، الہ آباد، شمارہ(174)	80
19	احمد فراز	شب خون، الہ آباد، شمارہ(181)	80
20	احمد ہمیش	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ(06)	14
21	احمد یوسف	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ(06)	14
22	احمد لاری	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ(16)	27
23	اختر احسن	شب خون، الہ آباد، شمارہ(188)	80
24	اختر الایمان	شب خون، الہ آباد، شمارہ(192)	80
25	اختر انصاری دہلوی	شب خون، الہ آباد، شمارہ(152)	80
26	اختر اورینوی	شب خون، الہ آباد، شمارہ(104)	40
27	اختر حسن رائے پوری	شب خون، الہ آباد، شمارہ(166)	80
28	اختر عادل روپ	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ(10)	44
29	اختر علی تلہری	شب خون، الہ آباد، شمارہ(61)	67
30	ادا جعفری	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ(27)	55
31	استاد اللہ رکھا خان	شب خون، الہ آباد، شمارہ(235)	80
32	اسعد بدایونی	شب خون، الہ آباد، شمارہ(266)	80
33	اسماعیل آزر	شب خون، الہ آباد، شمارہ(270)	80
34	اشفاق احمد	شب خون، الہ آباد، شمارہ(285)	80

35	اصغر علی انجینئر	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (21)	50
36	اظہر پرویز	شب خون، الہ آباد، شمارہ (133)	80
37	اظہر جاوید	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (18)	41
38	اعجاز احمد صدیقی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (106)	40
39	افتخار جالب	شب خون، الہ آباد، شمارہ (266)	80
40	افتخار نسیم	شب خون، الہ آباد، شمارہ (16)	27
41	افغان اللہ	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (06)	14
42	اقبال قادری	شب خون، الہ آباد، شمارہ (222)	80
43	اقبال متین	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (28)	47
44	اکبر رحمانی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (261)	80
45	اکبر علی خان عرشی زادہ	شب خون، الہ آباد، شمارہ (211)	80
46	الیاس احمد گدی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (208)	80
47	امتیاز علی تاج	شب خون، الہ آباد، شمارہ (50)	80
48	امجد نجمی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (89)	80
49	امداد صابری	شب خون، الہ آباد، شمارہ (152)	80
50	ام ضہیب	شب خون، الہ آباد، شمارہ (251)	80
51	امیر حسن نورانی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (179)	80
52	امیر عارفی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (289)	80
53	امین الحسن رضوی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (255)	80
54	اندرجیت لال	شب خون، الہ آباد، شمارہ (160)	80
55	اندر سروپ دت ناداں	شب خون، الہ آباد، شمارہ (233)	80
56	انیس ناگی	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (28)	47
57	انور خان	شب خون، الہ آباد، شمارہ (249)	80

www.urduchannel.in

58	انور عظیم	شب خون، الہ آباد، شمارہ (242)	80
59	اوم پرکاش بھنڈاری قمر جلال آبادی،	شب خون، الہ آباد، شمارہ (266)	80
60	ایم حبیب خان	شب خون، الہ آباد، شمارہ (215)	80

[ب]

62	بانو طاہرہ سعید	شب خون، الہ آباد، شمارہ (250)	80
63	بپن چندر	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (26)	41
64	بشر نواز	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (29)	54
65	بشیر پردیپ	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (29)	54
66	بلراج پوری	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (26)	40
67	بلراج کومل	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (23)	45
68	بمل کرشن اشک	شب خون، الہ آباد، شمارہ (127)	80
69	بیگم حمیدہ سلطان	شب خون، الہ آباد، شمارہ (266)	80

[پ]

70	پرکاش پنڈت	شب خون، الہ آباد، شمارہ (128)	80
71	پرکاش مونس	شب خون، الہ آباد، شمارہ (198)	80
72	پروین شاکر	شب خون، الہ آباد، شمارہ (180)	80

[ت]

73	تاج دار احتشام	شب خون، الہ آباد، شمارہ (120)	80
74	تاج سعید	شب خون، الہ آباد، شمارہ (257)	80
75	تارا چند رستوگی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (206)	80
76	تسکین قریشی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (64)	80
77	تصدیق سہساوری	شب خون، الہ آباد، شمارہ (89)	80

[ث]

78	ثروت حسین	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(199)	80
79	ثمر دہلوی	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(166)	80
[ج]			
80	جاں نثار اختر	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(101)	80
81	جاوید اقبال	خبرنامہ شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(30)	79
82	جاوید شاہین	خبرنامہ شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(30)	79
83	جاوید نہال	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(223)	80
84	جاوید وششٹ	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(173)	80
85	جبار جمیل	خبرنامہ شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(29)	54
86	جعفر عباس	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(262)	80
87	جگن ناتھ آزاد	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(283)	80
88	جلیل قدوائی	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(198)	80
89	جمال احسانی	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(215)	80
90	جمیل مظہری	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(118)	80
91	جمیل مہدی	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(149)	80
92	جمیلہ ہاشمی	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(149)	80
93	جوش ملسیانی	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(98)	80
94	جیلانی کامران	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(266)	80
[چ]			
95	چندر پرکاش جوہر بجنوری	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(181)	80
[ح]			
96	حامد اللہ ندوی	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(232)	80
97	حامد مجاز	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(281)	79

www.urduchannel.in

98	حبیب تنویر	خبرنامہ شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(10)	44
99	حبیب جالب	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(168)	80
100	حجاب علی امتیاز	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(228)	80
101	حرمت الاکرام	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(128)	80
102	حسن رضوی	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(257)	80
103	حسن فرخ	خبرنامہ شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(22)	49
104	حسن واصف عثمانی	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(179)	80
105	حسین عباس عابدی	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(160)	80
106	حفیظ جالندھری	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(127)	80
107	حفیظ میرٹھی	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(234)	80
108	حکم چند نیر	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(166)	80
109	حمدون عثمانی	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(165)	80
110	حمید اختر	خبرنامہ شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(16)	27
111	حمید اللہ، ڈاکٹر	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(265)	80
112	حمید الماس	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(259)	80
113	حمید قیصر	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(191)	80
114	حمیدہ اختر حسن	خبرنامہ شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(10)	44
115	حیات اللہ انصاری	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(224)	80
[خ]			
116	خان غازی کابلی	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(149)	80
117	خدیجہ مستور	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(126)	80
118	خلیق احمد نظامی	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(213)	80
119	خلیل الرحمن اعظمی	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(108)	80

120	خمار بارہ بنکوی	شب خون، الہ آباد، شمارہ(225)	80
121	خواجہ احمد فاروقی	شب خون، الہ آباد، شمارہ(190)	80
122	خواجہ جاوید اختر	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ(22)	49
123	خواجہ حسن نظامی	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ(27)	55
124	خورشید احمد جامی	شب خون، الہ آباد، شمارہ(48)	80
125	خوشتر گرامی	شب خون، الہ آباد، شمارہ(149)	80

[د]

126	داؤد رہبر	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ(22)	49
127	دلاور فگار	شب خون، الہ آباد، شمارہ(215)	80
128	دلیپ بادل	شب خون، الہ آباد، شمارہ(194)	80
129	دلیپ سنگھ	شب خون، الہ آباد، شمارہ(198)	80
130	دیوندر ستیارتھی	شب خون، الہ آباد، شمارہ(266)	80

[ذ]

131	ذاکر حسین، ڈاکٹر	شب خون، الہ آباد، شمارہ(38)	80
132	ذکا صدیقی	شب خون، الہ آباد، شمارہ(270)	80
133	ذیشان ساحل	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ(6)	14

[ر]

134	راج بہادر گوڑ	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ(15)	04
135	راج نرائن راز	شب خون، الہ آباد، شمارہ(222)	80
136	راز الہ آبادی	شب خون، الہ آباد، شمارہ(202)	80
137	راز امتیاز	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ(10)	44
138	رالف رسل	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ(06)	14
139	رام لعل	شب خون، الہ آباد، شمارہ(199)	80

www.urduchannel.in

140	رام لعل نابھوی	شب خون، الہ آباد، شمارہ(185)	80
141	راہی معصوم رضا	شب خون، الہ آباد، شمارہ(164)	80
142	رتن موہن ناتھ خار	شب خون، الہ آباد، شمارہ(254)	80
143	رشید احمد صدیقی	شب خون، الہ آباد، شمارہ(103)	80
144	رضا نقوی واہی	شب خون، الہ آباد، شمارہ(252)	80
145	رضوان احمد	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ(14)	42
146	رضی اختر شوق	شب خون، الہ آباد، شمارہ(225)	80
147	رفعت سروش	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ(06)	14
148	روش صدیقی	شب خون، الہ آباد، شمارہ(58)	80
149	رئیس امروہی شہادت	شب خون، الہ آباد، شمارہ(152)	80
150	رئیس فروغ	شب خون، الہ آباد، شمارہ(128)	80

[ز]

151	زار علامی	شب خون، الہ آباد، شمارہ(221)	80
152	زاہدہ زیدی	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ(12)	58
153	زلیخا حسین	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ(26)	41
154	زہرہ سہگل	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ(25)	43
155	زیب غوری	شب خون، الہ آباد، شمارہ(138)	80
156	زینت ساجدہ	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ(06)	14

[س]

157	ساحر لدھیانوی	شب خون، الہ آباد، شمارہ(119)	80
158	ساحر ہوشیار پوری	شب خون، الہ آباد، شمارہ(177)	80
159	سارا شگفتہ	شب خون، الہ آباد، شمارہ(135)	80
160	ساغر جیدی	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ(22)	49

161	ستیش بترا	شب خون، الہ آباد، شمارہ (148)	80
162	سرشار بلند شہری	شب خون، الہ آباد، شمارہ (270)	80
163	سرشار صدیقی	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (26)	41
164	سروپ سنگھ، پروفیسر	شب خون، الہ آباد، شمارہ (272)	80
165	سری نیواس لاہوٹی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (166)	80
166	سعید احمد اکبرآبادی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (139)	80
167	سعید انجم	شب خون، الہ آباد، شمارہ (237)	80
168	سعید عارفی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (259)	80
169	سکندر احمد	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (23)	45
170	سکندر علی وجد	شب خون، الہ آباد، شمارہ (130)	80
171	سلام مچھلی شہری	شب خون، الہ آباد، شمارہ (87)	80
172	سلام سندیلوی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (243)	80
173	سلطانہ حیات	شب خون، الہ آباد، شمارہ (175)	80
174	سلیم احمد	شب خون، الہ آباد، شمارہ (131)	80
175	سوامی شیامانند سرسوتی	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (25)	43
176	سہیل احمد خان	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (07)	21
177	سید ابوالحسن ندوی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (234)	80
178	سید ابوتراب خطائی ضامن	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (26)	41
179	سید احمد عباس زیدی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (190)	80
180	سید شاہ عطاالرحمن عطا کاکوی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (216)	80
181	سید شریف الحسن ندوی	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (30)	79
182	سید شکیل دسنوی	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (25)	43
183	سید شہاب الدین دسنوی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (216)	80

www.urduchannel.in

184	سید ضمیر جعفری	شب خون، الہ آباد، شمارہ (227)	80
185	سید عابد حسین، ڈاکٹر	شب خون، الہ آباد، شمارہ (110)	80
186	سید عارف	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (10)	44
187	سید عباس حسینی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (160)	80
188	سید قاسم محمود	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (10,12)	44/58
189	سید نعیم الدین، پروفیسر	شب خون، الہ آباد، شمارہ (276)	80

[ش]

190	شاذ تمکنت	شب خون، الہ آباد، شمارہ (138)	80
191	شانتی رنجن بھٹاچاریہ	شب خون، الہ آباد، شمارہ (171)	80
192	شاہ عبدالسلام	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (23)	45
193	شاہ معین الدین احمد ندوی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (94)	80
194	شبیر احمد خان غوری	شب خون، الہ آباد، شمارہ (258)	80
195	شبیہ الحسن نونہری	شب خون، الہ آباد، شمارہ (219)	80
196	شجاعت علی سندیلوی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (202)	80
197	شعری بھوپالی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (166)	80
198	شفق	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (10,12)	44/58
199	شفیق الرحمن	شب خون، الہ آباد، شمارہ (237)	80
200	شکیب ایاز	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (23)	45
201	شکیل بدایونی	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (50)	78
202	شکیل جمالی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (207)	80
203	شکیل جہانگیری	شب خون، الہ آباد، شمارہ (289)	80
204	شمس کنول	شب خون، الہ آباد، شمارہ (189)	80
205	شمیم فاروقی	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (26)	41

206	شوکت علی فہمی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (169)	80
207	شہاب سرمدی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (179)	80
208	شہاب جعفری	شب خون، الہ آباد، شمارہ (235)	80
209	شہزاد منظر	شب خون، الہ آباد، شمارہ (214)	80
210	شہنشاہ مرزا	شب خون، الہ آباد، شمارہ (149)	80
211	شین مظفر پوری	شب خون، الہ آباد، شمارہ (199)	80

[ص]

212	صابر دت	شب خون، الہ آباد، شمارہ (224)	80
213	صابرہ زیدی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (14)	80
214	صالحہ عابد حسین	شب خون، الہ آباد، شمارہ (148)	80
215	صباح الدین عبدالرحمن	شب خون، الہ آباد، شمارہ (148)	80
216	صدرالدین فضا	شب خون، الہ آباد، شمارہ (104)	40
217	صفیہ اریب	شب خون، الہ آباد، شمارہ (246)	80
218	صفیہ شمیم ملیح آبادی	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (9)	33
219	صلاح الدین پرویز	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (16)	13
220	صلاح الدین محمود	شب خون، الہ آباد، شمارہ (220)	80
221	صمد شاہین	شب خون، الہ آباد، شمارہ (199)	80
222	صہبا لکھنوی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (255)	80

[ض]

223	ضمیر الدین احمد	شب خون، الہ آباد، شمارہ (162)	80
224	ضمیر نیازی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (281)	79
225	ضیا احمد بدایونی، مولانا	شب خون، الہ آباد، شمارہ (85)	80
226	ضیاء الحسن فاروقی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (197)	80

www.urduchannel.in

[ظ]

227	ظ۔ انصاری	شب خون، الہ آباد، شمارہ (162)	80
228	ظفر اوگانوی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (196)	80
229	ظفر غوری	شب خون، الہ آباد، شمارہ (185)	80
230	ظہور الحسن شاداب	شب خون، الہ آباد، شمارہ (194)	80
231	ظہیر احمد صدیقی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (266)	80
232	ظہیر کاشمیری	شب خون، الہ آباد، شمارہ (180)	80

[ع]

233	عابد پشاوری	شب خون، الہ آباد، شمارہ (224)	80
234	عابد علی عابد	شب خون، الہ آباد، شمارہ (58)	80
235	عاتق شاہ	شب خون، الہ آباد، شمارہ (227)	80
236	عادل اسیر	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (26)	41
237	عالم خوندمیری	شب خون، الہ آباد، شمارہ (131)	80
238	عبادت بریلوی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (223)	80
239	عبدالباری، مولانا	شب خون، الہ آباد، شمارہ (98)	80
240	عبدالحمید عدم	شب خون، الہ آباد، شمارہ (120)	80
241	عبدالسلام، پروفیسر	شب خون، الہ آباد، شمارہ (201)	80
242	عبدالعزیز خالد	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (10)	44
243	عبدالعظیم عزمی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (149)	80
244	عبدالقادر سروری	شب خون، الہ آباد، شمارہ (60)	80
245	عبدالقوی دسنوی	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (16)	27
246	عبداللطیف اعظمی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (256)	79
247	عبداللہ حسین	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (29)	54

248	عبداللہ علیم	شب خون، الہ آباد، شمارہ (217)	80
249	عبداللہ ملک	شب خون، الہ آباد، شمارہ (268)	80
250	عثمان فارقلیط	شب خون، الہ آباد، شمارہ (99)	80
251	عدیم ہاشمی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (255)	80
252	عرفان صدیقی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (279)	80
253	عزیز احمد	شب خون، الہ آباد، شمارہ (110)	80
254	عشرت علی صدیقی	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (25)	43
255	عصمت جاوید	شب خون، الہ آباد، شمارہ (266)	80
256	عصمت چغتائی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (164)	80
257	عطاءاللہ پالوی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (220)	80
258	عقیل شاداب	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (12)	58
259	علیجواد زیدی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (288)	80
260	علی ظہیر	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (23)	45
261	علی عباس حسینی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (43)	80
262	عمر خالدی	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (12)	58
263	عمیق حنفی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (151)	80
264	عنوان چشتی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (277)	80
265	عین رشید	شب خون، الہ آباد، شمارہ (241)	80

[غ]

266	غلام الثقلین نقوی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (257)	80
267	غلام ربانی تاباں	شب خون، الہ آباد، شمارہ (168)	80
268	غلام عباس	شب خون، الہ آباد، شمارہ (127)	80

[ف]

269	فارغ بخاری	شب خون، الہ آباد، شمارہ (207)	80
270	فاروق شفق	شب خون، الہ آباد، شمارہ (190)	80
271	فرخندہ لودھی	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (12)	58
272	فضا ابن فیضی	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (07)	21
273	فضل تابش	شب خون، الہ آباد، شمارہ (189)	80
274	فکر تونسوی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (147)	80
275	فنا نظامی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (151)	80
276	فہیم اعظمی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (284)	80

[ق]

277	قاضی سلیم	شب خون، الہ آباد، شمارہ (292)	80
278	قاضی عبدالودود	شب خون، الہ آباد، شمارہ (131)	80
279	قتیل شفائی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (247)	80
280	قمر اقبال	شب خون، الہ آباد، شمارہ (151)	80
281	قمر جمیل	شب خون، الہ آباد، شمارہ (241)	80
282	قیصر قلندر	شب خون، الہ آباد، شمارہ (221)	80
283	قیوم نظر	شب خون، الہ آباد، شمارہ (155)	80

[ک]

284	کاظم علی خان	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (21)	44
285	کامران ندیم	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (30)	79
286	کالی داس گپتا رضا	شب خون، الہ آباد، شمارہ (245)	80
287	کرار حسین، پروفیسر	شب خون، الہ آباد، شمارہ (232)	80
288	کرشن ادیب	شب خون، الہ آباد، شمارہ (229)	80
289	کرشن موہن	شب خون، الہ آباد، شمارہ (277)	80

www.urduchannel.in

290	کرنل محمد خان	شب خون، الہ آباد، شمارہ (233)	80
291	کفیل آذر	شب خون، الہ آباد، شمارہ (276)	80
292	کلام حیدری	شب خون، الہ آباد، شمارہ (173)	80
293	کلیم الدین احمد	شب خون، الہ آباد، شمارہ (131)	80
294	کلیم عاجز	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (27)	56
295	کمار پاشی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (166)	80
296	کوثر چاندپوری	شب خون، الہ آباد، شمارہ (160)	80
297	کیول سوری	شب خون، الہ آباد، شمارہ (233)	80
	[گ]		
298	گنیش بہاری طرز	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (10)	44
299	گوپال متل	شب خون، الہ آباد، شمارہ (169)	80
300	گوپی ناتھ امن	شب خون، الہ آباد، شمارہ (130)	80
	[ل]		
301	لطف الرحمن	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (23)	45
	[م]		
302	م ق خان	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (29)	54
303	م ک مہتاب	شب خون، الہ آباد، شمارہ (276)	80
304	ماجد الباقری	شب خون، الہ آباد، شمارہ (186)	80
305	مالک رام	شب خون، الہ آباد، شمارہ (169)	80
306	مبارز الدین رفعت	شب خون، الہ آباد، شمارہ (99,100)	80
307	مجتبیٰ حسین، پروفیسر	شب خون، الہ آباد، شمارہ (155)	80
308	مجنوں گورکھپوری	شب خون، الہ آباد، شمارہ (151)	80
309	مجیب رضوی	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (28)	47

310	مجید امجد	شب خون، الہ آباد، شمارہ (91)	80
311	محافظ حیدر	شب خون، الہ آباد، شمارہ (272)	80
312	محبوب حسین جگر	شب خون، الہ آباد، شمارہ (205)	80
313	محبوب خزاں	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (23)	45
314	محشر بدایونی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (179)	80
315	محسن زیدی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (272)	80
316	محمد اکبر الدین صدیقی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (181)	80
317	محمد حبیب، پروفیسر	شب خون، الہ آباد، شمارہ (64)	80
318	محمد حسن	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (10)	44
319	محمد حسن عسکری	شب خون، الہ آباد، شمارہ (106)	40
320	محمد خالد اختر	شب خون، الہ آباد، شمارہ (255)	80
321	محمد رضا انصاری	شب خون، الہ آباد، شمارہ (157)	80
322	محمد عتیق احمد صدیقی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (124)	80
323	محمد عثمان عارف نقش بندی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (186)	80
324	محمد مجیب	شب خون، الہ آباد، شمارہ (136)	80
325	محمود احمد ہنر	شب خون، الہ آباد، شمارہ (106)	40
326	محمود الٰہی	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (25)	43
327	محمود ایاز	شب خون، الہ آباد، شمارہ (205)	80
328	محمود جاوید	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (22)	49
329	محمود سروش	شب خون، الہ آباد، شمارہ (197)	80
330	محمود ہاشمی	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (10)	44
331	مختار الدین آرزو	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (12)	58
332	مخدوم محی الدین	شب خون، الہ آباد، شمارہ (42)	80

www.urduchannel.in

333	مخمور سعیدی	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (10)	44
334	مرزا ادیب	شب خون، الہ آباد، شمارہ (230)	80
335	مرزا اکبر علی بیگ	شب خون، الہ آباد، شمارہ (289)	80
336	مرزا محمد منور	شب خون، الہ آباد، شمارہ (236)	80
337	مسعود حسین خان	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (12)	58
338	مشتاق علی شاہد	شب خون، الہ آباد، شمارہ (183)	80
339	مشفق خواجہ	شب خون، الہ آباد، شمارہ (289)	80
340	مصطفی زیدی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (55,56)	80
341	مصطفی کمال	شب خون، الہ آباد، شمارہ (283)	80
341/1	مصور سبزواری	شب خون، الہ آباد، شمارہ (258)	80
342	مظفر علی سید	شب خون، الہ آباد، شمارہ (235)	80
343	معین احسن جذبی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (289)	80
344	مقبول احمد لاری	شب خون، الہ آباد، شمارہ (281)	79
345	ملک راج آنند	شب خون، الہ آباد، شمارہ (285)	80
346	ممتاز حسین، پروفیسر	شب خون، الہ آباد، شمارہ (166)	80
347	ممتاز مفتی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (189)	80
348	ممنون حسن خان	شب خون، الہ آباد، شمارہ (183)	80
349	منشا یاد	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (15,16)	04/27
350	منظر سلیم	شب خون، الہ آباد، شمارہ (202)	80
351	منظر کاظمی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (240)	80
352	من موہن تلخ	شب خون، الہ آباد، شمارہ (245)	80
353	موہن چراغی	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (10)	44
354	مہجور شمسی عین	شب خون، الہ آباد، شمارہ (89)	80

www.urduchannel.in

355	مہذب لکھنوی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (140)	80
356	مہر گیرا	شب خون، الہ آباد، شمارہ (238)	80
357	مہندر ناتھ	شب خون، الہ آباد، شمارہ (91)	80
358	میر مشتاق احمد	شب خون، الہ آباد، شمارہ (248)	80
359	میر عابد علی خان	شب خون، الہ آباد، شمارہ (168)	80
360	میر مقصود علی خان	شب خون، الہ آباد، شمارہ (233)	80
361	میمونہ دلوی	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (10)	44
[ن]			
362	نازش پرتاب گڑھی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (133)	80
363	ناصر کاظمی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (71)	80
364	نثار احمد فاروقی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (287)	80
365	نجم الثاقب شحنہ	شب خون، الہ آباد، شمارہ (232)	80
366	نجم فضلی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (276)	80
367	نذیر احمد	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (06)	14
368	نذیر بنارسی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (193)	80
369	نریش کمار شاد	شب خون، الہ آباد، شمارہ (39)	80
370	نسیم حجازی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (193)	80
371	نشور واحدی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (127)	80
372	نظیر صدیقی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (245)	80
373	نعیم احمد، پروفیسر	شب خون، الہ آباد، شمارہ (191)	80
374	نعیم صدیقی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (262)	80
375	نور الحسن جعفری	شب خون، الہ آباد، شمارہ (191)	80
376	نور الحسن ہاشمی، پروفیسر	شب خون، الہ آباد، شمارہ (243)	80

[و]

377	واجدہ تبسم	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (12)	58
378	وارث علوی	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (23)	45
379	وامق جونپوری	شب خون، الہ آباد، شمارہ (222)	80
380	وجاہت علی سندیلوی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (199)	80
381	وحید اختر	شب خون، الہ آباد، شمارہ (201)	80
382	وزیر آغا	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (12)	58
383	وشوامترا عادل	شب خون، الہ آباد، شمارہ (255)	80
384	وقار خلیل	شب خون، الہ آباد، شمارہ (222)	80
385	وقار واثقی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (173)	80
386	وہاب اشرفی	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (18)	41
387	وہاب دانش	شب خون، الہ آباد، شمارہ (280)	79

[ہ]

388	ہاجرہ نازلی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (279)	80
389	ہارون رشید	شب خون، الہ آباد، شمارہ (236)	80
390	ہرچرن چاولہ	شب خون، الہ آباد، شمارہ (251)	80
391	ہنس راج رہبر	شب خون، الہ آباد، شمارہ (175)	80
392	ہیرانند سوز	شب خون، الہ آباد، شمارہ (255)	80
393	ہیرالال چوپڑہ	شب خون، الہ آباد، شمارہ (173)	80

[ی]

394	یوسف عثمانی	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (26)	41
395	یوسف ناظم	شب خون، الہ آباد، شمارہ (09)	33
396	یونس سلیم	شب خون، الہ آباد، شمارہ (277)	80

www.urduchannel.in

II۔ غیر اُردو زبانوں کے قلم کار

[آ]

1	آر کے نارائن	شب خون، الہ آباد، شمارہ (246)	80
2	آسکر وائلڈ Oscar Wilde	شب خون، الہ آباد، شمارہ (242)	80
3	آشا پورنا دیوی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (185)	80
4	آندرے سنیاوسکی Andrei Sinyasky	شب خون، الہ آباد، شمارہ (204)	80
5	آوشے مارگلیٹ Avishai Margalit	شب خون، الہ آباد، شمارہ (243)	80

[ا]

6	احمد شاملو	شب خون، الہ آباد، شمارہ (243)	80
7	ارس مرڈک Irs Mordoch	شب خون، الہ آباد، شمارہ (224)	80
8	ارون کولہٹکر Arun Kolhatkar	شب خون، الہ آباد، شمارہ (286)	80
9	ازرا پاؤنڈ	شب خون، الہ آباد، شمارہ (78)	79
10	اسٹیفن اسپنڈر	شب خون، الہ آباد، شمارہ (186)	80
11	اسٹیفن جے گولڈ	شب خون، الہ آباد، شمارہ (260)	80
12	اسٹینلی گارڈنر	شب خون، الہ آباد، شمارہ (48)	80
13	اسٹیوارٹ ہیمپشر Stuart Hampshire	شب خون، الہ آباد، شمارہ (283)	80
14	اکٹوویو پاز Octavio Paz	شب خون، الہ آباد، شمارہ (216)	80
15	اوڈس سیوس الائٹس Odessens Elytis	شب خون، الہ آباد، شمارہ (193)	80
16	ای ایچ گامبرک E.H Gombrich	شب خون، الہ آباد، شمارہ (253)	80
17	ایچ جے آئسنک H.J Eysenk	شب خون، الہ آباد، شمارہ (210)	80
18	ایڈورڈ سعید	شب خون، الہ آباد، شمارہ (273)	80
19	ایلن گنسبرگ Allen Gingsberg	شب خون، الہ آباد، شمارہ (205)	80
20	ایلیاس کینیٹی Elias Canetti	شب خون، الہ آباد، شمارہ (175)	80

21	ایمری شمل	شب خون، الہ آباد، شمارہ (265)	80
[ب]			
22	بابرا کارٹ لینڈ Barbara Cartland	شب خون، الہ آباد، شمارہ (244)	80
23	برٹرنڈ رسل	شب خون، الہ آباد، شمارہ (47)	79
24	برجنید رسیالی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (251)	80
25	بلی وہائٹ لا Billie White Law	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (27)	55
26	بھیشم ساہنی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (271)	80
27	بیگم صوفیہ کمال	شب خون، الہ آباد، شمارہ (233)	80
28	بینجمن مولوز Benjamin Moluise	شب خون، الہ آباد، شمارہ (139)	80
[پ]			
29	پرشوتم لکشمن دیش پانڈے	شب خون، الہ آباد، شمارہ (238)	80
30	پی ٹی عبدالرحمن	شب خون، الہ آباد، شمارہ (270)	80
[ت]			
31	تاراچند بندھو پادھیائے	شب خون، الہ آباد، شمارہ (66)	80
[ج]			
32	جان آزبرن John Osborne	شب خون، الہ آباد، شمارہ (180)	80
33	جان اسٹائین بک	شب خون، الہ آباد، شمارہ (34)	80
34	جان رالس	شب خون، الہ آباد، شمارہ (264)	80
35	جگدیش گپت	شب خون، الہ آباد، شمارہ (246)	80
36	جون ایٹو Jun Eto	شب خون، الہ آباد، شمارہ (229)	80
37	جیرالڈ ڈول	شب خون، الہ آباد، شمارہ (181)	80
38	جیک کیرو یک	شب خون، الہ آباد، شمارہ (44)	80
39	جی وی دیسانی G.V Desani	شب خون، الہ آباد، شمارہ (243)	80

www.urduchannel.in

40	جیمس میرل James Merril	شب خون، الہ آباد، شمارہ (181)	80
41	جیمس ہیریٹ James Herriot	شب خون، الہ آباد، شمارہ (182)	82
[چ]			
42	چارلس کوریا Charles Correa	خبرنامہ شب خون، الہ آباد، شمارہ (28)	28
43	چسلا ومیوش Czeslaw Milosz	شب خون، الہ آباد، شمارہ (287)	80
[د]			
44	دھرم ویر بھارتی	شب خون، الہ آباد، شمارہ (210)	80
[ڈ]			
45	ڈام مورس Dom Moraes	شب خون، الہ آباد، شمارہ (282)	79
46	ڈبلیو وی کوائن W.V Quine	شب خون، الہ آباد، شمارہ (245)	80
47	ڈی جے ایزائٹ	شب خون، الہ آباد، شمارہ (265)	80
[ر]			
48	رابرٹ بلاک	شب خون، الہ آباد، شمارہ (178)	80
49	رابرٹ گریوز Robert Graves	شب خون، الہ آباد، شمارہ (140)	80
50	رادھا کانت رائے	شب خون، الہ آباد، شمارہ (214)	80
51	رام بلاس شرما	شب خون، الہ آباد، شمارہ (238)	80
52	رائے لکٹنس ٹائن RoyLichtnes Tein	شب خون، الہ آباد، شمارہ (212)	80
53	رچرڈس آئی اے	شب خون، الہ آباد، شمارہ (117)	80
54	رچرڈ والہائم Richard Wollheim	شب خون، الہ آباد، شمارہ (276)	80
55	رولاں بارتھ	شب خون، الہ آباد، شمارہ (115)	80
[ژ]			
56	ژارژ سیمون	شب خون، الہ آباد، شمارہ (155)	80

57	ژاک دریدا Jacques Derrida	شب خون،الہ آباد،شمارہ(286)	80
58	ژاں آنویل Jean Anouilh	شب خون،الہ آباد،شمارہ(147)	80
59	ژاں ژنے	شب خون،الہ آباد،شمارہ(55)	80
60	ژیل ویلز Gilles Deleuze	شب خون،الہ آباد،شمارہ(189)	80
[س]			
61	سارتر	شب خون،الہ آباد،شمارہ(117)	80
62	سبھاش مکھوپادھیائے	شب خون،الہ آباد،شمارہ(270)	80
63	سچی راؤترائے Satchi Rautray	شب خون،الہ آباد،شمارہ(286)	80
64	سراسٹیون نسمین	شب خون،الہ آباد،شمارہ(245)	80
65	سوزن سونٹیگ Susan Sontag	شب خون،الہ آباد،شمارہ(289)	80
66	سیسر کماراداس	شب خون،الہ آباد،شمارہ(272)	80
67	سیموئل بیکٹ	شب خون،الہ آباد،شمارہ(158)	80
[ش]			
68	شکتی چٹوپادھیائے	شب خون،الہ آباد،شمارہ(183)	80
69	شمبھومترا	شب خون،الہ آباد،شمارہ(206)	80
70	شیخ ایاز	شب خون،الہ آباد،شمارہ(213)	80
[ع]			
72	عطیہ حسین	شب خون،الہ آباد،شمارہ(214)	80
[غ]			
73	غلام رسول سنتوش	شب خون،الہ آباد،شمارہ(204)	80
[ف]			
74	فداحسین ماسٹر	شب خون،الہ آباد،شمارہ(229)	80
75	فردوسی بی کارنتھ	شب خون،الہ آباد،شمارہ(260)	80

www.urduchannel.in

[ک]			
76	کارل پاپر	شب خون،الہ آباد،شمارہ(178)	80
77	کارل سیگن	شب خون،الہ آباد،شمارہ(202)	80
78	کیتھلین رین بی Katheleen Reine	شب خون،الہ آباد،شمارہ(272)	80
B			
79	کیرولن کین Carolyn Keene	شب خون،الہ آباد،شمارہ(257)	80
[گ]			
80	گریش دمانیا	خبرنامہ شب خون،الہ آباد،شمارہ(19)	40
81	گنٹر گراس Gunter Grass	شب خون،الہ آباد،شمارہ(28)	28
82	گلیشر خان شانی	شب خون،الہ آباد،شمارہ(181)	80
[ل]			
83	لانس ڈین Lance Dane	خبرنامہ شب خون،الہ آباد،شمارہ(19)	40
84	لائنل ٹریلنگ	شب خون،الہ آباد،شمارہ(97)	80
85	لوئی آراگوں	شب خون،الہ آباد،شمارہ(127)	80
86	لوئی آلتو	شب خون،الہ آباد،شمارہ(159)	80
87	لیوپولڈ سینگور Leopold Snghor	شب خون،الہ آباد،شمارہ(253)	80
88	لیوکاچ	شب خون،الہ آباد،شمارہ(66)	80
[م]			
89	مارگیٹ دورا	شب خون،الہ آباد،شمارہ(192)	80
90	ماکسم رودیں سان	شب خون،الہ آباد،شمارہ(286)	80
91	مایا انجیلو Maya Angelou	خبرنامہ شب خون،الہ آباد،شمارہ(25)	43
92	محمود درویش	خبرنامہ شب خون،الہ آباد،شمارہ(06)	14
93	منوبھائی پنچولی	شب خون،الہ آباد،شمارہ(248)	80

94	میرین مو Marianne Moore	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(70)	80
95	میلکم بریڈی Malcolm Bradbury	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(243)	80
96	میلوان جیلاس Miloven Djilas	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(185)	80
[ن]			
97	نارتھ تھراپ فرائی	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(161)	80
98	ناگ ارجن	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(221)	80
99	نڈین گارڈیمر Nadine Gordimer	خبرنامہ شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(25)	43
100	نرداسی چودھری	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(229)	80
101	نرسہا چار	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(221)	80
102	نریش مہتا	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(243)	80
103	نسیم ایزیکیل Nissim Ezekiel	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(279)	80
104	نگیندرا	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(236)	80
105	نلسن گڈمین Nelson Goodman	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(287)	80
106	نیتلی ساروت Nathalie Sarraut	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(234)	80
[و]			
107	وائیکوم بشیر محمد	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(175)	80
108	ودیا نیواس مصرا	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(289)	80
109	وکٹر فرینکل Viktor Frankal	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(212)	80
110	ولیم بررفس William Bur Roughs	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(209)	80
111	ولیم گولڈنگ William Golding	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(170)	80
112	ونگاری ماتھائی Wangari Maathai	خبرنامہ شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(15)	03
[ہ]			
113	ہانس جارگ گیڈمر	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(270)	80
114	ہری ونش رائے بچن	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(264)	80
115	ہنری راتھ	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(188)	80
116	ہیرالڈ پنٹر	خبرنامہ شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(06)	14
[ی]			
117	یاسر کمال	خبرنامہ شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(27)	25
118	یسیعاہ برلن Isaiah Berlin	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(213)	80
119	یوآرانت مورتی	خبرنامہ شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(26)	42
120	یوجینیو مونتالے Eugenio Montale	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(122)	80
121	یورنین آئونسکو	شب خون، الٰہ آباد، شمارہ(174)	80

◆◆◆

www.urduchannel.in

www.urduchannel.in

باب چار

تراجمِ فاروقی

مضامین

1	آج کا انگریزی افسانہ: فنی اور اقتصادی صورت حال	ولیم سین سم	انگریزی	شب خون الہ آباد شمارہ (37)	71
1/1	اُردو تعلیم کے ذریعہ ہندوستان میں اُردو کی بقا کی حکمتِ عملی	شمس الرحمن فاروقی	انگریزی	اُردو ترجمہ: اطہر فاروقی پہلی قسط:: ہفت ہماری زبان، نئی دہلی 15 تا 21 مئی 2007	
1/1	اُردو تعلیم کے ذریعہ ہندوستان میں اُردو کی بقا کی حکمتِ عملی	شمس الرحمن فاروقی	انگریزی	اُردو ترجمہ: اطہر فاروقی دوسری قسط:: ہفت ہماری زبان، نئی دہلی 22 تا 28 مئی 2007	
1/1	اُردو تعلیم کے ذریعہ ہندوستان میں اُردو کی بقا کی حکمتِ عملی	شمس الرحمن فاروقی	انگریزی	اُردو ترجمہ: اطہر فاروقی آخری قسط:: ہفت ہماری زبان، نئی دہلی یکم تا 07 جون 2007	
2	مرضیات جنسی کی نفسیات	بیرن رچرڈ فان کرافٹ ایبنگ	انگریزی	شب خون الہ آباد شمارہ (01)	61
3	جنسی زندگی کی نفسیاتی: باب اول	بیرن رچرڈ فان کرافٹ ایبنگ	انگریزی	شب خون الہ آباد شمارہ (02)	72
4	بدنیاتی حقائق: باب دوم	بیرن رچرڈ فان کرافٹ ایبنگ	انگریزی	شب خون الہ آباد شمارہ (03)	65

www.urduchannel.in

5	انسانیاتی حقائق: تیسرا باب	بیرن رچرڈ فان کرافٹ ایبنگ	انگریزی	شب خون الہ آباد شمارہ (04)	74
6	عام مرضیات: چوتھا باب	بیرن رچرڈ فان کرافٹ ایبنگ	انگریزی	شب خون الہ آباد شمارہ (05)	69
7	عام مرضیات: چوتھا باب	بیرن رچرڈ فان کرافٹ ایبنگ	انگریزی	شب خون الہ آباد شمارہ (06)	67
8	عام مرضیات: چوتھا باب	بیرن رچرڈ فان کرافٹ ایبنگ	انگریزی	شب خون الہ آباد شمارہ (07)	67
9	عام مرضیات: چوتھا باب	بیرن رچرڈ فان کرافٹ ایبنگ	انگریزی	شب خون الہ آباد شمارہ (08)	65
10	عام مرضیات: چوتھا باب	بیرن رچرڈ فان کرافٹ ایبنگ	انگریزی	شب خون الہ آباد شمارہ (09)	67
11	عام مرضیات: چوتھا باب	بیرن رچرڈ فان کرافٹ ایبنگ	انگریزی	شب خون الہ آباد شمارہ (10)	60
12	عام مرضیات: چوتھا باب	بیرن رچرڈ فان کرافٹ ایبنگ	انگریزی	شب خون الہ آباد شمارہ (11)	67
13	عام مرضیات: چوتھا باب	بیرن رچرڈ فان کرافٹ ایبنگ	انگریزی	شب خون الہ آباد شمارہ (16)	65
14	عام مرضیات: چوتھا باب	بیرن رچرڈ فان کرافٹ ایبنگ	انگریزی	شب خون الہ آباد شمارہ (17)	67

15	عام مرضیات: چوتھا باب	بیرن رچرڈ فان کرافٹ ایبنگ	انگریزی	شب خون الہ آباد شمارہ(18)	60
16	ایک امریکی جریدے کے سوالنامے کا جواب	ماکسم گورگی	انگریزی	شب خون الہ آباد شمارہ(25)	71
17	تعزیت نامہ	برٹنڈرسل	انگریزی	شب خون الہ آباد شمارہ(49)	51
18	جدید عہد اور تفریح	آر جی کالنگ وڈ	انگریزی	شب خون الہ آباد شمارہ(59)	21
19	مابعد وضیعاتی دور کا اختتام	فریڈرک کروز	انگریزی	شب خون الہ آباد شمارہ(191)	33
20	ہندی کی تاریخ میں ناگری پرچارنی سبھا کی اہمیت	کرسٹوفر کنگ	انگریزی	شب خون الہ آباد شمارہ(176)	65
21	پرانی تنقید اور نئے چیستاں بار: ادراک علم سے ہمیں کیا مل سکتا ہے	نارمین این ہالینڈ	انگریزی	شب خون الہ آباد شمارہ(193)	57
22	ابا سے دعا کی درخواست	نشرین حسین	انگریزی	شب خون الہ آباد شمارہ(261)	03

افسانے

1	اس کی تصویر	ای ایف بنس	انگریزی	شب خون الہ آباد شمارہ(04)	55
2	ایفائے عہد	ای ایف بنس	انگریزی	شب خون الہ آباد شمارہ(250)	69
3	بھیانک افسانہ	ولیم سین سم	انگریزی	شب خون الہ آباد شمارہ(38)	67
4	پرچھائیں کا شیطان	ایلن وائیکس	انگریزی	شب خون الہ آباد شمارہ(10)	45

www.urduchannel.in

5	چار قدم	شموئل یورف انیان	یہودی	شب خون الہ آباد شمارہ(09)	31
6	خفیہ کمرہ	آلن روب گرییے	انگریزی	شب خون الہ آباد شمارہ(30)	55
7	دوسری کوشش	زانگ شن شن، سانگے یے	انگریزی	شب خون الہ آباد شمارہ(280)	69
8	کتے کی موت	جان کولیر	انگریزی	شب خون الہ آباد شمارہ(02)	55
9	کثرم کا درخت	الکزاندر سالشزنیتن	انگریزی	شب خون الہ آباد شمارہ(280)	69
10	موسیو والدمار کا قصہ	اڈگرایلن پو	انگریزی	شب خون الہ آباد شمارہ(249)	69
11	موسیو والدمار کی موت کا راز	اڈگرایلن پو	انگریزی	شب خون الہ آباد شمارہ(03)	45

ڈرامے

1	چپ سانگ	سیموئل بیکٹ	انگریزی	شب خون الہ آباد شمارہ(19)	21
2	دوجلاد	فرنانڈو آرابال	انگریزی	شب خون الہ آباد شمارہ(23)	37
3	عقدِ خونین، ایکٹ 3 منظر 2	گارسیا لورکا	انگریزی	شب خون الہ آباد شمارہ(26)	53

مکاتب

1	خطوط اور یادیں	برٹنڈرسل، ٹی ایس ایلیٹ	انگریزی	شب خون الہ آباد شمارہ(48)	38

شب خون کے صفحہ اوّل کے لیے ترجمہ کی گئی تحریریں

شمارہ	عنوان	مصنف/مولف/مرتب/مترجم
2	زندگی اور فن، آج اور کل	سر ہربرٹ ریڈ (۱۹۶۶)
3	ہماری تہذیب ہمارا خنجر	ٹام اسٹونیر (۱۹۶۳)
4	شعر کا موضوع اور سائنس	ولیم ورڈز ورتھ (۱۸۰۲)
5	شعری پیکر اور واقعیت	سیسل ڈے لوئس (۱۹۴۶)
6	ہٹلر شاہی اور ادیب	ولیم ایل شائرر (۱۹۶۰)
7	وزن اور بحر کا مسئلہ	سیموئل ٹیلر کولرج (۱۸۱۸)
8	توضیح بنام تمثیل	فرینک کرموڈ (۱۹۶۱)
9	خالص فن کا نظریہ	آسکر وائلڈ (۱۸۹۱)
10	شخصیت اور کردار نگاری	ڈبلیو بی یے ٹس (خطوط) ٹی ایس ایلیٹ (۱۹۹۹)
11	تمثیلیت کی زبان	اڈمنڈ ولسن (۱۹۳۱)
12	شاعری اور ناشاعری	جان لیمان (۱۹۵۴)
13	شعر اور تخلیق شعر	آرچی بالڈ میک لیش (۱۹۶۵)
14	فن، فنکار اور فطرت	ژاک ماری تن (۱۹۴۲)
15	روایت اور بغاوت	جان لاک (۱۶۸۹) اسٹیون اسپنڈر (۱۹۵۴)
16	نثر کا اسلوب	ارسطو، کوئن ٹلین، مان تین، ڈینیل ڈی فو، فانتے نل، اناطول فراں، ایف ایل لیوکس کے افکار
17	فن کا ریاض	فلوبیر، سینٹ بو، بائرن، بوفوں، گوئٹے، ورجینیا وولف، ٹالسٹائی وغیرہ کے افکار
18	شعر کا اشکال	بن جانس، ٹی ایس ایلیٹ، شیلی، آوَر براؤن، جان پریس کے افکار

www.urduchannel.in

19	شاعر اور اس کے قاری	ڈاکٹر جانسن (۱۷۸۱) جان پرپس (۱۹۵۸) ورڈز ورتھ (۱۸۱۵) کے خیالات
21	ناول کی تنقید	پرسی لباک
22	ترقی پسند تنقید مغرب میں	جی۔ایس۔فریزر
23	اینٹی ناول کا نظریہ	گل آرلووٹز
24	پڑھنے والے	سیموئل ٹیلر کولرج (۱۷۹۷)
25	فن پارے میں عیب وہنر	لوئن جائی نس (پہلی صدی عیسوی)
26	فن کار اور نیوراتی کیفیات	لائنل ٹرلنگ (۱۹۵۰)
27	تجریدی مصوری کا منشور	واسیلی کانڈنسکی (۱۹۱۱)
28	شعر اور عصری مسائل	ٹی ایس ایلیٹ (۱۹۲۷) اور (۱۹۴۱)
29	مغربی نوجوان کیا پڑھتے ہیں	ڈبلیو ایس جونز (۱۹۶۵)
30	رومانی ادب کا کلاسیکی نظریہ	گوئٹے (۱۸۲۹) اور (۱۸۳۰)
31	تخلیقی ادب اور خلوص	آسٹن وارن (۱۹۴۹)
32	اظہار کے مسائل	ٹی ایس ایلیٹ کی ایک نظم کا اقتباس
34	شعر کا ماضی، حال اور مستقبل	ایلزبتھ ڈرو (۱۹۵۹)
35	رومانیت کے بنیادی تصورات	روسو، سی ڈی فرورخ، لامارتن، برشے، بلیک، کیٹس، نطشہ، مانزونی کے خیالات
37	افسانے کے بارے میں	Fiction اور Story کے لغوی معنوں کے ذریعہ افسانے کے تعریف (ادارہ)
38	ادیب کا فرضِ منصبی، چند نظریات	البیر کامیو، آندرے مالرو اور مارسل پروست کے نظریات
39	تنقید میں اقداری فیصلہ	نارتھراپ فرائی (۱۹۶۸)
40	اشتراکی حقیقت پسندی	جارگ لوکاچ (۱۹۳۹، ۱۹۳۶)

41	تنقید کی تعریف	آر پی بلیک مر
42	کچھ وجودیت کے بارے میں	ایچ۔ ٹی۔ مور (۱۹۶۹)
43	میرا ایمان ہے	برٹرنڈ رسل (۱۹۵۲)
44	تخلیق کا عمل: جدید شاعری کی دو وحدتیں	سارتر (ژین ژینے کا دیباچہ ۱۹۴۳)
45	تنقید اور تخلیق	ایف ایل لیکوس (۱۹۵۵)
46	روشن فکری کے اوامر عشرہ	برٹرنڈ رسل (۱۹۵۱)
48	اظہار و ابلاغ کے مسائل	ڈبلیو، ایچ، آڈن (۱۹۶۸)
49	مشکل اور آسان کے مسائل	کولرج (۱۸۰۹)
50	جدید شاعری اور روایت	کلی انتھ برکس ۱۹۳۹ (Cleanth Brooks)
51	اعلیٰ فن کار اور عوامی فن کار	جین آسٹن کی سوانح، آسٹن کی آمدنی اور مقبولیت کا تجزیہ
52	ادب اور اخلاق	جان کیسی (۱۹۶۶)
53	کالنگ وڈ کا نظریۂ فن	آر جی کالنگ وڈ، فن کے اصول (۱۹۳۷)
55	عہد آفریں نقاد کا رول	ٹی ایس ایلیٹ (۱۹۳۳)
56	المیہ کیا ہے	جوزف وڈ کرچ (۱۹۲۹)
57	طربیہ کیا ہے	سوسن لینگر (۱۹۴۹)
58	فحاشی، ادب اور سماج	جارج اسٹینر (۱۹۶۵، ۱۹۶۸)
59	جدید فرانسیسی ناول	ایچ ٹی مور (۱۹۶۶)
60	ادب زبان اور سماج	ازرا پاؤنڈ (۱۹۴۱)
61	زبان اور ادب	ہنری گفرڈ (۱۹۶۹)
62	اظہار کے مسائل	کنتھ برک ۱۹۳۱ (Kenneth Burke)
63	غلطی ہائے مضامین	ٹامس باوکن (مصوری کا مشہور نقاد)
64	کولرج کے افکار، ہماری تنقید کا آئینہ	کولرج

www.urduchannel.in

65	لینن، فرائڈ، انقلاب اور شاعری	جے۔ ایم۔ کوئن (۱۹۶۶)
66	شعر، نثر اور ترجمہ	ڈیوڈ لاج (۱۹۶۶)
67	نئی شاعری اور نئی مصوری	وان دوسن برگ (۱۹۲۲)
68	شاعری اور افسانہ	کرسٹوفر کاڈویل
69	والیس اسٹیونز کے خیالات	والیس اسٹیونز ۱۹۵۷ (Wallace Stevens)
70	فن پارہ اور حقیقت کا عدم وجود	جان کرو رین سم (۱۹۳۸)
71	ہمارے نقاد اور عصری ادب	ریمنڈ ولیمز
74	شاعر، شہر اور سیاست	ڈبلیو ایچ آڈن (۱۹۶۲)
75	ہائیڈگر کا نظریۂ زبان و وجود	ایچ جے بلیکم (۱۹۶۱)
76	وجودیت۔ فلسفہ یا انٹی فلسفہ	ایچ جے بلیکم (۱۹۶۱)
79	نظم اور نظریہ	کلی انتھ بروکس (جدید شاعری اور روایت ۱۹۶۵)
81	مغربی ادب میں علامت نگاری	فرینک کرموڈ (۱۹۶۱)
82	جدید شاعری کے تقاضے	اے الوارے (۱۹۶۲)
83	گوئٹے کے خیالات	گوئٹے
84	تنقید کا عمل	کرسٹوفر رکس (۱۹۶۶)
85	اصنافِ سخن کی اہمیت	کرسٹوفر رکس (۱۹۶۶)
86	بودلیئر اور جدید ذہن	جان مڈلٹن (۱۹۲۲)
87	جدید شعریات کا خاکہ	الڈر آلسن (۱۹۴۲)
88	اچھی شاعری اور قبولیت عام کا تاج	جارج آرویل (۱۹۴۲)
89	ناول کی صورتِ حال	برنارڈ برگونزی (۱۹۷۲)
90	جوائس کی ناول پولی سینر پر کچھ باتیں	جان گراس (۱۹۷۱)
91	تبصرہ نگاری پر اڈ منڈ ولسن کے خیالات	فرینک کرموڈ (۱۹۷۱)
92	جدیدیت کی فکری اساس (۱)	پول والیری (۱۹۳۸)

93	جدیدیت کی فکری اساس (۲)	ڈبلیو بی یے ٹس
94	جدیدیت کی فکری اساس (۳)	رائز میرا یار لکے (۱۹۲۲)
95	جدیدیت کی فکری اساس (۴)	کارل مارکس (۱۸۴۴)
98	جدیدیت کی فکری اساس (۶)	ای ایم فارسٹر (۱۹۴۹)
99	جدیدیت کی فکری اساس (۷)	جارج لوکاچ (۱۹۴۸)
100	جدیدیت کی فکری اساس (۸)	آندرے ژید
101	جدیدیت کی فکری اساس (۹)	آندرے برتیوں (۱۹۳۴)
102	جدیدیت کی فکری اساس (۱۰) اسطور کی حقیقت	برانسلاؤ مالینوسکی (۱۹۲۶)
103	ادب اور فحاشی	Geoarge Steiner (۱۹۶۵)
104	نثر نگار کے لیے ہدایت	جارج آرول (۱۹۴۶)
105	شاعر، ارادہ اور مراد	ومزٹ اور بیرڈسلی (۱۹۴۶)
106	نظم ونثر پر بورہس کے خیالات	جورگ لوئی بورہس (منتخب نظمیں ۱۹۷۲)
107	کچھ تمثیل کے بارے میں	نارتھراپ فرائی ۱۹۷۴
108	شاعر کی پہچان	جان کیٹس John Keats (نظم ۱۸۱۸)
109	عربی زبان کی خصوصیت	ڈلسمینڈ اسٹیورٹ (۱۹۶۳)
110	جدید مصوری، اس کی فلسفیانہ قدامت	کینتھ کلارک (۱۹۶۳)
111	جدید عہد میں فن کا تفاعل	کینتھ کلارک (۱۹۶۳)
113	نطشے کا نظریہ جمالیات	فریدرخ نطشہ (۱۸۸۷)
114	ناول کے لیے ایک نیا آغاز	آلن روب گرییے (۱۹۵۷)
115	ناول اور لاشخصیت	گستاؤ فلوبیر (خطوط اور گفتگو میں ۱۸۵۷۔۱۸۶۱)
116	فن، فن کار اور فطرت	پابلو پکاسو
117	لسانیات اور شعریات (۱)	رمان یاکسین (۱۹۵۸)

118	لسانیات اور شعریات (۲)	رومان یاکسین (۱۹۵۸)
120	ناول کا مسئلہ ایک ناول نگار کے نقطہ نظر سے	چارلس نیومین
121	استعارے پر کچھ نئی بحثیں (۱)	ٹیڈ کوئن (۱۹۷۸)
122	استعارے پر کچھ نئی بحثیں (۲)	ڈونلڈ ڈیوڈسن (۱۹۷۸)
123	استعارے پر کچھ نئی بحثیں (۳)	میکس بلیک (۱۹۷۹)
124	زمانی تجربے کی حیثیت سے ادب کی تعبیر وتشریح	اسٹینلی فش Stanley Fish (۱۹۷۲)
125	اسلوبیاتی طریقۂ کار کی حدیں	سال سیپرٹا (۱۹۵۸) Sol Saporta
126	کافکا کی باتیں	گستاؤ جانوک (۱۹۲۱)
127	فحاشی کیا ہے	آرچی بالڈ میک لیش (۱۹۵۸)
128	مشرقی شعریات (۱)	شمس الدین فقیر (۱۷۶۸) ماخوذ از ’حدائق البلاغت‘
129	مشرقی شعریات	شمس الدین فقیر (۱۷۶۸) ماخوذ از ’حدائق البلاغت‘
130	قدیم مشرقی شعریات	شمس الدین فقیر (۱۷۶۸) ماخوذ از ’حدائق البلاغت‘
131	قدیم مشرقی شعریات	شمس الدین فقیر (۱۷۶۸) ماخوذ از ’حدائق البلاغت
132	قدیم مشرقی شعریات	امیر سفر المعالی کیکاوس بن سکندر بن قابوس ماخوذ از قابوس نامہ (۱۰۸۲)
133	قدیم مشرقی شعریات	معیار الاشعار منسوب بہ محقق طوسی (م ۱۰۷۹)
134	قدیم مشرقی شعریات	مکند لاتھ (۱۹۸۳)
136	تصنیف بے مصنف کا تصور	میشیل فوکو Michel Foucault (۱۹۷۹)
137	وضعیات اور بعد وضعیات تصورات	پال ڈی مان Paul De Man (۱۹۷۳)
138	وضعیات اور بعد وضعیات تصورات	ژرار ژینت Gerard Genette (۱۹۷۹۔۱۹۷۲)
139	کیا بیانیہ سے کردار کا اخراج ممکن ہے؟	شلامتھ رمن کینن Shulomith Rimmon Kennan (۱۹۸۳)

www.urduchannel.in

140	زبانی پن، خواندگی اور ناول	والٹر آنگ Walter Ong (۱۹۸۲)
141	کہانی اور پلاٹ: روایتی نظریہ اور وضعیاتی نظریہ	مائرسٹرن برگ (۱۹۷۸)
142	فکشن میں واقعات کی ترتیب کی اہمیت	مائرسٹرن برگ (۱۹۷۸)
145	ٹی ایس ایلیٹ کے خیالات	مرتب: شمس الرحمن فاروقی
146	کلاسیکیت، رومانیت اور واقعیت	ایف ایل لیوکس (۱۹۳۶)
147	ولیم شلیگل کے خیالات	مرتب: شمس الرحمن فاروقی
148	سوانحی تنقید، یعنی ادب میں شخصیت کا اظہار	ایم ایچ ایبرمس، مرتب: شمس الرحمن فاروقی
149	روسی ادب کی ایک غیر معمولی تحریک (۱)	وکٹر اشکلاوسکی، مرتب: شمس الرحمن فاروقی
150	روسی ادب کی ایک غیر معمولی تحریک (۲)	اقتباسات، مرتب: شمس الرحمن فاروقی
151	روسی ادب کی ایک غیر معمولی تحریک (۳)	اقتباسات، مرتب: شمس الرحمن فاروقی
152	روسی ادب کی ایک غیر معمولی تحریک (۴)	اقتباسات، مرتب: شمس الرحمن فاروقی
154	شاعر سے بات چیت (نظم)	میروسلاد ہولب (۱۹۸۸) مترجم شمس الرحمن فاروقی
155	کلاسیکی غزل کا نقشہ	مرتب: شمس الرحمن فاروقی
156	بیانیہ: نحوی وضع کی حیثیت سے	میکہ بال Mieke Bal (۱۹۸۵)
157	ژاک دریدا لاتشکیل اور نو مارکسی نقطہ نظر	ٹری ایگلٹن Terry Eagleton (۱۹۸۶)
158	بیان کنندہ کی تعریف	میکہ بال (۱۹۸۵)
160	تانیثی تنقید (۱)	جوزیفن ڈاناون (۱۹۸۳)
161	تانیثی تنقید (۲)	کیتھرین سمپسن (۱۹۷۹)

www.urduchannel.in

162	وضعیات کے دفاع میں (۱)	سوزن رابن سلیمان (۱۹۸۱)
163	وضعیات کے دفاع میں (۲)	سوزن رابن سلیمان (۱۹۸۱)
164	نئی تاریخیت یا مارکسی وضعیات؟	کے۔ ایم۔ نیوٹن (۱۹۸۸)
165	ناول کی خصوصیات، باختن کی نظر میں (۱)	میخائل باختن (۱۹۷۵)
166	ناول کی خصوصیات، باختن کی نظر میں (۲)	میخائل باختن (۱۹۷۵)
167	کثیر الصوت ناول کا نظریہ	میخائل باختن (۱۹۲۹)
168	دریدا سے بات چیت	جدید انگریز نقاد ڈیرک ایٹراج کی دریدا سے ہوئی گفتگو کا ایک اقتباس
169	ابھینو گپت کے خیالات	جی ٹی دیش پانڈے (۱۹۸۹)
170	فرانسیسی دانشوری کی حقیقت	جان وائٹ مین (۱۹۹۳)
171	افلاطون کے نظریۂ شعر کا رد	امام جعفر صادق ؑ
172	وضعیات اور مابعد وضعیات کے مرکزی تصورات	ٹامس پاول (۱۹۸۹)
173	وضعیات اور مابعد وضعیات کا عروج و زوال	ٹامس پاول (۱۹۸۹)
174	زبان کی نوعیت	سیموئل ٹیلر کولرج، ہربرٹ اسپنسر، جان اسٹوارٹ مل، ریمنڈ پوسٹ گیٹ
175	فرانس میں لاتشکیل کی مقبولیت	جان۔ ایم ایلس (۱۹۸۹)
176	مغرب کے ادبی ورثہ سے عرب اسلامی عناصر کا اخراج	میریا روزا منوکال (۱۹۸۷)
177	جدیدیت اور مابعد جدیدیت	ژاں۔ فرانسوا لیوتار (۱۹۸۳)

178	مابعد(جدیدیت) کے معنی	ژاں۔فرانسوالیوتار(۱۹۹۲)
179	مابعدجدیدیت	اہاب حسن(۱۹۸۷)
180	جدیدیت اور مابعدجدیدیت(۱)	اہاب حسن(۱۹۸۷)
181	جدیدیت اور مابعدجدیدیت(۲)	اہاب حسن Ihab Hasan(۱۹۸۷)
182	کائنات، بودلیئراور تخیل کی قوت	ژارژپولے Georges Poulet(۱۹۸۰)
183	باختن کے خیالات	کیرل ایمرسن Caryl Emerson(۱۹۹۳)
184	جدیدتر ادبی تنقیدی نظریات(۱) نظریہ تکثر المنظوم	مرتب:شمس الرحمن فاروقی
185	جدیدتر ادبی تنقیدی نظریات(۲) پسِ نوآبادیاتی نظریہ	مرتب:شمس الرحمن فاروقی
186	جدیدتر ادبی تنقیدی نظریات(۳) نئی تاریخیت	مرتب:شمس الرحمن فاروقی
187	جدیدتر ادبی تنقیدی نظریات(۴) فن پارہ بطور بازی کا نظریہ	مرتب:شمس الرحمن فاروقی
188	جدیدتر ادبی تنقیدی نظریات(۵) تانیثیت (حصہ اول)	مرتب:شمس الرحمن فاروقی
189	جدیدتر ادبی تنقیدی نظریات (۶) تانیثیت (حصہ دوم)	مرتب:شمس الرحمن فاروقی
190	جدید ادبی تنقیدی تصورات(۵) (حصہ سوم)	مرتب:شمس الرحمن فاروقی
191	جدید ادبی تنقیدی تصورات(۵) تانیثیت (حصہ چہارم)	مرتب:شمس الرحمن فاروقی

www.urduchannel.in

193	نئی ادبی تھیوری کا مستقبل (لاتشکیل کا زوال حصہ اول)	رالف کوئن مرتب:شمس الرحمن فاروقی
194	نئی ادبی تھیوری کا مستقبل (لاتشکیل کا زوال حصہ دوم)	جیفری ہارٹ مین مرتب:شمس الرحمن فاروقی
196	نئی ادبی تھیوری کا مستقبل (لاتشکیل کا زوال حصہ سوم)	جے ہلس ملر مرتب:شمس الرحمن فاروقی
197	لاتشکیل کا زوال اور تاریخ کا عروج، جدیدیت کے آئینے میں	ہیڈن وہائٹ مرتب شمس الرحمن فاروقی
198	نئی ادبی تھیوری کا مستقبل (لاتشکیل کی موجودہ صورت حال)	اسٹیون وائن برگ(۱۹۹۶) مرتب:شمس الرحمن فاروقی
199	نئی ادبی تھیوری کا مستقبل (تھیوری: کل اور آج(۱)	جیرالڈ گریف ترجمہ:شمس الرحمن فاروقی
200	نئی ادبی تھیوری کا مستقبل (تھیوری: کل اور آج(۲)	جیرلڈ گریف ترتیب وترجمہ شمس الرحمن فاروقی
201	نئی ادبی تھیوری یا جدید تنقید: باربرا جانس کے خیالات	تر باربرا جانس ترتیب وترجمہ:شمس الرحمن فاروقی
202	سوسیور پر تنقید از جان ہالووے	مرتبہ: Wendell Horris(۱۹۹۶)
203	سوسیور پر تنقید از جان ہالووے	مرتبہ۱۹۹۶)Wendell Harris)
204	تانیثیت کدھر	Fiona Mac Carthy(۱۹۹۷)
205	مابعدجدیدیت: تشخیص وعلاج(۱)	Thomas Docherty (۱۹۹۳)
206	مابعدجدیدیت: تشخیص وعلاج(۲)	The Post Colonial Studies Reader(۱۹۹۵)
207	مابعدجدیدیت: تشخیص وعلاج(۳)	Simon During(۱۹۹۵)

208	مابعد جدیدیت: تشخیص وعلاج (۴)	Linda Hutcheon (۱۹۹۵)
209	۱۹۶۵ کے بعد ادبی تھیوری (۱)	Stanley Cavell
211	فلسفہ، لسان اور شاعری کی زبان	Hazard Adams (۱۹۹۰)
212	شاعری، ترمیم اور جبری دباؤ	Harold Bloom (۱۹۷۶)
213	کانٹ اور فرائڈ کے جمالیاتی تصورات	T.W.Adorno (۱۹۷۰)
214	استعارہ، معنی اور کثیر المعنویت	Charles Altieri (۱۹۸۱)
215	علامت	Winfried Noth (۱۹۹۵)
216	کامک کی نشانیات (قسط اول) The Semiology of the comic strip	Winfried Noth (۱۹۹۵)
217	کامک کی نشانیات (قسط دوم)	Winfried Noth (۱۹۹۵)
218	اسطور (Myth) (حصہ اول)	Winfried Noth (۱۹۹۵)
219	اسطور (حصہ دوم)	Winfried Noth (۱۹۹۵)
220	نظری تنقید اور سفید غیر اقوام	ہنری لوئس گیٹس Henry Louis Gates (Jr) (۱۹۹۵)
221	نئی تاریخیت اور نئی تنقید	رچرڈ لیون (۱۹۹۲)
222	شعر اور زبانی خواندگی	ادونس (علی احمد سعید)
223	پس نوآبادیاتی تہذیب اور تاریخ	شیخ عنطاہ دیوپ Cheikh Antah Dieop
224	جدید عرب: ادبی تہذیب کے تقاضے	ادونس (۱۹۹۰)
225	فکریات یعنی آئیڈیالوجی	Winfried Noth (۱۹۹۵)
226	زبان، معنی اور رسومیات	Winfried Noth (۱۹۹۵)
227	ژولیا کرسٹیوا کی اصطلاحیں	مائیکل پین Michael Payne (۱۹۹۳)
228	ابھینو گپت اور ژاک لاکاں	مائیکل پین (۱۹۹۳)

www.urduchannel.in

229	سریلزم (۱)	مورس نادو (ترجمہ: رچرڈ ہاورڈ ۱۹۸۹)
230	سریلزم (۲)	مورس نادو (ترجمہ: رچرڈ ہاورڈ ۱۹۸۹)
231	سریلزم (۳)	مورس نادو (ترجمہ: رچرڈ ہاورڈ ۱۹۸۹)
232	سریلزم (۴)	مورس نادو (۱۹۸۹)
233	کلاسیکی غزل کا نقشہ	مرتب: شمس الرحمن فاروقی
243	بین المتونیت کیا ہے؟	افلاطون، کولرج، رولاں بارت اور ژاک دریدا کے خیالات
244	بھرتری ہری کا تصور لسان (حصہ اول)	کپل کپور (۱۹۹۸)
245	بھرتری ہری کا تصور لسان (حصہ دوم)	کپل کپور (۱۹۹۸)
246	مغربی علمی دنیا میں نشاۃ الثانیہ	ماخوذ از: English Literary Criticism Vol.1, By J.W.H.Atkin
247	آفاقی زبان کا مسئلہ	Winfried Noth (۱۹۹۵)
248	سی کے آگڈن کی 'بنیادی انگریزی'	Debabelization by CK Ogden (۱۹۳۱)
249	۱۱ ستمبر ۲۰۰۱	Edward Said: The Obrserver (۱۶ ستمبر ۲۰۰۱)
250	لسان تحریری لسان تقریری	Winfried Noth (۱۹۹۵)
251	رولاں بارت، مابعد وضعیات اور محمد حسن عسکری	محمد حسن عسکری (محمد آرکون کے نام ایک انگریزی خط کا اقتباس ۱۹۷۵)
252	جدید شاعری کا منشور	چارلیس سیمک Charles Simic (۱۹۳۸)
253	منشور ایک جدید شاعر کا	چسوا میوش Cheslaw Milosz (۱۹۱۱)
254	انگریزی کے ایک قدیم شعر شناس کا منشور	رچرڈ ٹاٹل (۱۵۵۷)
256	شاعری اور کذب (حصہ اول)	سر جان ہیرنگٹن Sir John Harrington (۱۵۷۵)
257	شاعری اور کذب (حصہ دوم)	سر جان ہیرنگٹن Sir John Harrington (۱۵۷۵)

258	تحریری متن، زبانی متن اور بھرتری ہری	Jeffrey R. Timm (۱۹۹۲)
259	ٹائمس لٹریری سپلیمنٹ میں ٹی ایس ایلیٹ	Hugh I Anson Fausset (۱۹۴۲)
260	ٹائمس لٹریری سپلیمنٹ میں ازرا پاؤنڈ	ہیرالڈ چائلڈ ۱۹۱۲، آرتھر کلٹن براک ۱۹۱۶، رچرڈ آلڈنگٹن ۱۹۲۸، ایمکس گلنڈنگ ۱۹۳۳
261	ٹائمس لٹریری سپلیمنٹ میں ڈی ایچ لارنس	Edmund Blunden 1921, John Middleton Murry 1930, Malcolm Muggeridge 1950, Rayner Heppenstall 1960, Harold Child 1922.
262	ٹائمس لٹریری سپلیمنٹ میں ورجینیا وولف	A.S. Mc Dowell-1925, Orlo Williams 1941, Joan Benneth-1953
263	ٹائمس لٹریری سپلیمنٹ میں جیمس جوائس	Richard Ellman-1982. RA Scott-James-1939, Philip Tom Linson-1941 Alan Clutton-Brock-1928
264	جدیدیت ہی آج کی روایت ہے	Jhon Burrow 1848-1914
265	مصنف، سرقہ (جعل) اور نقاد	Abdelfattah Kilito
268	بورس پاسترناک، اپنے ادب اور نظریات کے بارے میں	اولگا کارلائل ماخوذ: Writers at work
269	سرقہ اور طبع زاد	عبدالفتاح قلیطو (۱۹۸۵/۲۰۰۱)
271	گیڈمر کے خیالات	ہانس جارگ گیڈمر (۲۰۰۳-۱۹۰۰)
272	شاعر کی تربیت	ابن منظور: اخبار ابن نواس
273	ایڈورڈ سعید کے خیالات	ایڈورڈ سعید (۱۹۸۶ کے ایک انٹرویو سے اقتباس)
274	تھیوری کے بعد	ماخوذ The Times Higher Education Supplement ۳/اکتوبر ۲۰۰۳
275	ایگلٹن بنام ماشری و افلاطون	Terry , Eagleton (۱۹۸۶)
280	معنی کے باب میں آلتوسے کے منفی افکار	ماخوذ After Post structuralism By Colin Davis; Routledge 2004
281	ژولیا کرسٹیوا کی تبدیل حال	ماخوذ After Post structuralism By Colin Davis; Routledge 2004
282	تھیوری کا زوال (۱)	ڈیوڈ لاج David Lodge
284	تھیوری کا زوال (۲)	ڈیوڈ لاج David Lodge
285	تھیوری کا زوال (۳)	ڈیوڈ لاج David Lodge
286	مغربی علوم اور عرب، عرب اور مغربی علوم (۱)	William Dalrymple,The Truth About Muslim
287	مغربی علوم اور عرب، عرب اور مغربی علوم (۲)	William Dalrymple,The Truth About Muslim
288	مغربی علوم اور عرب، عرب اور مغربی علوم (۳)	William Dalrymple, The Truth About Muslim

◆◆◆

www.urduchannel.in

باب پانچ

ماحصل

www.urduchannel.in

باب ایک: آئینہ خانہ حیاتِ فاروقی:

□ شمس الرحمن فاروقی کی حیات وخدمات پر مختلف رسائل وجرائد نے خصوصی نمبر اور گوشے شائع کیے ہیں۔ ان کے مشمولات میں فاروقی صاحب کے سوانحی کوائف بھی شامل ہیں۔ اس کتاب میں شامل سوانحی کوائف کی ترتیب وتدوین میں ان خصوصی اشاعتوں میں شامل سوانحی کوائف کے علاوہ فاروقی صاحب کی فراہم کردہ سی وی سے بھی استفادہ کیا گیا ہے لیکن فاروقی صاحب کی حیات وخدمات کی کئی ایسی تفصیلات جو ماقبل شائع شدہ کوائف اور سی وی میں شامل نہیں ہیں۔ اس کتاب میں ترتیب دیے گئے کوائف میں شامل کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

□ سوانحی کوائف کے ذیل میں شمس الرحمن فاروقی کے بیرون ملک (44) اسفار اور وہاں کی مصروفیتوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔

□ شمس الرحمن فاروقی کو تفویض کیے گئے (46) اہم انعامات اور اعزازات کی تفصیل بھی سوانحی کوائف کا حصہ ہیں، ان میں پدم شری، سرسوتی سمان اور ساہتیہ اکاڈمی ایوارڈ جیسے باوقار اعزازات شامل ہیں۔

□ شمس الرحمن فاروقی کی حیات اور فکر وفن پر لکھی گئی (12) کتابوں اور (6) مختلف رسائل کے شمس الرحمن فاروقی نمبر کی تفصیلات 'حوالہ جاتی کتابیات' کے ذیل میں درج کی گئی ہیں۔

□ شمس الرحمن فاروقی کی حیات اور خدمات اور 'شب خون' پر ہندوپاک کی مختلف جامعات میں ایم فل اور پی ایچ ڈی کے لیے قلمبند کیے گئے (14) تحقیقی مقالہ جات کی تفصیل بھی سوانحی کوائف کا حصہ ہیں۔

□ شمس الرحمن فاروقی نے مختلف موقعوں پر، مختلف رسائل کے لیے مختلف عنوانات سے اپنے سوانحی حالات قلم بند کیے ہیں۔ ان تمام (6) خودنوشت سوانحی مضامین کی اس کتاب میں شمولیت کا مقصد یہ ہے کہ یہ مضامین شمس الرحمن فاروقی کے خاندانی پس منظر، ابتدائی زندگی، شعروادب سے ان کی دل بستگی، تعلیم وتربیت، تخلیقی محرکات جیسے کئی ایسے پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہیں، جن کا مطالعہ شمس الرحمن فاروقی کی شخصیت اور ان کے افکار ونظریات کی افہام وتفہیم کے لیے ضروری ہے۔

باب دوم: تصانیفِ فاروقی:

www.urduchannel.in

□ اس باب میں شمس الرحمن فاروقی کی جنوری 2018 تک شائع ہوئی جملہ (75) تصانیف کی تفصیلات شامل ہیں۔

□ ان (75) کتابوں میں انگریزی اور ہندی تصانیف کی تعداد بالترتیب (17) اور (6) ہے۔

□ ان تصانیف کو زبانوں اور سن اشاعت کے اعتبار سے زمرہ بند کیا گیا ہے۔

□ اُردو تصانیف میں ادبی تنقید وتحقیق پر محیط کتابوں کی تعداد (30) ہے۔ ان میں 'شعر شور انگیز' اور 'ساحری، شاہی اور صاحبِ قرانی' کی چار چار جلدیں شامل ہیں۔

□ فرہنگ اور عروض سے متعلق دو کتابیں ہیں۔

□ مجموعہ ہائے کلام کی تعداد (5) ہے۔ جن میں کلیاتِ نظم بھی شامل ہے۔

□ تراجم پر مشتمل (2) کتابیں ہیں۔

□ خطوط پر مشتمل ایک کتاب اور انٹرویو کے دو مجموعے شائع ہوئے جن میں کل (29) انٹرویو ہیں۔

□ ان تصانیف میں کئی ایسی تصانیف ہیں جن کے ہندوپاک میں کئی ایڈیشن شائع ہوئے۔ کوشش کی گئی ہے کہ تمام ایڈیشن کی تفصیلات کو مع مشمولات درج کیا جائے۔

□ ان تصانیف میں کئی مضامین ایسے ہیں، جو ایک سے زائد تصانیف کے مشمولات کا حصہ ہیں۔ بظاہر لگتا ہے کہ کچھ نئے اور کچھ پرانے مضامین کو مجموعہ بند کر کے کتاب ترتیب دی گئی ہے۔ لیکن مضامین کے مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ ان ہی مضامین کو دیگر کتابوں میں شامل کیا گیا ہے جن پر شمس الرحمن فاروقی نے نظر ثانی کی اور ان میں ترمیم واضافے کیے ہیں۔

باب تین: نگارشاتِ فاروقی:

□ یہ باب شمس الرحمن فاروقی کی کم وبیش تمام تحریروں پر محیط ہے۔

□ مضامین کے زمرے میں شمس الرحمن فاروقی کے کل (324) مضامین کی تفصیلات درج ہیں۔

□ مضامین، الفبائی ترتیب میں درج کیے گئے ہیں۔

□ ان میں وہ مضامین بھی شامل ہیں، جنھیں شمس الرحمن فاروقی نے جاوید جمیل اور محمد احمد فاروقی کے نام سے شائع کیا ہے۔

□ اس زمرے میں وہ تحریریں بھی شامل کی گئی ہیں، جنھیں شمس الرحمن فاروقی نے مختلف کتابوں کے پیش لفظ اور تقاریظ کے طور پر لکھا تھا لیکن بعد میں یہ مضامین کی صورت میں رسالوں اور کتابوں میں شائع ہوئے۔

□ مضامین کے عنوانات کے محاذی ان تمام رسالوں اور کتابوں کی تفصیل بہ اعتبار سنِ اشاعت درج کی گئی ہے، جن میں یہ شائع ہوئے ہیں۔

□ سوانحی/تعزیتی تحریریں/سوانحی گوشے کے تحت 128 اندراجات ہیں۔ ان میں (26) تعزیتی/سوانحی تحریریں ہیں، جو مختلف شخصیتوں کے انتقال پر بطور تعزیت لکھی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں شمس الرحمن فاروقی نے اپنے رسالے 'شب خون' کے لیے ملکی و غیر ملکی ادیبوں اور شاعروں کی زندگی اور ان کی سیرت پر روشنی ڈالنے والے معلوماتی سوانحی شذرے قلمبند کیے تھے۔ ان کی تعداد (102) ہے۔

□ شمس الرحمن فاروقی کے جملہ (8) افسانوں میں شہرزاد اور بینی مادھو رسوا کے نام سے ایک ایک افسانہ، دو افسانے جاوید جمیل اور (3) افسانے عمر شیخ مرزا کے نام سے شائع ہوئے ہیں۔

□ شمس الرحمن فاروقی کی معرکتہ الآرا ناول 'کئی چاند تھے سرِ آسماں' کے الگ الگ پانچ حصے مختلف رسائل میں شائع ہوئے۔

□ شمس الرحمن فاروقی کا ناولٹ 'قبضِ زماں' کتابی صورت میں منظر عام پر آنے سے قبل سہ ماہی اثبات ممبئی میں شائع ہوا تھا۔

□ شمس الرحمن فاروقی کا ایک رپورتاژ، جاوید جمیل کے نام سے شب خون میں شائع ہوا تھا۔

□ شمس الرحمن فاروقی نے تبصرہ نگاری کے فن کو نئے امکانات سے روشناس کرایا ہے۔ مختلف اصناف کی (343) کتابوں پر انھوں نے تبصرے لکھے ہیں، جن میں بیش تر 'شب خون' کے تبصروں کے لیے مختص کالم 'کتابیں' میں شائع ہوئے۔ دیگر تبصرے/تعارف نامے 'خبرنامہ 'شب خون' کے مشمولات کا حصہ ہیں۔

□ کتابوں پر تبصروں سے متعلق اندراجات بہ اعتبار حروف تہجی ہیں۔

□ اسمائے کتب کے مقابل متعلقہ صنف کا نام درج ہے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ شمس الرحمن فاروقی نے کتنی مختلف النوع کتابوں پر تبصرے لکھے ہیں۔

□ 'دیگر تحریریں' کے تحت (88) پیش لفظ/مقدمے/تقاریظ (61) تعارفی/فلیپ نوٹ، (2) تعارف و تبصرہ، (6) تعارف و انتخاب اور (5) متفرق تحریروں کی تفاصیل درج کی گئی ہیں۔

□ شمس الرحمن فاروقی سے مختلف ادوار میں مختلف شخصیتوں سے لیے گئے انٹرویو کی تعداد (31) ہے، جن میں (24) انفرادی اور (7) پینل انٹرویو ہیں۔

□ اس حصے میں شمس الرحمن فاروقی کا ساقی فاروقی سے لیا ہوا انٹرویو بھی شامل ہے۔

□ مختلف عنوانات پر مباحثوں اور مذاکروں کی تعداد (18) ہے۔ ان میں چند تبادلہ مراسلت پر مبنی ہیں۔

□ شمس الرحمن فاروقی نے وفات نامے بھی کثرت سے تحریر کیے ہیں۔ 'شب خون' کے مستقل کالم 'اخبار و اذکار' میں بہ پابندی اس دورانیے میں انتقال کرنے والی اہم ادبی شخصیتوں سے متعلق کبھی طویل اور کبھی مختصر وفاتی شذرات کے توسط سے اظہار تعزیت کیا جاتا تھا۔ اُردو کی (397) اور غیر اُردو زبانوں کی (120) شخصیتوں پر شمس الرحمن فاروقی نے وفات نامے/وفاتی شذرے لکھے ہیں، جن میں متوفی شخصیات کے سوانحی احوال اور ادبی کمالات کا احاطہ کیا گیا ہے۔

باب چار: تراجم فاروقی:

□ اس باب میں دیگر زبانوں سے ترجمہ کیے گئے شمس الرحمن فاروقی کے (22) مضامین کے اندراجات ہیں۔

□ ان مضامین کے عنوانات کے محاذی اصل زبان اور مضمون نگار کا نام درج ہے۔

□ (11) افسانوں، (3) ڈراموں اور (2) مکاتیب کے اندراجات مع اصل زبان اور قلم کار شامل ہیں۔

□ شب خون میں اداریے کی جگہ شائع ہوئے مختلف زبانوں کے ادبیات سے منتخبہ علمی و ادبی شہ پاروں کے اقتباسات کے تراجم کی کل تعداد (247) ہے۔

◆◆◆